نماز، درود
اور
تصوف کی برکات

الحاج پیر محمد عنایت احمد نقشبندی مجددی

5680

نماز، درود
اور
تصوف کی باتیں

مصنف

حضرت مولانا محمد عنایت احمد نقشبندی

حق پبلی کیشنز

A-2 سید پلازہ چیٹر جی روڈ، اردو بازار، لاہور

فون 7220631 موبائل 0300-9422434

یا اللہ! تیرا شکر ہے

"رحمتیں، برکتیں، وسعتیں"

ناشر: عدیل حق، محمد اجمل

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

پروڈکشن منیجر : محمد سلیم

مارکیٹنگ : شاہد محمود اعوان، ذیشان ذاکر،

لیگل ایڈوائزر : عامر وہاب اعوان (ایڈووکیٹ لاہور ہائیکورٹ)

مطبع : اے۔این پرنٹرز

قیمت : 120 روپے

فہرست مضامین

انتساب 3

تقریظ 4

1- فرمان رسول ﷺ 7

2- نصیحت نامہ 8

3- دیباچہ 10

4- عرض مصنف 12

5- نعت رسول مقبول ﷺ 13

6- پیش لفظ 16

7- فضائل اور فرائض وضو 21

8- نماز پڑھنے کا طریقہ 25

9- فرض نماز کے بعد کی دعا 28

10- وتر معہ دعائے قنوت 31

11- نماز جنازہ 32

12- نماز عیدین 34

13- نفل نمازیں 36

14- صلوٰۃ تسبیح 37

15- نماز حاجات اور تہجد 38

16- فضیلت نماز 44

17- ظاہری حواس خمسہ 64

18- نماز اسلاف 67

19- نماز کی پہچان 69

20- درود شریف کی فضیلت 77

21- تفسیر 79

22- القرآن 81

23-	فضیلت نام محمد ﷺ	86
24-	حلیہ مبارک رسول ﷺ	88
25-	حدیث رسول مقبول ﷺ اور درود پڑھنے کا طریقہ	91
26-	بے مثل وظیفہ	93
27-	نگاہ اقبال میں درود خضری کی فضیلت	96
28-	درود شفا	99
29-	حدیث شریف	102
30-	فضائل وثمرات درود وسلام	104
31-	محبت	111
32-	عشق ومحبت	114
33-	ایک بخیل منافق	121
34-	حب رسول اللہ ﷺ	123
35-	قرآنی نکات اور حدیث مبارکہ سے اللہ والوں کی شان	132
36-	حضرت کرمانوالے رحمۃ اللہ علیہ	135
37-	ذاتی مشاہدات	137
38-	تصور شیخ	145
39-	منزل کا حصول	147
40-	حضرت بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ	154
41-	اولیاء کی اقسام	165
42-	علم اور علماء کی فضیلت	169
43-	علماء سوء کی سزا	172
44-	فضیلت حسن اخلاق	176
45-	فضیلت رحم	181
46-	امانت اور توبہ	186
47-	کلمہ طیبہ کی برکات	198
48-	ذکر کی فضیلت	206
49-	دعا	215

ذخیرہ
لاہور پاکستان • مدرسہ نقشبندیہ

تقریظ

یہ دو گمراہی اور ہوس پرستی کا دور ہے۔ آج کا مسلمان بس نام کا مسلمان رہ گیا ہے۔ اس کا کوئی عمل ایسا نہیں ہے جو اس کے مسلمان ہونے کی علامت قرار پائے۔ یہ نتیجہ ہے اسلامی تعلیمات سے دوری کا۔ نماز جو اسلام کا اہم رکن ہے جس کے بارے میں ہی محبوب رب العالمین ﷺ نے فرمایا کہ ''نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے''۔ اسی نماز کی بدولت مسلمان کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل ہوتا ہے۔ حدیث میں ہے جسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں نقل کیا ہے کہ ''جب بندہ نماز کے لیے کھڑا ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اپنے اور اس بندے کے درمیان حائل پردوں کو ہٹا دیتا ہے اور وہ بغیر حجاب کے اپنے رب کو دیکھتا ہے اس سے بڑھ کر مسلمان کو اور کیا چاہیے۔ اور یہی نماز ہی ہے جو مسلمان کو ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رکھتی ہے۔ لہذا مسلمان کو چاہیے کے پانچ وقت نماز کی پابندی کرے۔ اس سے اس کے سارے مسائل حل ہوں گے اور اللہ تعالیٰ کا قرب بھی حاصل ہوگا۔ حضرت مولانا محمد عنایت احمد نقشبندی قادری مدظلہ العالی جو ایک عالم دین ہونے کے ساتھ ساتھ صاحبِ معرفت بھی ہیں یعنی شریعت، طریقت اور حقیقت کا علم رکھتے ہیں، انہوں نے اگرچہ اپنی تصنیف کا نام کتاب الصلوٰۃ رکھا ہے۔ لیکن اس کتاب میں نماز کے ساتھ ساتھ کئی موضوعات کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ولی کامل حضرت کرمانوالی سرکار رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے نور نظر باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا بھی ذکر خیر کیا ہے۔ اس ضمن میں تصوف سے متعلق بہت سی باتیں بیان کی ہیں۔ جن کے پڑھنے سے نور معرفت حاصل ہوتا ہے۔

یقیناً حضرت مولانا صاحب مدظلہ العالی کی یہ عظیم کاوش ہے۔ ہر مسلمان کو اس سے استفادہ کرنا چاہیے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ مصنف کو خضری عمر عطاء فرمائے اور ان کی اس تصنیف کو مقبول عام بنائے۔ آمین

ڈاکٹر علامہ مولانا مفتی غلام سرور قادری

ناظم اعلیٰ جامعہ رضویہ سنٹرل کمرشل مارکیٹ ماڈل ٹاؤن لاہور۔

مشیر وفاقی شرعی عدالت حکومت پاکستان

انتساب

غوث زماں، قطب دوراں، گنج کرم

حضرت سید محمد اسماعیل شاہ صاحب بخاری

المعروف کرماں والے رحمتہ اللہ علیہ کے نام

فرمان رسول اللہ ﷺ:

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِجْتَنِبُوْا سَبْعَ الْمُوْبِقَاتِ قَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا هُنَّ قَالَ الشِّرْكُ بِاللّٰهِ وَالسِّحْرُ وَقَتْلَ النَّفْسِ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلاَّ بِالْحَقِّ وَاَكْلُ الرِّبَا وَاَكْلُ مَالِ الْیَتِیْمِ وَالتَّوَلِّیْ یَوْمَ الزَّحْفِ وَقَذْفُ الْمُحْصِنَاتُ الْغَافِلَاتِ الْمُؤْمِنَاتِ

(البخاری، مسلم، ابوداؤد، نسائی)

ترجمہ: ”حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ سات ایسی چیزوں سے بچ جاؤ جو ہلاکت کے گڑھے میں گرانے والی ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کونسی چیزیں ہیں، حضور ﷺ نے فرمایا اللہ سے شرک کرنا، اور جادو کرنا، کسی ایسے انسان کو قتل کرنا جس کا خون اللہ نے حرام کیا ہو، سود کھانا، یتیم کا مال کھانا، جہاد کے دن پیٹھ پھیرنا اور بے گناہ مومن عورتوں پر تہمت لگانا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

(نصیحت نامہ)

دلا غافل نہ ہو یکدم یہ دنیا چھوڑنا جانا ہے
غنچے چھوڑ کر خالی زمیں اندر سمانا ہے
تیرا نازک بدن بھائی جو لیٹے سیج پھولوں پر
ہوویگا ایک دن مردار یہ کرموں نے کھانا ہے
اجل کے روز کو کر یاد سامان چلنے کا
زمیں کے فرش پر سونا جوائیٹوں کا سرہانا ہے
نہ بیلی ہو سکے بھائی نہ باپ تے مائی
کیا پھرتا ہے سودائی عمل نے کام آنا ہے
جہاں کے شغل میں شاغل خدا کی یاد سے غافل
کریں دعویٰ کہ یہ دنیا میرا دائم ٹکانا ہے
غلط فہمید ہے تیری نہیں آرام اس پل پر
مسافر بے وطن ہیں توں کہاں تیرا ٹکانا ہے
کہاں وہ ماہ کنعانی کہاں تخت سیمانی

گئے سب چھوڑ پر فانی اگر نادان و دانا ہے
عزیزا یاد کر وہ دن جو ملک الموت آویگا
نہ جاوے ساتھ تیرے کو اکیلے تو لے جانا ہے
نظر کر دیکھ خوشیوں میں جو ساتھی کون ہے تیرا
انہوں نے اپنے ہاتھوں سے اکیلے کو دبانا ہے
فرشتہ روز کرتا ہے منادی چار کونوں پر
محلاں اچیانوالے تیرا گوریں ٹکانا ہے
نظر کر ماڑیاں خالی کہاں وہ ماڑیاں والے
سبھی کوڑا پسارا ہے دغا بازی کا بانا ہے

دیباچہ

الحمد للہ ہم رب العزت کے بے حد شکر گزار ہیں کہ اس نے ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے محبوب نبی آخر الزماں ﷺ کے امتی ہونے کا شرف بخشا۔ لیکن یہ بات بڑی شدت سے محسوس کی گئی ہے کہ مسلمان ہونے کے باوجود ہمیں اپنے دین کا زیادہ علم نہیں' نہ ہمیں وضو کا صحیح طریقہ آتا ہے اور نہ ہی نماز کی خشوع و خضوع کے ساتھ ادائیگی کا فن ہم جانتے ہیں۔ لاعلمی کے عالم میں ہماری عمریں بڑھتی جاتی ہیں' لیکن شرمندگی کے مارے کسی سے دین کے احکامات کے بارے میں سیکھنے میں عار محسوس کرتے ہیں اور نہ ہی بزرگان دین اور علمائے کرام کی محفل میں بیٹھنے کا ہمارے پاس وقت ہے۔ ہم دنیا کے جھمیلوں اور رنگینیوں میں اس قدر کھو چکے ہیں کہ اپنے مرکز کی جانب واپسی کا ہم تصور بھی نہیں کرتے۔ یوں اپنے دین سے ناآشنائی طول اختیار کرتی جاتی ہے اور ہمیں اپنی اس خامی کا احساس اس وقت ہوتا ہے جب موت کا فرشتہ روح قبض کرنے کے لئے ہمارے سامنے آکھڑا ہوتا ہے اس وقت صرف پچھتاوا ہی ہمارا مقدر بنتا ہے۔ پیر طریقت اور رہبر شریعت حضرت مولانا محمد عنایت احمد دامت برکاتہ العالیتہ جو ایک عظیم روحانی ہستی ہیں۔ ہزاروں عقیدت مند' دن کے ہر پہر آپ کی زیارت اور فیض حاصل کرنے کے لئے بے تاب نظر آتے ہیں۔ انہوں نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے امت مسلمہ کے لئے یہ کتاب اپنے قلم سے تصنیف فرمائی ہے۔ جس میں وظائف' درود شریف کی برکتیں اور پڑھنے کا طریقہ اور نماز پڑھنے کے مسنون طریقے بھی شامل

ہیں۔ علاوہ ازیں فرض نمازوں اور نفلی نمازوں کے طریقہ ادائیگی کے بارے میں تفصیل سے بتایا گیا ہے۔ فلسفہ نماز کا ذکر اس کتاب کی افادیت میں مزید اضافے کا باعث ہے۔ کیونکہ ہم جیسے کم علم مسلمانوں کو اس بات کا علم نہیں کہ نماز فجر حضرت آدم علیہ السلام نے صبح ہونے کا شکر ادا کرنے کے لئے پڑھی' نماز ظہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جان بچ جانے اور قربانی کے لئے دنبہ آنے کی خوشی میں ادا کی' اسی طرح نماز عصر حضرت عزیر علیہ السلام نے سو سال بعد دوبارہ زندہ ہونے کی خوشی میں اظہار تشکر کے طور پر پڑھی' نماز مغرب حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنی توبہ قبول ہونے پر ادا کی' نماز عشاء نبی آخر الزمان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی۔

سچ تو یہ ہے کہ پیرو مرشد حضرت مولانا محمد عنایت احمد دامت برکاتہ العالیتہ نے یہ کتاب لکھ کر نہ صرف امت مسلمہ پر احسان عظیم کیا ہے بلکہ ہم جیسے ہزاروں کم علموں کو دین حق کی جانب لانے کی ایک کامیاب کوشش کی ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ بچوں' نوجوانوں' عورتوں اور بزرگوں حتی کہ ہر مسلمان کو باقاعدگی اور اہتمام سے کرنا چاہئے' کیونکہ یہ کتاب ایک ولی کامل نے اپنے قلم سے تحریر فرمائی ہے۔ اس لئے اس کی فضیلت اور برکت سے ہمیں ضرور فیض یاب ہونا چاہئے۔ بے شک اس کتاب کا دیباچہ لکھنا میرے لئے سعادت سے کم نہیں۔

ناچیز
محمد اسلم لودھی

عرض مصنف

بے حد حمد اور بے شمار تعریف اس واجب الوجود کے لئے جس نے تمام اشیاء کو عدم سے وجود عطا کیا بلکہ یہ سمجھو کہ اپنی ذات کو جلوہ نما کیا۔ درحقیقت ہر چیز میں اسی کے صفاتی جلوے نظر آتے ہیں۔ اور لا محدود درود سید المرسلین' رحمتہ العالمین' اشرف المخلوقات خلاصہ موجودات کی ذات پاک پر اور ان کی آل و اصحاب پر جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچنے کا ذریعہ اور واسطہ ہیں۔

صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ واصحابہ اجمعین

میرے محسن پیر بھائی الحاج جنید محمد بابر صاحب نے ایک دن فرمایا کہ درود شریف کی فضیلت میں کچھ تحریر کیا جائے' جبکہ درود شریف کی فضیلت میں پہلے بھی بہت سے علماء اور صوفیائے کرام نے بے شمار کتابیں لکھی ہیں۔ کہاں یہ ذرہ ناچیز' خاکپائے علمائے کرام کہ فضیلت درود پاک پر کچھ تحریر کرے۔

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہنوز نام تو گفتم کمال بے ادبیست

رب العزت بحرمت نبی کریم رؤف رحیم ﷺ کے صدقے سے اس تحریر کو قبول فرمائے۔ رب العالمین' سید المرسلین' خاتم النبیین ﷺ کے طفیل اس خدمت کو قبول فرمائے اور ذریعہ نجات بنائے۔

تمت بالخیر

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِمُؤَلِّفِهٖ وَلِنَاشِرِهٖ وَلِكَاتِبِهٖ وَلِمَنْ سَعٰى فِيْهِ

آمین۔

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم (عربی)

از حضرت سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ

اِنْ نِلْتَ یَارِیْحَ الصَبَا یَوْمًا الی بیت الحرام
بَلِغ سلامی روضةً فِیْهَا النَبِیُّ المعترم
مِنْ وَّجْهِه شَمْسُ الضَحٰی مِن خَدِّه بدر الدُّجٰی
مَنْ ذاتُهٗ نور الهدیٰ من کَفِّه بَحْرُ الیهَمْ
قُرْاٰنُهٗ بُرْهَانُنَا نَسْخًالاَ دیانٍ مضتْ
از جآءَنَا احکامُهٗ کل الصعف ماذاالعَدَم
اکْبَادُنَا مَجْرُوْحَةٌ مِنْ سَیْفِ هجْرِ الْمُصْطَفٰے
طُوْبٰی لِاَهْلِ مَدِیْنَةٍ فِیْهَا النَّبِیُّ المَعْتَشَمْ
لَسْتُ بِرَاجٍ مُّعْرَدًا بَلْ اَقربَائی کَلُّهُمْ
بِالْعَشْرِ اشْفَع یَاشفح بِالصَادِ وَالنُّوْنِ وَالْقَلَمْ
یَارَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ اَنْتَ شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْنَ
اَدْرِكْ لَنَا یَوْمَ العزین فَضْل وَجُوْدًا اوالْکَرِمْ
یَا مصطفٰے یا مجتبٰے ارحم علی عِصْیَانِنَا
مَجْبُوْرَةٌ اعمالنا زَنْبًا وطمعًا والظُلَمْ
یَارَحْمة لِلْعَالَمِیْنَ اَدْرِكْ لِذِیْنِ العابدین۔
محبوسِ ایدی الظلمین فی الموکباءِ لمزوحَمْ

ترجمہ: ”اگر گزرے تو اے باد صبا کسی دن حرم کی زمین تک میرا
سلام پہنچا دے اس روضے میں جس میں نبی عزت والے ہیں۔ جن کا
چہرہ مبارک سورج کی طرح چمکتا ہے۔ جن کے رُخسار چاند کی طرح

چمکتے ہیں' جن کی ذات نور ہدایت ہے' جن کی ہتھیلی دریا ہمتوں کا ہے' ان کا قرآن ہمارے لئے دلیل ہے' اگلے دینوں کو منسوخ کرنے والا۔ جب ہمارے لئے اس کے احکام آگئے۔ تمام صحیفے منسوخ ہو گئے۔ ہمارے جگر زخمی ہیں۔ تلوار ہجر محمد مصطفیٰ ﷺ سے خوشخبری ہو مدینے والوں کو جن میں نبی عزت والے ہیں۔ نہیں ہوں میں امیدوار اکیلا بلکہ میرے تمام قریبی و رشتہ دار قیامت میں سفارش کرائے۔ سفارش کرنے والے بحرمت صادقوں کے قلم سے اے رحمت جہانوں کے آپ ہیں گنہگاروں کی سفارش کرنے والے پالیجئے ہم کو غمناک دن میں بزرگی اور بخشش اور کرم کے اے برگزیدہ دل پسندیدہ ذات پاک ہمارے گناہوں پر رحمت ہمارے اعمال موجود ہیں۔ گناہ اور طمع اور ظلم سے اے رحمت تمام جہانوں کے لئے پالیجئے زین العابدین رضی اللہ عنہ کو جو قیدی ہیں ظالموں کے ہاتھ میں لڑی بہت اور خام والی ہیں۔

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ○
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ○

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّکٰوةَ وَارْکَعُوْا مَعَ الرّٰکِعِیْنَ○ (البقرہ ۴۳)

ترجمہ: ”اور نماز قائم رکھو اور زکوٰۃ دو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔“

❀❀❀

پیش لفظ

فضیلت نماز

یُقِیمُونَ الصَّلٰوۃَ: قائم کرتے ہیں۔ اقامت سے بنا اس کے معنی ہیں قائم کرنا۔

اِقَامَۃُ الصَّلٰوۃِ: سے مراد ہے کہ پوری شرائط اور پابندی کے ساتھ نماز باقاعدگی سے ادا کرنا۔

صلوٰۃ: کے لفظی معنی دعا کے ہیں۔ شریعت کی اصطلاح میں (صلوٰۃ) عبادت خاص کو کہتے ہیں۔ اس کا نام صلوٰۃ اس لئے رکھا گیا کہ اس عبادت میں سب سے زیادہ دعا کا حصہ ہے۔ اس میں زبان، دل، جسم سے اور ظاہری باطنی اعضاء سے بھی دعا کی جاتی ہے۔

نماز خداوند قدوس کے آگے جھکنے سے اپنی بندگی کا اظہار کرنے اور اللہ عزوجل سے گہرا تعلق پیدا کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔

بدنی عبادتوں میں سب سے زیادہ افضل عبادت نماز ہے اس میں اخلاقی اور طبی فائدے بھی ہیں۔

پانچ مرتبہ امام کے پیچھے کھڑے ہو کر آپس میں بھائی بھائی ہونے کا اقرار اور دلوں کو حسد، بغض، تکبر اور کینہ سے پاک ہونے کا عہد کرنے کا نام صلوٰۃ ہے۔

اور نماز ہی سے محبت، مساوات، اخوت، عبادت روحانی، خشوع و خضوع

اور اطاعت امیر کا درس ملتا ہے۔

اسی لئے نماز کو دین کا ستون قرار دیا گیا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْنِ "یعنی نماز دین کا ستون ہے۔"

قرآن و حدیث میں مختلف مقامات پر نماز کی ادائیگی کا حکم فرمایا مگر یہ کسی جگہ نہیں بتایا کہ نماز اس طریقہ سے پڑھو اور کس کس وقت' کتنی کتنی رکعت پڑھو۔ جس کا منشاء یہ ہے کہ رب فرماتا ہے کہ ہم نے تمہیں احکام عبادت بتا دیئے اب اگر طریقہ عبادت سمجھنا چاہتے ہو' تو میرے حبیب نبی کریم' رؤف و رحیم ﷺ ہمارے لاڈلے نبی' رحمت مجسم ﷺ کے مبارک فعل اور قول کو دیکھو ان کی زندگی ہمارے تمام احکام کی مکمل تفسیر ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری ہے۔

لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔

"یعنی محبوب کی اداؤں کا نام نماز اور عبادت ہے' جو ان کی اداؤں کو اپنائے گا وہ کامیاب ہو جائے گا۔"

اگر کوئی شخص رکوع اور سجدہ میں قرآن پاک کی تلاوت کرے'
قیام میں التحیات پڑھے' ترتیب بدل دے تو بے شک نماز اس کی باطل تصور ہو گی۔

جب حکم نازل ہوا اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ "نماز قائم کرو۔" تو صحابہ کرام دربار رسالت مآب ﷺ میں حاضر ہوئے اور عرض کی کَیْفَ نُصَلِّیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اے اللہ کے رسول ہم نماز کس طرح ادا کریں۔ رحمت مجسم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ صَلُّوْا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِیْ اُصَلِّیْ نماز ایسے ادا کرو جیسے مجھے نماز پڑھتے دیکھتے ہو۔

معلوم ہوا کہ محبوب کی اداؤں کا نام نماز ہے۔

حضرت علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ اس منظر کا نقشہ اپنی بصیرت بھری قلم کے ذریعہ یوں کھینچتے ہیں۔

مجھے کیا خبر تھی رکوع کی مجھے کیا خبر تھی سجود کی
تیرے نقش پاہ کی تلاش تھی جو جھکا رہا میں نماز میں

الغرض جو اسرار محبوب رب العالمین ﷺ پر معراج میں ظاہر کئے وہ صیغہ راز ہی میں رکھے گئے۔

فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی

ترجمہ: "اس نے اپنے بندے پر جو وحی کی وہ کسی کو کیوں بتائے۔"

ہاں اتنا ضرور علم ہے کہ وہاں سے امت کے لئے پچاس وقت کی نمازوں کا دن رات میں تحفہ عطا ہوا۔

واپسی پر حضرت موسیٰ علیہ السلام نے نہایت ادب سے عرض کیا یا حبیب اللہ یہ نمازیں جو مالک کبریا نے آپ کو تحفہ میں عطا فرمائی ہیں وہ تو بہت زیادہ ہیں کچھ کم کروائیں۔ لہٰذا سرکار مدینہ ﷺ موسیٰ علیہ السلام کے کہنے پر بارگاہ خداوندی سے پچاس نمازوں کو کم کروا کر پانچ کروا لائے' اور اپنی امت کو پانچ نمازوں کی پابندی کی ہی تلقین فرمائی۔

نکتہ:

معلوم ہوا کہ انبیاء علیہم السلام وصال کے بعد بھی فیض پہنچا سکتے ہیں۔ الحمد للہ ہمارا یہ عقیدہ ہے' ہمارا یہ مسلک ہے' ہمارا یہ مذہب ہے کہ انبیاء علیہم السلام و بزرگان دین بِاِذْنِ اللّٰہ بِاِعْطَاءِ اللّٰہِ رب کی مخلوق کی مدد فرماتے ہیں۔ ا۔ لہٰذا یہ پانچ نمازیں علیحدہ علیحدہ مواقع پر انبیاء کرام علیہم السلام نے بھی ادا کیں۔

فجر:

نماز فجر حضرت آدم علیہ السلام نے صبح ہونے کے شکر میں ادا کی کیونکہ انہوں نے جنت میں رات نہ دیکھی تھی۔ (شامی جلد اول)

ظہر:

نماز ظہر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فرزند حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جان محفوظ رہنے اور دُنبہ کے قربانی کے لیے آنے پر شکریہ کے طور پر ادا کی۔

نماز عصر:

نماز عصر حضرت عزیر علیہ السلام نے سو سال کے بعد دوبارہ زندہ ہونے پر اظہار تشکر کے طور پر پڑھی۔

نماز مغرب:

نماز مغرب حضرت داوٗد علیہ السلام نے توبہ قبول ہونے کی خوشی میں پڑھی کیونکہ ان کی توبہ' نماز مغرب کے وقت قبول ہوئی تھی۔

نماز عشاء:

نماز عشاء حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا فرمائی۔ یہ نماز پنج گانہ بھی ہر حال میں ادا کرنی چاہئے' اس کے بہت سے فائدے ہیں۔ نماز مومن اور کافر میں فرق پیدا کرتی ہے۔

نماز ایمان و کفر میں وجہ امتیاز ہے۔ نماز سے ہر جائز عمل میں برکت ہوتی ہے۔ (طحاوی شریف' باب صلوٰۃ الوسطٰی)

اَقِیْمُوْا الصَّلٰوۃَ ترجمہ: "اور نماز قائم رکھیں۔"

اس سے مراد یہ ہے کہ نماز کے دوران غفلت اور لاپرواہی کا اظہار نہ کریں بلکہ اس کے تمام ارکان پورے ادا کریں۔ فرائض اور مستحبات کی بھی حفاظت کرتے ہوئے کسی رکن کی ادائیگی میں خلل نہ آنے دیں تمام مفسدات و مکروہات سے بچتے ہوئے' حقوق عبادت اچھی طرح ادا کرتے رہیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے وصال کے وقت ارشاد فرمایا اَلصَّلٰوۃ۔ یعنی اے

میرے امتیو نماز کی پابندی کرنا۔ دوسری سانس میں ارشاد فرمایا۔ عورتوں اور باندیوں کے حقوق کا خیال رکھنا۔ اور تیسری سانس میں فرمایا: **اَللّٰھُمَّ بِالرَّفِیْقِ الْاَعْلٰی** خدایا مجھے اوپر والے ساتھیوں کے پاس پہنچا دے۔"

اس کے بعد حضور ﷺ ظاہری طور سے وصال فرما گئے۔

❁❁❁

فضائل اور فرائض وضو

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَاَيْدِيَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَاَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَيْنِ (سورۂ مائدہ آیت ۲۷)

ترجمہ: "اے ایمان والو جب نماز کے لئے کھڑے ہونا چاہو' تو اپنا منہ دھو اور کہنیوں تک ہاتھ اور سروں کا مسح کرو اور ٹخنوں تک پاؤں دھو۔ (کنز الایمان)

تفسیر:

وضو کے چار فرض ہیں۔ سید عالم ﷺ اور آپ کے اصحاب ہر نماز کے لئے تازہ وضو فرماتے تھے' اگرچہ ایک وضو سے بھی بہت سی نمازیں' فرائض و نوافل ادا کرنا درست ہے' مگر ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو کرنا' زیادہ برکت و ثواب کا موجب ہے۔

بعض مفسرین کا قول ہے کہ ابتدا اسلام میں ہر نماز کے لئے جداگانہ وضو فرض تھا' بعد میں یہ حکم منسوخ کیا گیا اور جب تک حدث (وضو کا ٹوٹنا) واقع نہ ہو ایک ہی وضو سے فرائض و نوافل سب کا ادا کرنا جائز قرار دیا گیا۔

کہنیاں بھی دھونے کے حکم میں داخل ہیں۔ جیسا کہ حدیث سے ثابت ہے جمہور اسی پر ہیں۔ چوتھائی سر کا مسح فرض ہے یہ مقدار حدیث مغیرہ سے ثابت ہے اور یہ حدیث آیت قرآن کا بیان ہے۔ یہ وضو کا چوتھا فرض ہے۔ حدیث صحیح میں

ہے سید دو عالم ﷺ نے کچھ لوگوں کو پاؤں پر مسح کرتے دیکھا تو منع فرمایا اور حضرت عطاء رضی اللہ عنہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میرے علم کے مطابق اصحاب رسول ﷺ میں سے کسی نے بھی وضو میں پاؤں پر مسح نہیں کیا۔

وضو کے چار فرض ہیں:

۱۔ چہرہ دھونا۔ ۲۔ کہنیوں سمیت دونوں ہاتھوں کا دھونا۔

۳۔ سر کے چوتھائی حصہ کا مسح کرنا۔ ۴۔ دونوں پاؤں، ٹخنوں تک دھونا۔

نوٹ: اگر دھوتے ہوئے ایک بال برابر بھی کوئی عضو خشک رہ گیا، تو وضو نہ ہو گا۔

سید الانبیاء ﷺ نے فرمایا جس نے بہترین طریقے سے وضو کیا، پھر دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے دل میں دنیا کی کسی چیز کا خیال نہ آیا تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنا ہو۔

دوسری روایت میں ہے ان دو رکعت میں کوئی نامناسب حرکت نہ کی ہو تو گویا اس کے ماضی کے گناہ بخش دیئے گئے۔

نبیؐ آخر الزمان ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو وہ نہ بتلاؤں جس کی بدولت اللہ تعالیٰ تمہارے گناہ معاف کر دے گا اور تمہارے درجات بلند فرمائے گا وہ ہے تکلیف دہ اوقات میں مکمل وضو کرنا، نماز کے لئے مساجد کی راہ لینا، ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا اور سرحدات ممالک اسلامیہ پر پہرہ دینا آپ ﷺ نے ان کو تین مرتبہ دہرایا۔

حضور ﷺ نے ایک ایک عضو وضو کو دھو کر فرمایا یہ وضو ہے جس کے بغیر اللہ تعالیٰ نماز کو قبول نہیں کرتا۔ دوبارہ وضو فرما کر فرمایا اس سے دوہرا اجر ملتا ہے۔ پھر آپ نے تیسری مرتبہ اعضائے وضو کو دھو کر فرمایا یہ مجھ سے پہلے ہو گزرنے والے

81662

نبی سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا وضو ہے جو اللہ کے خلیل ہیں۔

حضور ﷺ نے فرمایا جس نے وضو کرتے وقت اللہ کو یاد کیا' اللہ تعالیٰ اس کے تمام جسم کو پاک کر دیتا ہے اور جو شخص وضو کرتے وقت اللہ کو یاد نہیں کرتا اس کا وہی حصہ پاک ہوتا ہے جس پر پانی گرایا جاتا ہے۔

فرمان نبی ﷺ ہے جو حالت وضو میں بھی وضو کر لیتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کے نامہ اعمال میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا وضو پر وضو نور علیٰ نور ہے۔ یہ سب احکام تجدید وضو کی ترغیب کے لئے ہیں۔

فرمان مصطفےٰ ﷺ ہے جب مسلمان وضو کرتا ہے اور کلی کرتا ہے تو منہ سے گناہ نکل جاتے ہیں' جب وہ ناک صاف کرتا ہے تو اس کے ناک کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ جب وہ منہ دھوتا ہے تو اس کے چہرہ سے گناہ دھل جاتے ہیں' یہاں تک کہ اس کی آنکھوں کی پلکوں کے نیچے سے تمام گناہ صاف ہو جاتے ہیں' یہاں تک کہ کانوں کے نیچے کے گناہ بھی نکل جاتے ہیں' پھر اس کا مسجد کی طرف روانہ ہونا اور نماز پڑھنا عبادت میں داخل ہو جاتا ہے۔ اور روایت ہے کہ باوضو مسلمان روزہ دار کی طرح ہے۔

نبی ﷺ کا فرمان ہے جس نے وضو کیا اور خوب اچھی طرح سے وضو کیا اور آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر یہ کہا۔

"اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ"

تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیئے جاتے ہیں' جس سے چاہے وہ جنت میں داخل ہو جائے۔

سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے اچھا وضو شیطان کو دور بھگا دیتا ہے۔

حضرت مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص باوضو ذکر اللہ اور استغفار کرتے

ہوئے رات گزارے ' روحیں جس حالت میں قبض کی جاتی ہیں ' اسی حالت میں اسے روز قیامت کو اٹھایا جائے گا۔

جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:

۱۔ پاخانہ کرنے سے۔

۲۔ ریح (ہوا) خارج ہونے سے۔

۳۔ پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا۔

۴۔ پیپ زدہ پانی کا نکل کر بدن پر بہہ جانا۔

۵۔ منہ بھر کے قئے کرنا۔

۶۔ سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا۔

۷۔ نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا۔

۸۔ کسی وجہ سے بے ہوش ہو جانا۔

۹۔ دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا۔

چند ضروری مسائل:

۱۔ بغیر وضو قرآن مجید کو چھونا جائز نہیں۔

۲۔ سونے یا کچھ کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا سنت ہے۔ خون یا پیپ اتنی مقدار میں خارج ہو جو بہہ نہ سکے ' تو وضو نہیں ٹوٹتا۔

۳۔ اگر کسی کے زخم سے ہر وقت خون یا پیپ بہتی ہو یا ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا ہو یا ریح خارج ہوتی ہو ہر نماز کے وقت وضو کرے ' اس کی نماز ہو جائے گی ' کیونکہ وہ معذور تصور ہو گا۔ جب تک نماز کا وقت رہے گا یہ وضو باقی رہے گا۔ (بہار شریعت)

نماز پڑھنے کا طریقہ

اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَات۔

ترجمہ: "عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔"

نیت' دل کے ارادہ کو کہتے ہیں۔ یعنی جو نماز پڑھنی ہے اس عمل کا پہلے دل سے ارادہ کرے اور زبان سے نیت کرنا بھی مستحب ہے۔

مثلاً میں نے نیت کی نماز فجر کی دو رکعت نماز فرض منہ طرف کعبہ شریف (اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے) اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اس طرح لے جائے کہ دونوں ہتھیلیاں قبلہ رو ہوں۔

نماز ادا کرنے کا طریقہ:

تکبیر تحریمہ:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ (کہہ کر دونوں ہاتھ کانوں تک لے جانا۔)

ثناء:

سُبْحَانَكَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلاَ اِلٰهَ غَيْرُكَ

تعوذ:

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ

تسمیہ:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○

سورۂ فاتحہ:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ○ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ○ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ○ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ○ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ۔

پھر آہستہ کہے۔ آمین۔

سورۂ کوثر:

اِنَّا اَعْطَیْنٰكَ الْکَوْثَرَ○ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ اِنَّ شَانِئَكَ ھُوَ الْاَبْتَرُ۔
اَللّٰہُ اَکْبَرُ (کہتے ہوئے رکوع میں جائے۔)

تسبیح رکوع:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ○ تین یا سات مرتبہ رکوع میں پڑھے۔

تسمیع:

سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ

قومہ:

پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور تمہید کہے۔

تمہید:

رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ○ (پھر سجدہ کرے۔ اللہ اکبر کہہ کر سجدے میں جانا)

سجدہ کی تسبیح:

سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰیO اسی طرح دوسرا سجدہ کرے۔
اَللّٰہُ اَکْبَرْ کہہ کر اٹھنا۔

قعدہ تشہد:

اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّیِّبٰتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَO
اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ

درود شریف:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰٓی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌO اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّكَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ۔ پھر دعا اسی حالت میں پڑھے۔

رَبِّ اجْعَلْنِیْ مُقِیْمَ الصَّلٰوةِ وَمِنْ ذُرِّیَّتِیْ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَاءِO رَبَّنَا اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ یَوْمَ یَقُوْمُ الْحِسَابُO

بعدہ سلام:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِO (داہنی اور اسی طرح باہنی طرف سلام کہے۔)

فرض نماز کے بعد کی دعا

اَللّٰھُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَاذَاالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ

آیۃ الکرسی:

فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھنے والا جنت میں داخل ہو گا اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَافِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَالَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَابَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَؤُدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ۝

آیۃ الکرسی کے فوائد و فضائل

اس آیت کا نام آیت الکرسی ہے اس کے فوائد بے شمار ہیں۔

فضائل:

اس بے مثال قرآنی آیت میں اعلیٰ مسائل کا ذکر ہے اور ذات و صفات کا بیان ہے۔

۱۔ آیت الکرسی میں اسم اعظم بھی ہے۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ ھُوَ

۲۔ اسی اسم مبارک سے اللہ کے ولی آن کی آن میں مشرق اور مغرب کی مسافت طے کر لیتے ہیں۔

۳۔ سورۂ بقرہ سید القرآن اور آیت الکرسی سید البقرہ ہے۔

۴۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ ہمیں آیت الکرسی عرش کے نیچے سے عطا کی گئی۔ (بخاری شریف)

احمد نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آیۃ الکرسی چہارم قرآن ہے۔ (در منثور)

۶۔ ترمذی شریف میں ہے کہ ہر چیز کی کوئی نہ کوئی زینت ہے اور قرآن کی زینت سورۃ البقرہ ہے اور سورۂ بقرہ کی زینت آیۃ الکرسی ہے۔

۷۔ آیت الکرسی پڑھنے والے پر ایک فرشتہ مقرر کر دیا جاتا ہے' جو اس کی نیکیاں لکھتا اور گناہ مٹاتا رہتا ہے' دوسرے روز کی اسی ساعت تک یہی کرتا رہتا ہے۔ (در منثور)

حضرت علی شیر خدا فاتح خیبر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو کوئی ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھ لیا کرے تو اس میں اور جنت میں صرف موت کی آڑ ہو گی اور وہ مرتے ہی جنت میں داخل ہو جائے گا' اس کو ہمیشہ پڑھنے والا صدیقین اور شہداء میں شمار ہو گا۔

ایک مرتبہ حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے ایک جن کو پکڑ لیا اور اس سے پوچھا کہ انسان تم سے کیونکر بچیں تو اس جن نے عرض کیا کہ صبح و شام آیۃ الکرسی پڑھ لیا کریں صبح کو یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا گیا تو سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اس خبیث نے سچ کہا۔ (روح البیان)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر اپنے گھر کی بے برکتی کے متعلق عرض کیا تو مختار کل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آیت الکرسی پڑھا کرو (در منثور)

گھر کی حفاظت:

جو کوئی سفر کے وقت اپنے گھر پر آیت الکرسی پڑھ کر دم کر جائے تو بفضل خدا اس کا مال اور اہل و عیال اس بندے کی واپسی تک محفوظ رہیں گے۔" (در منثور)

آیت الکرسی سے شیطان بھاگتے ہیں' پریشان حال لوگوں کو سکون اور آرام حاصل ہوتا ہے' جملہ امراض میں پڑھنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ غصہ' شہوت دور ہوتی ہے بشرطیکہ اکل حلال اور صدق مقال اور اخلاص کا ہونا ضروری ہے۔

آیۃ الکرسی کی فضیلت بے شمار ہے ایک صحابی رضی اللہ عنہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو جانتا ہے کہ قرآن شریف میں کونسی آیت بہت بزرگ ہے اس نے پہلے تو کہا اللہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ جانتے ہیں۔ پھر کہا یہ آیت اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مبارک ہو تجھ کو۔ (رواہ مسلم)

❁ ❁ ❁

وتر مع دعائے قنوت

نماز وتر واجب ہے اگر یہ نماز چھوٹ جائے تو فرض کی طرح اس کی قضا لازم ہے۔ اس کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے بہتر یہ ہے کہ رات کے آخر میں نماز تہجد کے ساتھ پڑھی جائے۔ جس کو خوف ہو کہ اٹھ نہیں سکے گا وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے اس کی تین رکعتیں ہی ہیں ۲ رکعتیں پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے تیسری رکعت میں تسمیہ سورۂ فاتحہ اور سورہ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ باندھ لے اور دعائے قنوت آہستہ سے پڑھنا واجب ہے۔

دعائے قنوت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ۔ وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ یَّفْجُرُكَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْكَ نَسْعٰی وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَكَ وَنَخْشٰی عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ۔

نمازِ جنازہ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ مَاتَ اَبَدًا ۔ ان (کفار و منافقین) میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا۔ (ہاں مومنوں کی پڑھنا۔)

جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے فرض کفایہ کا مطلب یہ ہے کہ اگر چند آدمی بھی پڑھ لیں تو فرض ادا ہو گیا۔ اور اس کے دو رکن ہیں۔ چار بار تکبیر کہنا' کھڑے ہو کر پڑھنا۔ اور اس کی تین سنتیں ہیں' اللہ کی حمد و ثنا کرنا' نبی ﷺ پر درود پڑھنا' میت کے لئے دعا کرنا۔ میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا۔ جو مرا ہوا پیدا ہوا اس کی نماز جنازہ نہیں ہو گی۔ نیز میت کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ غائب کی نماز نہیں۔ اگر کئی میتیں جمع ہو جائیں تو سب کے لئے ایک ہی نماز کافی ہے۔ سب کی نیت کرے اگر علیحدہ علیحدہ پڑھ لی جائیں تو افضل ہے۔

طریقہ نماز:

پہلے نیت کرکے امام اور مقتدی کانوں تک ہاتھ اٹھائیں۔ اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ناف کے نیچے ہاتھ باندھ کر ثناء پڑھیں۔ وَتَعَالٰى جَدُّكَ کے بعد وَجَلَّ ثَنَاؤُكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور نماز والا درود شریف پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور دعا پڑھیں۔ مقتدی آہستہ کہے اور امام زور سے۔

بالغ مرد و عورت کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَآئِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا

وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ۔

ترجمہ: "الٰہی بخش دے ہمارے ہر زندہ اور ہمارے ہر مرنے والے ہمارے حاضر کو اور ہمارے ہر غیر حاضر کو' ہمارے ہر چھوٹے اور ہر بڑے کو اور ہمارے ہر مرد کو اور ہماری ہر عورت کو الٰہی تو ہم میں سے جس کو زندہ رکھے تو اس کو اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے تو جس کو موت دے ایمان پر موت دے۔"

نابالغ لڑکے کی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهُ لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا وَّمُشَفَّعًا۔

ترجمہ: "الٰہی اس لڑکے کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والا بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر کا موجب اور وقت پر کام آنے والا بنا دے اور اس کو ہماری سفارش کرنے والا بنا دے اور جس کی سفارش منظور ہو جائے۔

نابالغ لڑکی دعا:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّاجْعَلْهَا لَنَآ اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّاجْعَلْهَا لَنَا شَافِعَةً وَّمُشَفَّعَةً

ترجمہ: "الٰہی اس لڑکی کو ہمارے لئے آگے پہنچ کر سامان کرنے والی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے اجر کی موجب اور وقت پر کام آنے والی بنا دے اور اس کو ہمارے لئے سفارش کرنے والی بنا دے اور جس کی سفارش منظور ہو جائے۔"

نمازِ عیدین

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ۔ ترجمہ: "روزوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو۔" یعنی تکبیریں کہو۔ فرمایا: فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ۔ ترجمہ: اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔

عیدین کی نماز واجب ہے۔ سب پر نہیں بلکہ ان پر جن پر جمعہ فرض ہے اور اس کی ادا کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لئے ہیں صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سنت۔ اور دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔ مگر عید الفطر میں کچھ دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ ان نمازوں سے پہلے اذان و اقامت نہیں ہے۔ ان دونوں نمازوں کے ادا کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

طریقۂ نماز:

پہلے نیت کریں۔ دو رکعت نماز عید الفطر یا عید الاضحیٰ واجب مع زائد چھ تکبیروں کے۔ پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثناء پڑھیں۔ اس کے بعد امام بلند اور مقتدی آہستہ سے تین تکبیریں کہیں۔ دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری کے بعد باندھ لیں۔ پھر امام بلند آواز سے سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر رکوع و سجود کرے گا۔ دوسرے رکعت میں فاتحہ اور قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے امام و مقتدی ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اٹھائیں ف بلکہ رکوع میں جائیں اور قاعدے کے

مطابق نماز پوری کریں۔

عید کے مستحبات:

حجامت بنوانا' ناخن ترشوانا' مسواک و غسل کرنا' اچھے کپڑے پہننا' خوشبو لگانا' عید گاہ کو پیدل جانا' راستہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا۔ دوسرے راستہ واپس آنا۔ عید الفطر میں نماز سے پہلے صدقہ فطر اداء کرنا اور کوئی میٹھی چیز کھانا' کھجوریں ہوں تو طاق ہوں۔ تین پانچ' سات تو بہتر۔ آپس میں ملنا' مصافحہ کرنا' مبارک باد دینا۔

کلماتِ تکبیر:

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرہویں کی عصر تک ہر نماز کے فوراً یہی تکبیر ایک بار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے۔ اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔

نفل نمازیں

نماز اشراق:

اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ نماز اشراق کی صرف دو رکعتیں ہیں۔ نماز فجر کے بعد بیٹھ کر ذکر الٰہی کرتا رہے۔ اور جب سورج بلند ہو جائے تو نماز اشراق پڑھے۔

(نوٹ) سورج بلند ہونے سے پہلے یہ نماز پڑھنی منع ہے۔

نماز چاشت کی فضیلت:

اس نفل نماز کو پڑھنے والے کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں' چاہے اس کے گناہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہی کیوں نہ ہوں۔ اس کے لئے جنت الفردوس میں سونے کا محل ہو گا۔ اس نماز کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں (افضل بارہ ہیں۔) اس نماز کی ادائیگی کا وقت سورج بلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔

نماز تسبیح

اس نماز کا بے انتہا اجر و ثواب ہے اس نفل نماز کی چار رکعتیں پڑھی جاتی ہیں۔ مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہے یہ نماز پڑھی جا سکتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔

طریقہ:

تکبیر تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے۔ ثناء کے بعد ۱۵ مرتبہ یہ کلمات پڑھے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ

پھر تعوذ اور تسمیہ اور سورہ پڑھ کر ۱۰ مرتبہ پہلے والے کلمات پڑھے۔

پھر رکوع میں جا کر تسبیح کے بعد ۱۰ مرتبہ یہ کلمات پڑھے پھر قومہ میں ۱۰ بار پھر سجدہ میں جا کر تسبیح کے بعد ۱۰ مرتبہ پھر جلسہ میں ۱۰ مرتبہ پھر دوسرے سجدہ میں تسبیح کے بعد ۱۰ مرتبہ پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ مرتبہ۔ (اس طرح ہر رکعت میں ۷۵ مرتبہ یہ تسبیح پڑھے)

نماز حاجات اور تہجد

مشکل حاجات کے بر لانے کے لئے چار رکعتیں پڑھے۔

پہلی رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد لَآ اِلٰہَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ○ فَاسْتَجَبْنَا لَهٗ وَنَجَّیْنٰهُ مِنَ الْغَمِّ○ وَكَذٰلِكَ نُنْجِی الْمُؤْمِنِیْنَ ۱۰۰ مرتبہ۔

دوسری رکعت میں " رَبِّ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرَّاحِمِیْنَ۔" ۱۰۰ مرتبہ۔

تیسری رکعت میں وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ بَصِیْرٌۢ بِالْعِبَادِ

چوتھی رکعت میں حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِیْلُ۔ ۱۰۰ مرتبہ سلام پھیرنے کے بعد سجدے میں رَبِّ اَنِّیْ مَغْلُوْبٌ فَانْتَصِرْ ۱۰ مرتبہ۔

نماز تہجد:

عشاء کی نماز کے بعد رات کو سو کر اٹھنے کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے اسے تہجد کہتے ہیں۔ اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔

طریقہ:

پہلی رکعت میں فاتحہ کے بعد ۵ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھیں اور دوسری رکعت میں ۳ مرتبہ بعد فاتحہ کے سورۂ اخلاص پڑھیں۔

نماز تہجد کی فضیلت:

نماز تہجد کی فضیلت کے متعلق قرآن حکیم میں متعدد آیات ہیں فرمان الٰہی ہے۔ اِنَّ رَبَّكَ یَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰی مِنْ ثُلُثَیِ الَّیْلِ بیشک تیرا رب جانتا ہے تو دو تہائی رات کے قریب کھڑا ہوتا ہے۔ مزید فرمان ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِیْلاً۔

نفس کو کچلنے کے لئے رات کا اٹھنا بیشک بہت سخت اور درست کام ہے۔

ایک آیت ہے۔

تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ۔

ان کی کروٹیں پھولوں سے الگ رہتی ہیں۔

ایک اور آیت ہے۔

اَمَّنْ هُوَ قَانِتٌ اٰنَآءَ الَّیْلِ

ترجمہ: "وہ جو رات بھر عبادت کرتا ہے۔

مزید فرمایا گیا ہے۔

وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا۔

ترجمہ: " جو اپنے رب کے سامنے سجدہ اور قیام کرتے رات گزارتے ہیں۔"

مزید فرمان الٰہی ہے۔

وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ سے صبر اور نماز سے مدد مانگو۔"

ایک قول ہے کہ اس سے قیام شب مراد ہے اور صبر کے ساتھ مجاہدۂ نفس میں مدد حاصل کی جاتی ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا سوتے وقت گدی میں شیطان تین گرہیں لگا دیتا ہے۔

یہ گرہیں لگاتے وقت کہتا ہے رات لمبی ہے سوتا رہے۔ جب ذکر الٰہی کے لئے بیدار ہو جاتا ہے تو ایک گرہ کھلتی ہے۔ جب وضو کرتا ہے تو دوسری کھل جاتی ہے اور نماز کی ادائیگی پر تیسری گرہ کھل جاتی ہے اور انسان خوش و خرم صبح کا آغاز کرتا ہے۔ وہ ہلکا پھلکا ہوتا ہے۔ جو نہیں جاگتا' نہ نماز ادا کرتا ہے وہ ست اور بدمزاج حالت میں بیدار ہوتا ہے۔ اور سارا دن اس پر نحوست کا غلبہ رہتا ہے۔

آپ ﷺ کی خدمت میں ایک شخص کے بارے میں عرض کیا گیا کہ وہ رات کو سوتا ہے اور دن نکلے بیدار ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ایسے آدمی کے کان میں شیطان پیشاب کر دیتا ہے۔

حدیث میں ہے کہ شیطان کے پاس ناک کی نسوار' چاٹنے اور چھڑکنے کی دوا ہے' جب وہ کسی انسان کی ناک میں نسوار ڈالتا ہے۔ تو وہ بد خلق ہو جاتا ہے۔ اور جب چاٹنے کی دوا دیتا ہے تو وہ بد زبان ہو جاتا ہے۔ اور جب کسی انسان پر دوائی چھڑکتا ہے تو وہ صبح تک سویا رہتا ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بندہ رات کے وقت دو رکعت نماز تہجد ادا کرے یہ اس کے لئے دنیا کے مال و متاع سے بہتر ہے اگر میری امت پر یہ گراں نہ ہوتی تو میں اسے فرض کر دیتا۔

صحیح بخاری میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا رات میں ایک ایسی گھڑی ہے اس میں مسلمان اللہ تعالیٰ سے جو بھلائی مانگے وہ عطا کر دیتا ہے۔

ایک روایت ہے اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی کچھ بھلائی مانگے یہ ساری رات رہتی ہے۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے پائے مبارک بیداری کی بدولت سوج جاتے' آپ سے عرض کیا گیا یارسول اللہ ﷺ کیا

آپ کو اللہ تعالیٰ نے عصیان اور مستقبل میں ہر خطا سے محفوظ نہیں فرمایا اس پہ آپ نے فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار نہ بنوں؟

فرمان الٰہی ہے:

لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ۔

ترجمہ: "اگر تم شکر کرو تو میں تمہیں زیادہ دوں گا۔"

حضور ﷺ نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے فرمایا کیا تمہیں یہ پسند ہے کہ تم پر زندگی، موت، قبر اور حشر میں اللہ تعالیٰ کی رحمت کا نزول ہو رات کا کچھ حصہ باقی ہو تو اٹھ کر اللہ کی رضا کے لئے اپنے گھر کے کونوں میں نماز پڑھا کرو اور تمہارا گھر آسمان سے ایسا چمکدار نظر آئے جسے اہل زمین کو ستارے چمکدار نظر آتے ہیں۔

فرمان حضور ﷺ ہے کہ تمہارے لئے لازم ہے شب بیداری کرو یہ تم سے پہلی امتوں کے نیک بندوں کا طریقہ ہے۔ بیشک رات کا قیام اللہ تعالیٰ کے قرب کا باعث اور گناہوں کا کفارہ ہے۔ نیز جسمانی بیماریوں کو دور کرنے اور گناہوں سے روکنے والا ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا شب بیداری کرنے والے کو اگر نیند آجائے تو اس کے نامہ اعمال میں رات بھر کی عبادت لکھ دی جاتی ہے۔ اور اس شخص کو بخش دیا جاتا ہے۔

حضور ﷺ نے حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ سفر کا ارادہ کرتے وقت رخت سفر باندھتے ہو کہ نہیں؟ عرض کیا! ہاں فرمایا قیامت کے دن کے لئے کیا زاد راہ ہے؟ آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں تمہیں وہ نہ بتلاؤں جو تجھے قیامت کے دن نفع پہنچائے۔ عرض کیا آپ علیہ السلام پر میرے ماں باپ قربان ہوں فرمایئے۔ قیامت کے دن سخت گرمی سے بچنے کے لئے روزے رکھو اور قبر کی تاریکی دور کرنے کے لئے تہجد کے نفل پڑھو اور قیامت کے عذاب سے بچنے کے لئے حج کرو، مسکین پر

صدقہ کرو کلمہ حق کہو اور برائی سے بچ کر رہو۔

روایت ہے کہ آپ ﷺ کے زمانہ میں ایک شخص کا طریقہ تھا جب دوسرے سو جاتے تو وہ نوافل اور تلاوت میں مشغول ہو جاتا بعد ازاں دعا مانگتا یا اللہ مجھے نار جہنم سے بچا۔ یہ اس کا معمول تھا۔ آپ ﷺ سے معاملہ عرض کیا گیا آپ نے فرمایا جب وہ ایسا کرنے لگے تو مجھے بلا لینا آپ ﷺ اس پر تشریف فرما ہوئے دعا سنی تو صبح اسے فرمایا۔ اے فلاں ابن فلاں تو نے اللہ سے جنت کیوں نہ مانگ لی۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میرا وہ مقام کہاں اور میرے اعمال اس قابل کہاں اس پر جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے اور کہا آپ ﷺ اس کو بتا دیجئے کہ اللہ نے اسے دوزخ سے پناہ دے کر جنت عطا کر دی۔

روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کی کہ ابن عمر رضی اللہ عنہ کیا خوب آدمی ہے' کاش یہ رات کو عبادت کیا کرے۔ اس پر آپ ﷺ نے اسے بتلایا تو پھر آپ ہمیشہ کے لئے شب بیدار رہے۔

حضرت نافع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ختم المرسلین ﷺ قیام اللیل فرمایا کرتے تھے۔ رات کو نماز پڑھنے کے بعد فرماتے دیکھو نافع صبح تو نہیں ہو گئی' میں عرض کرتا نہیں آپ ﷺ پھر نماز پڑھنے لگ جاتے کچھ وقت بعد آپ ﷺ دریافت فرماتے اے نافع کہیں سحر تو نہیں ہو گئی؟ سحر ہونے پر عرض کرتا تو آپ ﷺ استغفار کرتے حتیٰ کہ فجر ہو جاتی۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ایک رات حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام نے جو کی روٹی خوب سیر ہو کر کھائی اور رات کے وظائف کو پڑھے بغیر سو گئے اور صبح کو آنکھ کھلی تو اس پر اللہ تعالیٰ نے انہیں فرمایا اے یحییٰ! علیہ السلام کیا تو نے میرے گھر سے عمدہ گھر اور پڑوس سے عمدہ پڑوس تلاش کر لیا ہے مجھے اپنے جلال اور عزت کی قسم اگر تو جنت پر نگاہ ڈال لے تو شوق طلب سے تیری چربی پگھل جائے اور روح پرواز کر

جائے' اگر تو جہنم کو دیکھ لے تو تیری چربی پگھل جائے اور آنکھوں سے پیپ بہنے لگے۔

حضور ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر رحمت فرمائے جو رات کو اٹھے اور نماز ادا کر لے پھر بیوی کو جگائے اور اگر وہ انکار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دے پھر آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم فرمائے جو رات کو اٹھے' نماز پڑھے اگر خاوند نماز پڑھنے میں تساہل یا سستی اختیار کرے تو اس کے منہ پر پانی چھڑک دے۔

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص بیدار ہوا اس نے بیوی کو جگایا تو دونوں نے دو نفل ادا کئے تو اللہ انہیں کثیر ذکر کرنے والے مرد اور عورتوں میں شمار کرے گا۔

حضور سرور کائنات ﷺ نے فرمایا۔ رات کی فرض نماز (عشاء) کے بعد قیام شب یعنی تہجد افضل ترین عبادت ہے۔

امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ رحمت دو جہاں ﷺ نے فرمایا جو اپنے وظائف کو رات میں کسی سبب ادا کرنے سے قاصر رہا ہو' اگر انہیں نماز فجر اور ظہر کے درمیان پڑھ لے تو اس کے لئے ایسا لکھا جائے گا جیسے اس نے رات ہی کو پڑھا۔

فضیلت نماز

نماز چونکہ افضل ترین عبادت ہے ہم قرآن حکیم کا اتباع کرتے ہوئے اس کی ترغیب دینے کے لئے دوسری مرتبہ اس کا ذکر کر رہے ہیں۔ جیسا کہ تحریر کر چکے ہیں۔ نماز کے فضائل کے بارے میں اس سے کہیں زیادہ آیات و احادیث ہیں۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے بندے پر سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ اسے دو رکعت نماز پڑھنے کی توفیق عطا کی گئی ہے۔

جناب محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے اگر مجھے جنت اور دو رکعت نماز دونوں میں سے ایک کا انتخاب کرنے کے لئے کہا جائے تو میں دو رکعت کو اس لئے پسند کروں گا کیونکہ وہ رضائے الٰہی ہے اور جنت میں میری رضا ہے۔

روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سات آسمان پیدا کر کے انہیں فرشتوں سے بھر دیا وہ عبادات باری سے ایک لمحہ بھی غافل نہیں ہوتے۔ ہر آسمان کو عبادت کی قسموں پر تقسیم کرتے ہیں۔ کچھ ایسے ہیں جو صور پھونکنے تک پاؤں پر کھڑے رہتے ہیں۔ دوسرے سجدہ میں رہتے ہیں۔ میرے اللہ کے جلال کے آگے گرے پڑے ہیں۔ علیین اور عرش والے صف میں ذکر الٰہی کر رہے ہیں۔ وہ اللہ کی حمد کرتے ہوئے' اہل زمین کے لئے مغفرت کی دعا مانگتے ہیں۔ مگر اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی کیفیتوں میں نماز جمع کر دی ہیں تاکہ ان کی عبادت کا حصہ اہل ایمان کو حاصل کرنے کے لئے آسانی ہو۔ قرآن مجید کی تلاوت اور عبادت کا شرف انہیں عطا کر کے

فرشتوں سے زیادہ عزت بخشی اس کا شکر قرآن مجید کو مکمل شرائط و حدود کے ساتھ نفاذ ہے۔ فرمان الٰہی ہے۔

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ یُنْفِقُوْنَ (سورۃ البقرہ: ۳)

ترجمہ: "جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز قائم کرتے ہیں اور ہمارے دیئے ہوئے رزق میں سے خرچ کرتے ہیں۔"

مزید فرمان ہے۔

وَاَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ (سورۃ البقرہ: ۴۳) "اور نماز قائم کرو۔"

وَاَقِمِ الصَّلٰوةَ (سورۃ طٰہٰ: ۴۱) "اور نماز قائم کرو۔"

اور مزید فرمان الٰہی ہے۔ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ (النساء ۔ ۱۶۲) "اور جو نماز قائم کرنے والے ہیں۔"

قرآن حکیم میں نماز کا جہاں کہیں ذکر ہے وہاں اسے قائم کیئے جانے کا حکم بھی ہے اور منافقوں کے حالات بیان کر کے فرمایا۔

فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ (سورۃ المائدہ)

ان کے لئے نقصان ہے جو اپنی نمازوں میں تساہل برتتے ہیں۔ خالق کائنات نے نماز کا ذکر کرنے کے بعد منافقین کا بھی ذکر کیا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا بے شک تم میں بعض نماز ادا کرتے ہیں مگر انہیں پوری نماز کا ثواب نہیں ملتا بلکہ کسی کو تہائی' چوتھائی' پانچواں' چھٹا یا دسواں حصہ تک ملتا ہے۔ یعنی جس قدر وہ نماز میں منہمک ہوتا ہے اسی قدر اس کو ثواب ملتا ہے۔

آپ ﷺ کا مزید فرمان ہے کہ جس نے قلب کی حضوری سے نماز ادا کی وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اس کی ماں نے اسے ابھی جنا ہو۔

نماز کی شان تب بنتی ہے کہ وہ اللہ کے حضور قلب کی حضوری کے ساتھ

پیش ہو اگر نماز کی طرف متوجہ نہ ہو اور خیال نفسانی خواہشات کے گرد گھوم رہا ہو تو اس کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی اپنے درخواست پیش کرنے کے لئے کسی بادشاہ کے دربار میں کھڑا ہو جائے۔ جب بادشاہ اسے دیکھے تو وہ بادشاہ کو دیکھنے کی بجائے ادھر ادھر دیکھنے لگے، نتیجہ یہ ہوگا کہ اس کی درخواست منظور نہ ہو گی۔ دوسری نماز کی مثال ایسے ہے جیسے کہ دعوت ولیمہ ہو جسے بادشاہ نے منعقد کر رکھا ہو۔ ہر طرح کے لذیذ کھانوں سے دسترخوان سجا رکھے ہوں۔ یہی کیفیت نماز کی ہے۔ اللہ کی طرف سے اس کی دعوت وقت مقررہ پر ملتی ہے۔ اسے مختلف قسم کے افعال و افکار سے مزین کر رکھا ہے اس میں افعال کھانے اور افکار مشروبات ہیں۔

روایت ہے کہ نماز کے بارہ افعال تھے جنہیں بارہ سے چھ کر دیا گیا لہٰذا نمازی حضرات کو ان چیزوں کا خیال رکھنا چاہیے تاکہ ان کی نماز مکمل ہو۔ تو چھ نماز سے پہلے اور چھ نماز کے اندر ہیں۔

حضور ختم المرسلین ﷺ نے فرمایا۔ تھوڑا عمل جسے علم کے ساتھ کیا جائے وہ زیادہ عمل سے بہتر ہے جو لاعلمی اور جہالت میں کیا جائے۔

دوسرا وضو ہے:

آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق بغیر وضو نماز نہیں ہوتی۔

تیسرا لباس ہے:

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ (سورۃ الاعراف: ۳۱)

ترجمہ: "ہر نماز کے وقت بہتر لباس پہنو۔ جس سے تمہاری زینت کا اظہار ہو۔"

چوتھا وقت کی پابندی ہے:

جن کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا (سورۃ النساء: ۱۰۳)

ترجمہ: "بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ پر فرض کی گئی ہے۔"

پانچویں قبلہ کی طرف منہ کرنا:

حکم باری تعالیٰ ہے۔

فَوَلِّ وَجْھَکَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَحَیْثُ مَاکُنْتُمْ فَوَلُّوْا وُجُوْھَکُمْ شَطْرَہٗ۔ (سورۃ البقرہ ۱۴۴)

ترجمہ: "پس اپنا چہرہ مسجد حرام (کعبہ) کی طرف پھیر دو تم جہاں کہیں بھی ہو اپنے چہرہ کو مسجد حرام کی طرف پھیر دو۔"

چھٹی نیت:

نبی اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی۔

ساتویں تکبیر:

آنحضرت ﷺ نے فرمایا نماز' تکبیر تحریمہ سے ہے۔ یعنی جب اللہ اکبر کہا تو نماز شروع ہو گئی اس میں کوئی حرکت کرنا حرام ہے۔ نماز سے فراغت یعنی سلام پھیر کر نماز ختم کر کے کام شروع کرنا حلال ہے۔

آٹھواں قیام کرنا:

اس کے لئے فرمان رب العزت ہے۔

وَقُوْمُوْا لِلّٰہِ قٰنِتِیْنَ (البقرہ ۲۳۸) با ادب نماز کے لئے اللہ کے حضور کھڑے ہو جاؤ۔ (یعنی پڑھو)

نواں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا:

حکم باری تعالیٰ ہے۔

فَاقْرَءُوْا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ (المزمل ۲۰) "پس قرآن پڑھو جس قدر تمہیں آسانی ہو۔"

دسواں رکوع کرنا:

اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔

وَارْكَعُوْا مَعَ الرَّاكِعِيْنَ (البقرہ ۴۳) " اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔"

گیارہواں سجدہ کرنا:

اس کے لئے حکم الٰہی ہے۔

وَاسْجُدُوْا (الحج ۷۷) (اور سجدہ کرو۔)

بارہواں قعود یا قعدہ کے متعلق ارشاد نبوی ﷺ ہے جب کسی نے آخری سجدہ سے سر اٹھایا اور تشہد پڑھنے کے بعد بیٹھ گیا تو اس کی نماز مکمل ہو گئی۔

اس کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"پس اللہ کی خالص عبادت کرو۔"

علم حاصل کرنے کی تین وجوہات ہیں ایک یہ کہ فرض اور سنت میں تمیز کی جائے دوسرے وضو کے فرائض اور سنتوں کے متعلق معلومات ہوں تاکہ احسن طریقے سے نماز کی تکمیل کی جائے۔ تیسرا شیطان کا پوری ہمت سے مقابلہ کرنا ہے۔

وضو تین چیزوں سے مکمل ہوتا ہے ایک یہ کہ دل کو کینہ' حسد اور دھوکہ سے پاک رکھے۔ دوسرے بدن کو گناہوں سے پاک رکھے۔ تیسرے پانی کو ضائع نہ کیا جائے۔ مگر اعضاء بدن ٹھیک طریقہ سے دھوئے جائیں۔

لباس کی پاکیزگی کے لئے تین چیزیں لازم ہیں۔ لباس۔ حلال کمائی سے بنایا جائے۔ ظاہری نجاست اور گندگی سے پاک صاف ہو۔ سنت کے مطابق ہو اس میں فخراور دکھاوا شامل نہ ہو۔

پابندی وقت کا تین چیزوں پر انحصار ہے۔ سورج' چاند' ستاروں سے نماز کے وقت کا تعین کرنا۔ اذان کی آواز سننے کے لئے متوجہ رہیں۔ دل نماز کا دھیان کرتا رہے۔

قبلہ رخ ہونے کے لئے تین باتیں ضروری ہیں تمہارا چہرہ قبلہ کی طرف ہو۔ دوسرے دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو تیسرے نماز خضوع و خشوع سے ادا کی جائے یعنی اللہ کے حضور انکساری ظاہر کی جائے۔

نیت کا دارومدار بھی تین چیزوں پر ہے تمہیں علم ہونا چاہئے کہ کونسی نماز پڑھ رہے ہو' یہ یقین ہو کہ تو اللہ کے حضور کھڑا ہے اور وہ تجھے دیکھ رہا ہے دل میں اللہ کا خوف ہونا چاہئے۔ تمہیں علم ہے اللہ تعالیٰ دل کے بھیدوں کو جانتا ہے لہٰذا حالت نماز میں دنیاوی خیالات و تفکرات سے دل کو مکمل طور پر خالی ہونا چاہئے۔

تکبیر کی تکمیل تین چیزوں سے ہے۔ صحیح معنوں میں اللہ تعالیٰ کے عظیم ہونے کا اقرار کرکے صحیح طریقے سے اللہ اکبر کہو' دوسرا یہ کہ کانوں تک دونوں ہاتھ برابر اٹھائے جائیں' تیسرے تکبیر کہتے ہوئے دل حاضر ہو اور وہ بھی تکبیر کہے۔

قیام کے لئے تین باتیں لازم ہیں۔ نگاہ' سجدہ گاہ پر ہو۔ دوسرے دل اللہ کی طرف ہو اور دائیں بائیں نہ دیکھا جائے۔

قرأت کی تکمیل تین باتوں سے ہے۔ ترتیل یعنی صحیح تلفظ کے ساتھ پوری دل جمی سے سورۂ فاتحہ پڑھنا۔ اس سورۂ کی آیات کے معنوں پر غور کرنا' جو پڑھا جائے اس پر عمل بھی کیا جائے۔

رکوع اپنی تکمیل لئے تین باتوں کا محتاج ہے پشت سیدھی رہے نہ اونچی نہ

نیچے دونوں ہاتھ گھٹنوں پر ہوں اور انگلیاں کھلی ہونی چاہئے اطمینان کے ساتھ رکوع کیا جائے تسبیحات پڑھیں اور اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں جاگزیں ہو۔

سجدہ ان تینوں باتوں سے ہے' جو ضروری ہیں۔ دونوں ہاتھ کانوں کے برابر رکھے جائیں۔ بازو زیادہ نہ پھیلائے جائیں پر سکون طریقے سے تسبیحات پڑھی جائیں۔

قعدہ کی تکمیل کے لئے تین باتیں لازم ہیں۔ بائیں پاؤں پر بیٹھے اور دایاں پاؤں کھڑا رکھے دوسرے تشہد پڑھے اور اللہ کی عظمت کا سکہ دل پہ بٹھائے۔ اپنے لئے اور تمام اہل ایمان کے لئے خلوص سے دعا کرے۔ دعا مکمل کرکے سلام پھیر دے۔ سلام کی تکمیل کے لئے ضروری ہے قلب اور نیت صاف ہو۔ دائیں جانب کے محافظ فرشتوں اور مردوں اور عورتوں کو سلام کر رہا ہوں• پھر بائیں طرف سلام پھیرے لیکن کندھوں سے آگے نظریں نہ بڑھیں۔

اخلاص بھی تین باتوں سے مکمل ہوتا ہے اول نماز میں اللہ تعالیٰ کی رضا چاہئے نہ کہ لوگوں کی۔ دوم یہ یقین ہو کہ سب توفیق اللہ کی عطا کردہ ہے• اس کی حفاظت کی جائے۔ تاکہ روز محشر اللہ کے حضور پیش کر سکے۔ فرمان باری تعالیٰ ہے۔

مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ۔ جو شخص نیکیاں لے کر آیا۔ یہ بھی فرمایا۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا۔ جو نیک عمل کرے۔

لہٰذا ضروری ہے کہ نیکیاں ایسی ہوں جو محفوظ رہیں نہ کہ برے اعمال سے برباد ہوں اور اللہ کے حضور جانے سے قاصر رہیں۔

کلام الٰہی ہے:

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ○

وہ صاحب ایمان نجات حاصل کریں گے جو اپنی نمازیں خشوع و خضوع کے ساتھ ادا کرتے ہیں۔ علماء کے نزدیک خشوع دو معنوں میں مستعمل ہے۔ بعض نے اسے افعال قلب جیسا کہ خوف اور ڈر۔ بعض نے اسے ظاہری اعضاء کے افعال میں

شمار کیا ہے۔ مثلاً اطمینان سے کھڑا ہونا' فضولیات اور بے توجہی سے اجتناب اور بے پروائی سے بچنا۔ خشوع کے بارے میں دوسرا اختلاف یہ ہے کہ یہ فرائض میں داخل ہے یا فضائل میں جو اسے فرائض نماز میں سمجھتے ہیں' وہ اس حدیث کو دلیل بناتے ہیں۔

لَيْسَ لِعَبْدٍ مِنْ صَلَاتِهِ اِلَّا مَا عَقَلَ

ترجمہ: "بندے کا نماز میں وہی حصہ ہے جو وہ سمجھتا ہے۔"

ارشاد خالق کائنات ہے:

وَلَا تَكُنْ مِنَ الْغٰفِلِيْنَ

ترجمہ: "تم غفلت کرنے والے نہ بنو۔"

اس کو دلیل بنا کر خشوع کو فرائض نماز میں شمار کیا ہے۔

امام بیہقی نے محمد بن سیرین رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کی ہے کہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز ادا فرماتے تو آسمان کی طرف نظر فرماتے تب یہ آیت نازل ہوئی۔ مسند عبد الرزاق میں اضافہ ہے کہ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو خشوع کا حکم ہوا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نگاہ کو سجدہ گاہ کی طرف کر لیا۔ حاکم اور بیہقی نے جناب ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑھتے تو آسمان کی طرف نگاہ فرماتے جس پر اس آیت کا نزول ہوا' تب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے سر اقدس کو جھکا لیا۔ جناب انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' پانچ نمازوں کی مثال ایسی ہے جیسے تم میں سے کسی کے دروازے کے سامنے نہر بہتی ہو' وہ اس میں روزانہ پانچ مرتبہ نہائے' تو کیا اس کے جسم پر میل رہ جائے گی؟ یعنی نماز انسان کو گناہوں سے پاک کر دیتی ہے اور گناہ کبیرہ کے سوا کوئی گناہ باقی نہیں رہتا۔ یہ مقام اس وقت حاصل ہوتا ہے جب خشوع و خضوع کے ساتھ نماز قلب کی حضوری کے ساتھ ادا کی جائے ورنہ منہ پر مار دی جاتی ہے۔

ارشاد نبوی ﷺ ہے۔ جس نے دو رکعت نماز ادا کی اور اس کے دل میں کسی قسم کا دنیاوی خیال نہ آیا تو اس کے تمام سابقہ گناہ معاف کر دیئے گئے۔

نماز کا فرض ہونا اور حج کے مناسک کا حکم دیئے جانے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو اگر ان فرائض کی ادائیگی میں دل میں اللہ کی عظمت اور ہیبت کا خیال نہ ہو تو ذکر بے معنی ہو جائے گا۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

جسے نماز نے فحش اور برے کاموں سے نہ روکا اسے اللہ تعالیٰ کی دوری کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔

حضرت بکر بن عبداللہ رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے اگر تو چاہتا ہے کہ اللہ کے پاس بغیر اجازت کے چلا جائے اور اس سے بغیر ترجمان کے گفتگو کرے پوچھا گیا کیسے؟

آپ نے کہا وہ اس طرح کے مسجد میں وضو کرو دو رکعت نماز شروع کرو اپنے اللہ کے حضور خود کو حاضر کرکے باتیں شروع کرو۔

صدیقہ کائنات سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے ہم اور حضور ﷺ آپس میں باتیں کرتے تھے۔ جب نماز کا وقت آتا تو اللہ تعالیٰ کی عظمت کی وجہ سے ہم ایسے ہو جاتے جیسے ایک دوسرے کو پہچانتے ہی نہیں۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے۔

اللہ تعالیٰ اس نماز کی طرف نظر نہیں کرتا' جس میں بدن کے ساتھ ساتھ بندے کا دل حاضر نہ ہو۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام جب نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو ایک میل کے فاصلے تک ان کے دل کی دھڑکن سنی جاتی حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ خضوع اور خشوع کے ساتھ اگر دو رکعت ادا کی جائیں تو وہ غافل دل والے کی ساری رات کی عبادت سے افضل ہیں۔ حضور ﷺ کا فرمان ہے ایک زمانہ ہوگا جب میری امت کے کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو مساجد میں حلقہ بنا کر بیٹھیں گے' دنیا اور

اس کی محبت کا ذکر کریں گے' اللہ کو ایسی مجالس کی کوئی ضرورت نہیں۔

سیدنا حسن رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تمہیں بتاؤں برا چور کون ہے؟ عرض کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم وہ کون؟ فرمایا وہ جو نماز کا چور ہو پھر عرض کیا گیا نماز کی چوری کیسی؟ اس پر فرمایا وہ جو رکوع اور سجود مکمل نہ کرتا ہو۔

خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے روز حشر سب سے پہلے نماز کا محاسبہ ہو گا' اگر نماز پوری ہو گی تو حساب آسان ہو جائے گا' اگر نمازیں کم نکلیں تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کو حکم دے گا۔

اس کے نوافل سے نمازیں پوری کر دو سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ جب نماز کی ادائیگی کے لئے کھڑے ہوتے تو آپ کا جسم کانپنے لگتا اور دانت بجنے لگتے' پوچھنے پر آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا' امانت کی ادائیگی کا فرض پورا کرنے کا وقت آگیا ہے' نہیں معلوم کیسے ادا ہو گا۔ رب العلمین ہمیں پانچ وقت کی نماز اور نماز تہجد کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نماز میں ذوق عطا فرمائے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایسے بندے کی طرف نظر رحمت نہیں کرے گا' جو رکوع اور سجدہ میں کمر سیدھی نہیں کرتا۔

فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: جس نے وقت پر نماز پڑھی' صحیح وضو کیا' رکوع اور سجود' خشوع کے ساتھ کئے وہ نماز سفید روشن ہوتی ہے' اوپر چڑھتی ہوئی کہتی ہے۔ اللہ تیری حفاظت کرے جیسے تو نے میری حفاظت کی مگر وہ جو بیوقوف نماز ادا کرتے ہیں' وضو اس کا درست نہ ہو نہ ہی اس کے رکوع و سجود خشوع سے آراستہ ہوں اس کی سیاہ رنگ کی نماز اوپر جاتی کہہ رہی ہوتی ہے' اللہ تجھے برباد کرے جس طرح تو نے مجھے برباد کیا اسے پرانے کپڑے میں لپیٹ کر اس کے منہ پر مار دی جاتی ہے۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نماز ایک پیمانہ ہے جس نے اسے پورا کیا وہ کامیاب ہوا جس نے اس میں کمی کی وہ مستحق عذاب ہوا۔ بعض علماء نے فرمایا

نماز کی مثال تاجر کے مانند ہے اسے نفع تب ملتا ہے جب اس کا مال خالص ہو۔ ا طرح فرائض ادا کئے بغیر نفل بھی قبول نہیں ہوتے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز کے وقت فرماتے لوگو! اٹھو! اللہ نے تمہارے لئے جو آگ جلائی اسے نماز کے ذریعے بجھادو۔

فرمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: نماز جس کو بے حیائی اور برائی سے نہ روکے اسے اللہ تعالیٰ سے دوری کے سوا کچھ حاصل نہیں ہوتا۔

پھر فرمایا: غافل کی نماز بے حیائی اور برائی سے نہیں روک سکتی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں کھڑے ہونے والے کئی ایسے نمازی بھی ہیں جن کو قیام میں تھکاوٹ اور تکلیف کے سوا کچھ نہیں ملتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے غافل کی نماز مراد لی ہے۔

نبی معظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: نماز میں بندے کو اسی قدر اجر ملے گا جس قدر اس نے توجہ سے نماز ادا کی ہو گی۔

عارفین کے نزدیک نماز چار چیزوں کا نام ہے: علم کے ساتھ آغاز۔ حیا کے ساتھ قیام' تعظیم سے ادائیگی' خشیت الٰہی کے ساتھ اختتام۔

ایک شیخ کا قول ہے: جس کا دل نماز کی حقیقت کو نہ سمجھا اس کی نماز فاسد ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جنت میں اَلْاَفِیْحَ یعنی کشادہ نہر ہے اس میں ایسی حوریں ہیں جو زعفران سے پیدا کی گئی ہیں' یہ موتیوں سے دل بہلاتی ہیں۔ یہ ستر ہزار زبانوں میں اللہ تعالیٰ کی تسبیح کرتی ہیں۔ ان کی آواز داؤد علیہ السلام کی لحن سے زیادہ حسین ہے اور یہ کہتی ہیں ہم ان کے لئے ہیں جو خضوع اور خشوع کے ساتھ قلب کی حضوری سے نماز ادا کرے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے میں ایسے نمازی کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دوں گا اور اسے دیدار سے مشرف فرماؤں گا جو خضوع اور

خشوع سے نماز ادا کرتا ہے۔

نماز کیسے ادا ہو:

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو وحی فرمائی اے موسیٰ! جب تو مجھے یاد کرے تو اس طرح سے کر اپنے اعضاء معطل کرکے کامل اطمینان اور خشوع سے میرا ذکر کر' اپنی زبان کو دل کا مطیع بنا۔ میرے سامنے عاجزی سے کھڑا ہو۔ خوفزدہ دل اور زبان صادق سے مجھے پکار۔

ایک روایت کے مطابق حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اپنی امت کے نافرمانوں سے کہو کہ وہ مجھے یاد نہ کریں اس لئے کہ میں نے فیصلہ دے رکھا ہے کہ جو مجھے یاد کرے گا میں اسے یاد کروں گا' جب نافرماں مجھے بغیر توبہ کے یاد کریں گے تو میں انہیں لعنت سے یاد کروں گا۔

یہ حال تو ان لوگوں کا ہے جو گناہ گار ہیں مگر یاد الٰہی سے غافل نہیں ہیں۔ ان کا کیا حال ہو گا جو بدکار اور غافل ہیں۔

بعض اصحاب کرام رضی اللہ عنہم کا قول ہے نماز میں جس قدر انسان سکون' اطمینان لذت اور سرور حاصل کرتا ہے اسی قدر وہ قیامت میں پر سکون ہو گا۔

حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں ایک شخص کو اپنی داڑھی سے کھیلتے ہوئے دیکھا فرمایا اگر اس کے دل میں خشوع ہوتا تو اس کے اعضاء میں خشوع ہوتا۔ جس کے دل میں خشوع نہیں اس کی نماز رائیگاں گئی۔

اللہ تعالیٰ نے متعدد آیات میں خضوع اور خشوع کرنے والوں کی تعریف فرمائی ہے۔

فِي صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ

ترجمہ: "اپنی نماز میں خشوع کرنے والے۔"

عَلٰی صَلٰوتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ۔

ترجمہ: "اپنی نمازوں کی حفاظت کرنے والے۔"

عَلٰی صَلٰوتِهِمْ دَائِمُوْنَ۔

ترجمہ: "اپنی نمازوں کو دوام بخشنے والے۔"

کسی بزرگ کا قول ہے: نمازی تو بہت ہیں مگر خشوع سے نماز ادا کرنے والے کم ہیں' حاجی تو بہت ہیں لیکن نیک سیرت کم ہیں' پرندے بہت ہیں' مگر بلبلیں کم ہیں' عالم تو بہت ہیں' مگر عامل کم ہیں۔

صحیح نماز:

صحیح نماز خشوع و خضوع اور انکساری کا نام ہے یہی قبولیت کی علامت ہے اس لئے کہ جائز ہونے کی ایک شرط ہے اسی طرح قبول ہونے کی بھی شرط ہے۔ جائز ہونے کے لئے فرائض کی ادائیگی ہے اور قبولیت کے لئے خشوع ضروری ہے۔ فرمان رب العزت ہے۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلٰوتِهِمْ خٰشِعُوْنَ

(سورۃ المومنون: ا تا ۲)

ترجمہ: "وہ ایمان دار جو کامیاب ہوئے وہ ہیں جو اپنی نماز خشوع اور خضوع سے ادا کرتے ہیں۔"

اور تقویٰ کے بارے میں فرمان الٰہی ہے:

اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (سورۃ المائدہ)

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ تقویٰ اختیار کرنے والوں کو قبول کرتا ہے۔"

خاتم المرسلین ﷺ نے فرمایا جس نے کامل خضوع اور خشوع سے دو رکعت نماز ادا کی وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو گیا گویا اس کی ماں نے اسے ابھی جنا ہے۔

نماز میں طرح طرح کے فضول خیالات آنے سے غفلت پیدا ہوتی ہے اور صحیح معنوں میں انسان نماز کی طرف متوجہ نہیں ہوتا۔ ان خیالات سے نجات حاصل

کرنا ضروری ہے۔ اس کے کئی ایک طریقے ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اندھیرے میں نماز پڑھی جائے' نمازی منقش چادریں اور خوبصورت لباس نہ پہنے۔ جونہی ان پر نظر پڑے گی نمازی متوجہ ہو گا۔

روایت ہے کہ حضور ﷺ نے جب ابو جہم کی پیش کردہ چادر اوڑھ کر نماز پڑھی اس پر کچھ نشانات تھے آپ ﷺ نے نماز کے بعد فوراً اسے اتار کر فرمایا اسے ابو جہم کو فوراً واپس کر دو اس لئے کہ اس نے شروع ہی میں مجھے غیر متوجہ کرنے کی کوشش کی۔

حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک مرتبہ نئے جوتے پہن کر نماز پڑھی نماز کے بعد انہیں اتار دیا اور پرانے پھر پہن لئے' فرمایا نماز میں ان کی طرف نظر اٹھ گئی تھی۔

آپ ﷺ ایک مرتبہ منبر پر جلوہ افروز تھے اس وقت سونا پہننا مرد کے لئے حرام نہیں ہوا تھا آپ ﷺ کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی آپ ﷺ نے اسے اتار کر پھینک دیا اور فرمایا اس نے مجھے مصروف کیا کبھی اس پر اور کبھی تم پر نظر پڑتی ہے۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ اپنے باغ میں نماز پڑھی' اچانک ایک پرندہ اڑا درختوں سے نکلنے کی راہ تلاش کرنے لگا۔ آپ متوجہ ہوئے اور اپنی نماز کی رکعت کی تعداد بھول گئے آپ حضور ﷺ کی خدمت میں آئے اور اپنی نماز کا ذکر کرکے کہنے لگے' یارسول اللہ ﷺ میں نے باغ اللہ کی راہ میں دے دیا آپ ﷺ جس طرح چاہیں خرچ کریں۔ کیونکہ اس کی وجہ سے مجھے نماز بھول گئی۔

ایک اور شخص کے بارے میں روایت ہے کہ اس کا ایک باغ تھا جس میں پھل دار کھجوریں تھیں وہ ان میں محو ہو گیا اور اسے یاد نہ رہا کہ اس نے کتنی رکعت نماز ادا کی۔ وہ حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا یہ باغ

اللہ کی راہ میں حاضر ہے آپ اسے جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں آپ نے اسے، پچاس ہزار میں فروخت کر دیا۔

اسلاف میں سے بعض کا قول ہے نماز میں چار چیزیں انتہائی بری ہیں کسی دوسری طرف متوجہ ہونا۔ منہ پر ہاتھ پھیرنا۔ کنکریاں صاف کرنا اور گزر گاہ پر نماز شروع کر دینا۔

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: اللہ تعالیٰ اپنے بندے کی طرف اتنی دیر تک متوجہ رہتا ہے جب تک وہ نماز سے توجہ نہیں ہٹاتا۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز کی حالت میں ایک گاڑے ہوئے کیل کی طرح ساکن ہوتے۔

بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ حال تھا کہ وہ رکوع میں اس قدر ساکن ہوتے کہ پرندے انہیں پتھر سمجھ کر ان کی پیٹھ پر بیٹھ جاتے۔ جب دنیاوی شان و شوکت والے انسانوں کے حضور لوگ انتہائی تعظیم سے حاضر ہوتے ہیں تو اس حاکم الحاکمین کے حضور بھی عجز اور سکون سے حاضری کیوں نہ دی جائے۔

توراۃ شریف میں ہے اے انسان! میری بارگاہ میں روتے ہوئے حاضری دو کیونکہ تمہارا اللہ تمہارے دل سے بھی زیادہ قریب ہے۔

روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے خطبہ میں فرمایا بسا اوقات انسان اسلام کی حالت میں بوڑھا ہو جاتا ہے۔ مگر وہ اللہ کے لئے نماز درست نہیں کر سکتا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا اس کا خضوع اور خشوع پورا نہیں ہوتا نہ انکساری پیدا ہوئی اور نہ اللہ تعالیٰ کی طرف پوری طرح متوجہ ہوا پھر اس کی نماز کیسے کامل ہوئی۔

ابو العالیہ رحمۃ اللہ علیہ سے اس آیت اَلَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلٰوتِهِمْ سَاهُوْنَ کے معنی دریافت کئے گئے' انہوں نے فرمایا یہ اس شخص کے بارے میں ہے جو نماز میں

بھول جاتا ہے' اسے اتنا یاد نہیں رہتا کہ اس نے دو رکعت پڑھیں یا تین؟

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فرمان الٰہی اس شخص کے بارے میں ہے جو نماز کو بھول جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے بندے فرائض ادا کئے بغیر مجھ سے نجات حاصل نہ کر سکیں گے۔

نمازوں کے فضائل:

پہلی امتوں کی عمریں بھی زیادہ ہوا کرتی تھیں اور عبادتیں بھی۔ مگر اس امت کے لوگوں کی عمریں بھی کم اور عبادت بھی بلحاظ کم عمر کم ہیں۔ پھر ثواب میں اس امت کو دوسری امتوں پر فوقیت حاصل ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے رحمتہ اللعالمین ﷺ کے طفیل لوگوں کی غفلت اور خواب کو بھی عبادت میں شامل کرنے کے لئے ان کی عبادت کے ثواب و اجر کو دوسروں کی نسبت سے بڑھا دیا۔ چنانچہ بارگاہ نبوت سے ارشاد ہوتا ہے۔

مَنْ صَلَّى الْعِشَاءَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِيْ جَمَاعَةٍ كَانَ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ۔ (الحديث)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ ترجمہ: فرماتے ہیں (ترجمہ) جس نے عشاء کی نماز باجماعت ادا کی اس نے آدھی رات عبادت کرنے کا ثواب حاصل کر لیا اگر وہ صبح کی نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھے گا' تو ساری رات کی عبادت اس کے حصہ میں لکھ دی جائے گی۔ فجر کا نمازی رات بھر سونے کے باوجود مفت میں عند اللہ قائم اللیل یعنی ساری رات جاگ کر عبادت کرنے والا شمار ہونے لگا۔

صحیح بخاری شریف میں ہے۔ جس کا ترجمہ یہ ہے:

"لوگو تم قیامت کے دن اپنے رب کی زیارت سے مشرف کئے جاؤ گے' لیکن دیدار الٰہی کے حاصل کرنے کا مجرب عمل صبح کی نماز ہے۔

اسے کبھی نہ چھوڑنا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جنت کے اندر نہ رات ہو گی نہ دن۔ ارشاد خداوندی ہے۔ **لَا یَرَوْنَ فِیْهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِیْرًا** ترجمہ: وہاں نہ سورج کو دیکھیں گے اور نہ سردی کو مطلب یہ کہ ایسا نورانی وقت ہو گا۔ جیسے کہ دنیا میں صبح کا وقت تھا۔ تو صبح کا وقت دیدارِ الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ کیونکہ جب دیدار الٰہی کے وقت کے ساتھ مشابہ وقت ہمیں عبادت اور بارگاہ خداوندی میں بذریعہ نماز حاضری کے لئے میسر آگیا' تو امید کی جا سکتی ہے کہ اس صلہ میں اصلی دیدار الٰہی اور بارگاہ الوھیت میں خصوصی و عینی حاضری بھی بفضل اللہ تعالیٰ نصیب ہو گی۔

کیونکہ هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانَ

یعنی نیکی کا بدلہ نیکی ہے۔ تو حاضری کا بدلہ حضوری ہو گا۔ اور صبح کی نماز کا بدلہ انشاء اللہ دیدار الٰہی ہو گا۔

ظہر کی نماز:

ظہر کی نماز پڑھنے والوں کی دعائیں خصوصیت کے ساتھ قبول ہوتی ہیں۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک دن یہودیوں نے حضور سرور کائنات ﷺ سے سوال کیا کہ یا حضرت آپ ﷺ کی امت پر جو پانچ نمازیں فرض ہوئی ہیں اور ان نمازوں کے لئے جو یہ مخصوص اوقات مقرر کئے گئے ہیں' اس میں کیا حکمت ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ظہر کے وقت کے تعین کی وجہ یہ ہے کہ کچھ فرشتے ایسے ہیں جو سورج ڈھلنے کے بعد خصوصیت کے ساتھ تسبیح پڑھتے ہیں اور اس وقت آسمان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور بندوں کی دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر نماز فرض فرما دی ہے' تاکہ نمازیوں کو ملائکہ کا ساتھ میسر ہو جائے اور وہ جو دعا کریں قبول ہو جائے ان کے اعمال فوراً آسمان پر چڑھ جائیں۔

نماز عصر کا وقت:

نماز عصر ادا کرنے والے کے حق میں فرشتے نیکی کی گواہی دیتے اور اس کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کے افعال کی نگرانی کے لئے کچھ فرشتے مقرر کئے ہیں۔ ان کی یہ ڈیوٹی ہے۔ رات کے فرشتے اور ہیں اور دن کے اور وَتَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ صَلٰوةَ الْعَصْرِ (الحدیث) رات' دن کے تمام فرشتے عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جب دن کے فرشتے عصر کے وقت رب العزت کے حضور حاضر ہوتے ہیں' تو اللہ تعالیٰ ان سے پوچھتا ہے کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا۔ عرض کرتے ہیں۔ الٰہی وہ عصر کی نماز پڑھ رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نے ہی انسانوں کو مفسد و خونریز کہا تھا۔ اب تم خود ہی ان کی عبادت گذاری اور نیکی کی گواہی دے رہے ہو۔

حضرت یونس علیہ السلام کو خدا تعالیٰ نے چار اندھیروں میں قید کر دیا اول دریا کا اندھیرا' پھر مچھلی کے پیٹ کا اندھیرا' پھر اس مچھلی کو ایک اور مچھلی نے نگل لیا تھا' اس کے پیٹ کا اندھیرا' اور چوتھا رات کا اندھیرا' جب اس مصیبت کے عالم میں حضرت یونس علیہ السلام نے ان اندھیروں سے گھبرا کر مچھلی کے پیٹ کے اندر اللہ تعالیٰ کی جناب میں سجدہ کیا اور یہ آیہ کریمہ پڑھی "لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" تو فوراً بارگاہ خداوندی سے مچھلی کو حکم ہوا کہ بہت جلد یونس علیہ السلام کو دریا کے کنارے اُگل دے۔ چنانچہ حکم الٰہی پاتے ہی مچھلی نے دریا کے کنارے پر آکر حضرت یونس علیہ السلام کو اگل دیا۔ تو اس وقت عصر کا ٹائم تھا۔ اور یونس علیہ السلام نے ان چار اندھیروں سے نجات پائی تھی۔ اور یہاں عصر کی نماز پڑھنے والا انشاء اللہ بری موت اور برے خاتمہ' اندھیری قبر کے اندھیرے اور پل صراط کے اندھیرے سے نجات پائے گا۔

نماز مغرب کے خصوصی فائدے:

مغرب کے وقت حضرت آدم علیہ السلام کا سجدہ اور توبہ قبول ہوئی' تو انہوں نے اس وقت شکرانے کی نماز ادا کی۔ اللہ نے اس وقت امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز مغرب فرض فرمادی کہ جو آدمی مغرب کی نماز ادا کرے سارے دن کے گناہوں سے پاک ہو جائے گا اور جو دعا کرے قبول ہو گی۔

حضرت یعقوب علیہ السلام چالیس یا اسی سال تک حضرت یوسف علیہ السلام کے فراق میں غمگین رہے۔ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا اور قاصد نے مصر سے حضرت یوسف علیہ السلام کا کرتہ لاکر آپ علیہ السلام کے چہرے پر ڈالا تو خدائے برحق نے اس کی برکت سے یعقوب علیہ السلام کو ان کی کھوئی ہوئی نظر لوٹا دی۔ قرآن پاک میں ہے فَارْتَدَّ بَصِيْراً کہ یعقوب علیہ السلام کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔ آپ علیہ السلام کا سارا غم جاتا رہا اور تمام رنج راحت اور خوشی میں تبدیل ہو گیا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اس کے شکر ادا کرنے کے لئے مغرب کے وقت تین رکعتیں پڑھیں۔ ایک رکعت تو اپنی کھوئی ہوئی نظر واپس لوٹ آنے کے شکر میں' دوسری رکعت حضرت یوسف علیہ السلام کے زندہ لوٹ آنے پر اور تیسری رکعت حضرت یوسف علیہ السلام کے دین و ایمان پر پوری طور پر قائم رہنے پر' پھر وہ نماز مغرب' اللہ تعالیٰ نے حضرت یعقوب علیہ السلام پر فرض کر دی تھی' اور اس کے بعد آخری امت پر بھی۔

حضرت کعب الاحبار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ہی کوئی مسلمان مغرب کی نماز پڑھتا ہے' تو آسمان کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جو دعا یہ نمازی اس وقت کرتا ہے وہ قبول ہو جاتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی بارگاہ عالیہ سے جو حاجت بھی طلب کرے' اللہ کے فضل سے وہ مل جاتی ہے۔ تو جس طرح حضرت یعقوب علیہ السلام کی مراد مغرب کے وقت پوری ہوئی تھی۔ اسی طرح مغرب کی نماز پڑھنے والے کی

مرادیں اللہ پاک پوری فرماتا ہے۔

نماز عشاء:

نماز عشاء ادا کرنیوالوں کو قیامت میں مکمل نور عطا ہو گا۔ عشاء کے وقت کا اندھیرا قبر اور قیامت کے اندھیرے کے ساتھ مشابت رکھتا ہے۔ "وَالصَّلٰوۃُ نُوْرٌ" اور نماز نور ہے۔ اس لئے ایسے اندھیرے کے وقت عشاء کی نماز فرض ہوئی تا کہ اس عبادت اور نماز کا نور قبر کے اندھیرے کو اجالے میں تبدیل کر دے۔ تو جو آدمی عشاء کی نماز پڑھے گا۔ "رَزَقَهُ اللّٰهُ نُوْراً فِیْ قَبْرِهٖ" اللہ تعالیٰ اسے قبر میں نور کامل عطا کرے گا۔

بَشِّرِ الْمَشَائِیْنَ فِیْ الظُّلُمَاتِ اِلَی الْمَسَاجِدِ بِالنُّوْرِ التَّامِ یَوْمَ الْقِیَمَۃِ۔

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے کہ اے نبی ﷺ اپنی امت کو خوشخبری سنا دیجئے کہ جو آدمی اندھیرے میں عشاء کی نماز کے لئے مسجد میں جائے گا' اسے قیامت کے دن مکمل روشنی عطا کی جائے گی۔

ظاہری حواس خمسہ

انسان میں پانچ حواس ظاہری ہیں۔ جن پر انسان کی زندگی کا لطف اور ذائقہ موقوف ہے۔

اگر یہ حواس نہ ہوتے تو آدمی بالکل گوشت کا لوتھڑا ہوتا' یہ بالکل کسی کام کا نہ ہوتا۔ پانچ حواس ظاہری یہ ہیں۔

۱۔ آنکھ ۲۔ ناک ۳۔ کان

۴۔ زبان ۵۔ ہاتھ

دنیا کی تمام نعمتوں کا دارومدار انہی حواس پر ہے۔ اور انسان سینکڑوں نعمتیں ان کے ذریعے سے استعمال کرتا ہے۔ تو یہ پانچ حواس ظاہری اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ انسان پر ان نعمتوں کا شکر بجالانا لازم تھا۔ تو اللہ تعالیٰ نے پانچ وقتوں کی نمازیں فرض فرما دیں۔ ہر ایک حاسہ کے مقابلے میں بطور شکر ایک نماز ہے۔ پھر دیکھیے جس حد تک یہ پانچوں حواس کام کر سکتے تھے ان کے مطابق ہی نماز کی رکعتیں مقرر فرمائیں مثلاً قوت حاسے یعنی چھونے سے گرم و سرد کا معلوم کرنا' اب یہ ایک ایسی نعمت تھی' کہ جس کے ذریعہ صرف دو باتیں معلوم کی جا سکتی تھیں۔ یعنی اس کے ذریعے کسی چیز کا گرم یا سرد ہونا معلوم کیا جا سکتا ہے اور یہ قوت احساس انسان کے سارے جسم کے اندر موجود ہے۔ اب اس کے شکر میں صبح کی نماز جو تقریباً ساری رات کے بعد پڑھی جاتی ہے اور اس کی رکعتیں بھی دو مقرر کی گئی ہیں۔ تاکہ

اس نعمت کا جس کے دو اثر ہیں۔ یعنی گرم و سرد کا معلوم کرنا اور وہ سارے جسم کے اندر موجود ہے۔ نماز فجر کی دو رکعتیں پڑھنے سے شکریہ ادا ہو جائے اور سارے گناہ معاف ہو جائیں۔

قوت شامہ:

یہ حاسہ چاروں طرف برابر کام کرتی ہے۔ چاروں طرف کی خوشبو وغیرہ کو بتاتی ہے۔ اس لئے اس کے شکریہ میں ظہر کی چار رکعتیں مقرر ہوئیں' یا یوں سمجھو کہ قوت شامہ یعنی ناک چار کام کرتی ہے۔ خوشبو اور بدبو کو معلوم کرنا دو طرح کی سانس لینا۔ ایک اندر اور دوسرا باہر کا۔ تو یہ سب مل کر چار نعمتیں بنتی ہیں۔

قوت ذائقہ:

یعنی چکھنے کی طاقت زبان کٹھا' میٹھا' نمکین یا تلخ اشیاء کا ذائقہ معلوم کر سکتی ہے۔ اس لئے عصر کی نماز چار رکعت والی مقرر ہوئی۔ یا یوں سمجھ لیجئے کہ زبان چار قسم کا کلام کرتی ہے۔ (۱) کسی کی تعریف (۲) مذمت (۳) کار آمد کلام (۴) یا بے کار وغیر مفید کلام' تو یہ چار طرح کا کلام ہوا' جو بجائے خود بڑی نعمت ہے اب اس کے شکریہ کی ادائیگی کے لئے عصر کی چار رکعتیں فرض ہوئی ہیں۔

قوت باصرہ:

یعنی دیکھنے کی طاقت (آنکھیں) تین طرف سے دیکھ سکتی ہیں' سامنے' داہنی جانب' اور بائیں جانب' لیکن پیچھے کچھ نہیں دیکھ سکتیں' لہٰذا اس کے مقابلے میں تین رکعت والی مغرب کی نماز فرض ہوئی۔

قوت سامعہ:

یعنی سننے کی طاقت (کان) چاروں طرف برابر کام دیتے ہیں اور ہر ایک کی

بات سنتے ہیں' رات کے اندھیرے میں آنکھیں بیکار ہو جاتی ہیں' لیکن کان برابر اپنا کام کرتے رہتے ہیں' اس کے مقابلہ میں عشاء کی چار رکعتیں مقرر ہوئیں' تاکہ انسان ان تمام نعمتوں کے شکریہ سے بری ہو جائے' تو اگر یہ نمازیں فرض نہ ہوتیں' تو انسان اللہ کی نعمتوں کے شکریہ سے عہدہ بر آ نہیں ہو سکتا تھا۔

نماز اسلاف

روز محشر کہ جانگداز بود
اولیں پرسش نماز بود

حضرت علی کرم اللہ وجہہ جب نماز پڑھنے کے لئے جاتے تو کانپنے لگتے اور چہرے مبارک کا رنگ متغیر ہو جاتا۔ پس ان سے سبب دریافت کیا گیا تو امیرالمومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ یہ وقت ایسی امانت کے ادا کرنے کا ہے کہ آسمانوں اور پہاڑوں پر اللہ تعالیٰ نے وہ امانت پیش کی تھی اور اس کے اٹھا لینے کے واسطے کہا تھا۔ پس سب نے خوف کے مارے اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔ اور ہم نے اس امانت کو اٹھا لیا۔

اور مروی ہے کہ حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ جس وقت وضو کرتے تھے تو رنگ زرد پڑ جاتا تھا۔ پس ان سے ان کے گھر والوں نے کہا کہ یہ وضو کرتے وقت تمہاری کیا حالت ہو جاتی ہے؟ انہوں نے فرمایا کہ جانتے ہو کہ اب میں کس کے روبرو کھڑے ہونے کا ارادہ کر رہا ہوں۔

مروی ہے کہ حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا، تو انہوں نے کہا کہ جب وقت نماز آتا ہے تو اچھی طرح تربتر وضو کرتا ہوں اور میں جس مکان میں نماز پڑھنے کا ارادہ کرتا ہوں، تھوڑی دیر وہاں بیٹھ جاتا ہوں تاکہ اعضاء میرے قرار پکڑ جائیں۔ پھر اٹھتا ہوں میں نماز کے واسطے اور کعبہ کو دونوں بھنوؤں کے درمیان کرتا ہوں، پل صراط کو اپنے قدموں کے نیچے اور جنت کو

اپنی داہنی طرف اور دوزخ کو بائیں طرف اور ملک الموت کو اپنے پیچھے سمجھتا ہوں اور اپنی نماز کو آخری نماز تصور کرتا ہوں کہ شاید اس کے بعد زندگی رہے یا نہ رہے۔ پھر خوف اور رجاء کے درمیان کھڑا ہو جاتا ہوں۔ اس طرح سب افعال نماز بیان کرکے فرمایا کہ مع اخلاص کے ان کو ادا کرتا ہوں۔ پھر فرمایا کہ مجھ کو معلوم نہیں کہ نماز میری قبول ہوئی یا نہ ہوئی۔ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ دو رکعتیں کہ متوسط اور مفکر میں بہتر ہیں کہ تمام رات قیام' دل کی غفلت سے ہو۔ پس مومن نماز کے وقت عظمت الٰہی دل میں خوف اور امیدواری رحمت اپنی لحاظ میں رکھے۔ اور یہ بات تب حاصل ہوتی ہے جب نماز کے اندر خطروں اور وسوسوں کو دل سے دور کرے۔ (تفسیر عزیزی)

❀❀❀

نماز کی پہچان

پہچان کہ نماز ایک عبادت ہے کہ اول سے آخر تک خدا کا راستہ اس میں پاتے ہیں اور اسی میں ان کے مقامات کھلتے ہیں۔ جیسا کہ طہارت یعنی پاکی اور وضو کرنا مریدوں کے لئے توبہ کی جگہ ہے۔ اور کسی پیر سے تعلق کرنا قبلہ کے پانے کی جگہ اور ہمیشہ کا ذکر قرأت کی جگہ اور تواضع رکوع کی جگہ اور نفس کی معرفت سجدہ کرنے کی جگہ اور انس یعنی محبت کا مقام تشہد کی جگہ اور دنیا سے تنہا ہونا جائے سلام کے مقامات سے باہر آنے کے ہے۔ فِیْ صَلٰوتِہِمْ دَآئِمُوْنَ نماز دائم تب ہو گی کہ پہلے ایسی صورت حاصل ہو۔

بے نمازی کے لئے مقامِ عبرت:

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں تقریباً ساٹھ بار نماز کا حکم دیا ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آدمی اور اس کے شرک اور کفر کے درمیان فرق نماز کو چھوڑنا ہے۔ (مسلم)

۱۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ' حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ اور دیگر صحابہ رضی اللہ عنہم اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک جان بوجھ کر نماز نہ پڑھنا کفر ہے۔

۲۔ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے نمازی واجب القتل ہے۔

۳۔ ہمارے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اسے قید کر کے سخت سزا دی جائے اور اتنا مارا جائے کہ اس کے بدن سے خون بہنے لگے' یہاں تک کہ توبہ کرے یا اسی حالت میں مر جائے۔

۴۔ حضرت شاہ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بے نمازی مرتد ہے' اگر مر جائے تو نمازِ جنازہ نہ پڑھی جائے نہ اسے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن کیا جائے بلکہ کسی کھڈ میں پھینک دیا جائے۔

بے نمازی کی میدان حشر میں رسوائی' قرآن مجید کی رو سے:

قیامت کے دن جب سخت گھڑی ہو گی اور شروع سے لے کر قیامت تک کے سارے انسان محشر میں جمع ہوں گے' تو اللہ تعالیٰ کی خاص تجلی ظاہر ہو گی اور سجدہ گاہ کی طرف لوگوں کو بلایا جائے گا' جو خوش نصیب اہل ایمان دنیا میں نماز پڑھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کو سجدہ کیا کرتے تھے' وہ فوراً سجدہ میں چلے جائیں گے' لیکن جو لوگ تندرست ہونے کے باوجود نمازیں نہیں پڑھتے تھے' ان کی کمریں اس وقت تختے کی مانند ہو جائیں گی اور وہ سجدہ نہ کر سکیں گے' ان پر سخت ذلت و خواری کا عذاب چھا جائے گا' ان کی نگاہیں شرمندگی اور ندامت سے نیچی ہوں گی اور وہ آنکھ اٹھا کر دیکھ بھی نہ سکیں گے۔ دوزخ کے عذاب سے پہلے ذلت و خواری کا یہ عذاب انہیں سر محشر تمام لوگوں کے سامنے اٹھانا پڑے گا۔

روایت ہے کہ روزِ محشر میں نماز کے بارے میں بازپرس ہو گی' اگر نمازیں ٹھیک ہوئیں تو اس کا سارہ عمل قبول ہو گا اور اگر اس میں کوئی بھی کمی ہوئی' تو اس کے تمام اعمال رد کر دیئے جائیں گے۔ حضور ﷺ کا ارشاد پاک ہے کہ فرض نمازیں ترازو کی طرح ہیں جس نے اس کو پورا کیا اس کو اجر ملے گا۔

حضرتؒ برید قاشی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ کی نماز نہایت مناسب اور موزوں ترین تھی۔

فرمان نبوی ﷺ ہے کہ میری امت کے دو آدمی نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں ان کا رکوع و سجود بظاہر ایک جیسا ہوتا ہے مگر ان دونوں کی نمازوں میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔ ایک میں خشوع ہو گا اور دوسری اس کے بغیر۔

اور فرمان رسول اللہ ﷺ سے: بد نصیب شخص کون؟

حضور نبی کریم ﷺ نے ایک دفعہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے فرمایا: جانتے ہو

بدنصیب کون ہے؟ صحابہ کرامؓ نے عرض کی کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ بہتر جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا بد نصیب بے نمازی ہے کیونکہ بے نمازی کو اسلام اور آخرت سے کچھ نصیب نہیں ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا بے نمازی کا حشر قیامت کے دن قارون' فرعون' ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہو گا۔

نماز میں سستی کرنے والوں کے لئے چودہ طرح کا عذاب:

دنیا کے پانچ عذاب۔

۱۔ اس کی زندگی میں برکت نہیں رہتی۔
۲۔ صلحا کا نور اس کے چہرے سے ہٹا دیا جاتا ہے۔
۳۔ اس کے نیک کاموں کا اجر ہٹا دیا جاتا ہے۔
۴۔ اس کی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔
۵۔ نیک لوگوں کی دعاؤں میں اس کا حق نہیں رہتا۔

ذخیرہ

موت کے وقت تین عذاب:

۱۔ ذلت سے مرتا ہے۔
۲۔ بھوکا مرتا ہے۔
۳۔ پیاسا مرتا ہے۔ اگر سمندر کا تمام پانی بھی پی لے تو پیاس نہیں بجھتی۔

قبر کے تین عذاب:

۱۔ اس پر قبر اتنی تنگ کر دی جاتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں پیوست ہو جاتی ہیں۔
۲۔ قبر میں آگ جلا دی جاتی ہے۔
۳۔ قبر میں ایک سانپ اس پر ایسی شکل کا مسلط کر دیا جاتا ہے کہ جس کی آنکھیں آگ کی ہوتی ہیں اور ناخن لوہے کے اتنے لمبے کہ ایک دن پورا

چل کر اس کی انتہا تک پہنچا جائے' اور اس کی آواز بجلی کی کڑک کی طرح ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ مجھے میرے رب نے تجھ پر مسلط کیا ہے کہ تجھے فجر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے آفتاب نکلنے تک اور ظہر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عصر تک اور عصر کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے مغرب تک اور مغرب کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے عشاء تک اور عشاء کی نماز ضائع کرنے کی وجہ سے فجر تک مارے جاؤں۔ جب وہ سانپ ایک دفعہ اس کو مارے گا' تو مرنے والا ستر ہاتھ زمین میں دھنس جائے گا۔ اسی طرح قیامت تک اس کو عذاب ہوتا رہے گا۔

قبر سے نکلنے کے بعد کے تین عذاب:

۱۔ حساب سختی سے لیا جائے گا۔

۲۔ حق تعالیٰ شانہٗ کا اس پر غصہ ہو گا۔

۳۔ جہنم میں ڈال دیا جائے گا۔

نماز کا اہتمام کرنے والوں کے لئے پانچ اعزاز و اکرام:

۱۔ اس سے رزق کی تنگی ہٹا دی جاتی ہے۔

۲۔ اس سے عذاب قبر ہٹا دیا جاتا ہے۔

۳۔ قیامت کے دن ان کے اعمال نامے دائیں ہاتھ میں دیئے جائیں گے اور وہ نہایت خوش و خرم ہر شخص کو دیکھتے پھریں گے۔

۴۔ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائیں گے۔

۵۔ حساب اعمال سے محفوظ رہیں گے۔

نمازیوں کا اعزاز و اکرام:

حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا نمازی کے ہاتھ' پاؤں اور منہ قیامت کے

روز آفتاب کی طرح چمکتے ہوں گے اور بے نمازی اس دولت سے محروم رہیں گے۔ نیز آپ ﷺ نے فرمایا نمازیوں کا حشر قیامت کے روز نبیوں' شہیدوں اور ولیوں کے ساتھ ہو گا۔

نبی کریم صاحب قرآن ﷺ نے فرمایا تنہا نماز سے باجماعت نماز پڑھنا ستائیس مرتبے افضل ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ایک مرتبہ نماز میں چند افراد کو غیر حاضر پا کر ارادہ فرمایا کہ ایک آدمی کو نماز پڑھانے کے لئے مقرر فرما کر ان لوگوں کے گھروں میں جاؤں جو غیر حاضر ہیں۔ ان کے گھروں کو جلانے کا حکم دوں۔ دوسری روایت میں ہے کہ ان کے گھروں کو لکڑیوں کے گٹھوں کے ساتھ جلانے کا حکم دوں' اگر ان کو معلوم ہوتا کہ نماز میں شامل ہونے سے موٹی ہڈی کا گوشت یا جانور کے پائے ملیں گے تو ضرور آتے۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے۔ جس نے باجماعت نماز ادا کی اس نے اپنے سینے کو عبادت سے بھر لیا۔

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے کہ ادھر مؤذن نے اذان دی میں سب سے پہلے مسجد میں آگیا یہ میرا معمول بیس سال سے ہے۔

محمد بن واسع رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں مجھے دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں۔

- ایسا بھائی اگر میں ٹیڑھا چلوں تو وہ مجھے سیدھا کر دے۔
- اس قدر رزق عطا کیا جائے جس کی بازپرس نہ ہو۔
- ایسی نماز جس کی غلطیاں معاف کر دی جائیں اور اس کا ثواب عطا کیا جائے۔

حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ چند دنوں کی نمازوں میں امامت فرمائی' جب نماز سے فارغ ہوئے تو شیطان کے متعلق فرمایا کہ وہ مجھے بہکا رہا تھا' مجھے دوسروں سے اپنی برتری کا احساس ہوا لہٰذا اب کبھی امامت نہیں کروں گا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس آدمی کے پیچھے نماز نہ پڑھو جو علماء کی صحبت میں کبھی حاضر نہیں رہا۔

امام نخعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص بغیر علم کے امامت کراتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو سمندر کی پیمائش کرے لیکن کمی بیشی کو نہ جانے۔

حضرت حاتم اصم رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے میری نماز باجماعت رہ گئی' تو صرف مجھ سے اس کی تعزیت حضرت ابو اسحاق بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کی اگر میرا بیٹا فوت ہو جاتا تو دس ہزار آدمی تعزیت کو آتے کیونکہ لوگ دین کے نقصان کو دنیا کے نقصان سے کمتر تصور کرتے ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے جس نے اذان سنی اور اس کا جواب نہ دیا تو اس نے بھلائی کا ارادہ نہیں کیا اس کو بھلائی نصیب نہیں۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے جو اذان سن کر اس کا جواب نہ دے تو اس کے کانوں کو سیسہ سے بھر دیا جائے گا۔

حضرت میمون رحمۃ اللہ علیہ مسجد میں گئے تو انہیں کہا گیا کہ نماز ہو چکی ہے لوگ جا چکے ہیں' آپ نے سن کر انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا اور کہا نماز باجماعت مجھے عراق کی حکومت سے افضل ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے جس نے چالیس دن باجماعت نماز ادا کی اور اس کی تکبیر تحریمہ فوت نہیں ہوئی تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے لئے براءت لکھ دیتا ہے ایک نفاق اور دوسری جہنم سے۔

فرمایا قیامت کو قبروں سے ایسے لوگ اٹھیں گے جن کے چہروں پر تابانی ہو گی' فرشتے ان سے سوال کریں گے تمہارے کون سے اعمال ہیں وہ کہیں گے اذان سنتے ہی فوراً وضو کر لیا اور اگر کسی کام میں لگے ہوئے ہوتے تو اسے نماز کے لئے چھوڑ دیا۔

یہی وہ لوگ تھے جن کے ستاروں کی طرح چہرے ہوں گے۔ ایک گروہ کے چہرے چاند کی طرح دمکتے ہوں گے' وہ سوال پر جواب دیں گے کہ ہم وقت مقررہ سے پہلے وضو کر کے نماز کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ پھر تیسرا گروہ وہ ہو گا جن کے چہرے مانند آسمان کے ہوں گے' ان سے سوال ہو گا تو کہیں گے وقت مقررہ سے قبل مسجد میں پہنچ کر نماز کا انتظار کرتے تھے۔

ایک روایت ہے۔ سلف الصالحین میں سے کسی کی اگر تکبیر اولیٰ فوت ہو جاتی تو انہیں تین دن صدمہ رہتا جس کے لئے لوگ تعزیت کرتے۔

اللہ ہمیں نماز باجماعت پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(آمین)

يَاصَاحِبَ الْجَمَالِ وَيَا سَيِّدَ الْبَشَرِ
مِنْ وَجْهِكَ الْمُنِيْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرُ
لَايُمْكِنُ الثَّنَاءُ كَمَا كَانَ حَقُّهُ
بعد از خدا بزرگ توئی قصه مختصر

بَلَغَ الْعُلٰى بِكَمَالِهٖ
كَشَفَ الدُّجٰى بِجَمَالِهٖ
حَسُنَتْ جَمِيْعُ خِصَالِهٖ
صَلُّوْا عَلَيْهِ وَآلِهٖ

درود شریف کی فضیلت

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

" بے شک اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اوپر نبی ﷺ کے پس اے ایمان والو تم بھی درود اور خوب سلام بھیجا کرو۔" (ترجمہ کنز الایمان)

حضرات محترم اس آیت کریمہ میں بے شمار نکات موجود ہیں جن میں سے چند ایک درج ذیل ہیں۔

نکتہ ۱:

یہ ہے کہ اللہ پاک لفظ اِنَّ کو لایا اور اِنَّ زبان عرب میں اس کلام میں استعمال ہوتا ہے' جس کلام کو شک اور شبہ سے پاک کرنا مقصود ہو' اس آیت میں بھی اِنَّ لا کر یہ بتانا مقصود ہے۔ کہ اَللّٰہُ خود اور اس کے ملائکہ جو نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں' اس میں اِنَّ بتاتا ہے کہ اس میں کوئی شک و شبہ نہیں۔

نکتہ ۲۔:

اس آیت میں یُصَلُّوْنَ مضارع کا صیغہ ہے جو زمانہ حال اور مستقبل دونوں پر دلالت کرتا ہے' مضارع کے صیغہ نے اول بات کی طرف اشارہ کیا ہے' کہ نبی کریم ﷺ پر خداوند کریم اور ملائکہ کا درود بھیجنا کسی زمانہ پر بھی ختم نہیں ہوا' بلکہ

قیامت تک بھیجتے رہیں گے۔

نکتہ ۳:

اللہ کریم اس آیت میں لفظ صلوٰۃ اور سلام دونوں کو لایا ہے اور صلوٰۃ کے معنی لغت میں مطلق دعا کے ہیں۔ اور سلام اس دعا کو کہتے ہیں کہ جس دعا میں داعی کی غرض خاص آسمانی بلیات سے مدعولہ یعنی جس کے لئے دعا کرتا ہے' محفوظ رکھنا ہوتی ہے اور یہاں بھی خداوند کریم دونوں لفظوں کو لایا ہے اور بتا رہا ہے کہ رحمت خداوندی اور استغفار ملائکہ سے غرض فقط' حضور ﷺ کی رفعت مکان اور عظمت شان نہیں بلکہ علاوہ بریں دنیاوی اور آسمانی دونوں بلاؤں سے محفوظ رکھنا بھی مطلوب ہے۔

حدیث شریف میں مروی ہے:

کہ مختار کل نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ درود بھیجنے والے کے نام سے مجھ تک پہنچتا ہے۔"

امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے مروی ہے:

کہ حضرت ابی کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضور ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ میں آپ پر بکثرت درود بھیجتا ہوں اور اب میں یہ چاہتا ہوں کہ میں اوقات مقررہ میں سے درود شریف کے واسطے کس قدر وقت مقرر کروں؟ ارشاد فرمایا جس قدر چاہے اگر زیادہ کرے گا تو تیرے لئے بہتر ہو گا۔ میں نے عرض کیا کہ آدھا وقت مقرر کروں فرمایا جس قدر تو چاہے تو جتنا بھی زیادہ کرے گا وہ تیرے لئے ہی بہتر ہو گا۔ تو میں نے عرض کیا جَعَلْتُ لَكَ صَلَاتِي كُلَّهَا یعنی میں نے درود شریف کے واسطے اپنا تمام وقت مقرر کر لیا اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔ يُبْلَغُ هَمُّكَ وَيُغْفَرُلَكَ ذَنْبُكَ یعنی اب تیری تمام مہمات دینی اور دنیوی پوری ہوا کریں گی۔

تفسیر

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ بِمَا کَسَبَتْ اَیْدِی النَّاسِ

ترجمہ: ”خرابی خشکی اور تری میں ان برائیوں سے جو لوگوں کے ہاتھوں نے کمائیں۔“

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا خشکی زبان ہے اور تری دل۔ پس اگر زبان بگڑی تو دنیا والے اس پر روئیں گے اور اگر دل بگڑا تو فرشتے اس کے حال پر افسوس کریں گے۔

تفسیر:

کفر اور گناہوں کی وجہ سے قحط سالی' بیماری' وبائی امراض' سیلاب آگ لگنا' اور رزق میں بے برکتی ہوتی ہے۔ اور بارش نہ ہونے سے دریائی جانور اندھے ہو جاتے ہیں۔ سیپ میں موتی نہیں بنتے غرض یہ کہ گناہوں سے خشکی اور دریائی مخلوق کو مصیبت آجاتی ہے۔ اور آج کل جنگوں میں خشکی اور سمندر سب جگہ ہی آفت ہوتی ہے۔ بہرحال آیت بالکل صحیح ہے۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ دنیا کی تکالیف انسان کے بعض گناہوں کی سزا ہے اصل سزا تو آخرت میں ملے گی۔ یا یہ مطلب ہے کہ اکثر گناہ رب معاف فرماتا ہے' بعض پر گرفت کرتا ہے۔

معلوم ہوا کہ انسانوں کی بد عملی سے کبھی جانوروں پر بھی مصیبت آجاتی

ہے۔ گندم کے ساتھ گھن بھی پس جاتی ہیں۔ جیسے کبھی جانوروں کی وجہ سے ہم پر بارش ہو جاتی ہے۔ کثرت زنا سے قتل و غارت ہوتی ہے زکوٰۃ نہ دینے سے بارش رکتی ہے۔ کم تولنے سے حاکم ظالم مقرر ہوتے ہیں۔ سود خوری سے زلزلے آتے ہیں۔

القرآن

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا۔

ترجمہ: ”بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس غیب بتانے والے نبی ﷺ پر۔ اے ایمان والو ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔“

تفسیر مع مسائل:

سید عالم ﷺ پر درود و سلام بھیجنا واجب ہے ہر ایک مجلس میں آپ ﷺ کا ذکر کرنے والے اور سننے والے پر بھی ایک مرتبہ درود پڑھنا۔ بلکہ اس سے زیادہ پڑھنا مستحب ہے' یہی قول معتمد ہے اور اس پر جمہور ہیں اور نماز کے قعدہ آخیرہ میں بعد تشہد' درود شریف پڑھنا سنت ہے اور آپ ﷺ کے تابع کرکے آپ ﷺ کی آل و اصحاب اور دوسرے مومنین پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے۔ یعنی درود شریف میں آپ ﷺ کے نام اقدس کے بعد ان کو بھی شامل کیا جا سکتا ہے۔ لیکن مستقل طور پر حضور ﷺ کے سوا ان میں سے کسی پر بھی درود شریف بھیجنا مکروہ ہے۔

مسئلہ:

درود شریف میں آل و اصحاب کا ذکر متوارث ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ

آل کے ذکر کے بغیر درود شریف مقبول نہیں درود شریف اللہ کی طرف سے حضور ﷺ کی تکریم ہے۔

علماء نے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کے معنی یہ بیان کئے ہیں کہ یارب محمد مصطفےٰ ﷺ کو عظمت عطا فرما' دنیا میں ان کا دین بلند اور ان کی دعوت غالب فرما اور ان کی شریعت کے اولین اور آخرین پر ان کی فضیلت کا اظہار فرما کر انبیاء مرسلین و ملائکہ اور تمام خلق پر ان کی شان بلند کردے۔

مسئلہ :

درود شریف کی بہت برکتیں اور فضیلتیں ہیں۔ حدیث شریف میں ہے کہ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب درود بھیجنے والا مجھ پر درود بھیجتا ہے تو فرشتے اس کے لئے دعائے مغفرت کرتے ہیں۔ مسلم کی حدیث شریف میں ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود بھیجتا ہے اللہ اس پر دس بار رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ ترمذی کی حدیث شریف کے مطابق بخیل ہے وہ شخص جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ درود نہ بھیجے۔

اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا○

ترجمہ: "بے شک اللہ عزوجل اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں اس غیب بتانے والے نبی ﷺ پر۔ اے ایمان والو! ان پر درود اور خوب سلام بھیجو۔"

اس سے چند مسائل معلوم ہوئے' اول یہ کہ درود شریف تمام احکام سے افضل ہے' کیونکہ اللہ نے کسی حکم میں اپنے فرشتوں کا اور اپنا ذکر نہیں فرمایا کہ ہم بھی یہ کرتے ہیں تم بھی یہی کرو (سوا درود شریف کے) دوم یہ کہ فرشتے بغیر تخصیص کے ہمیشہ حضور علیہ السلام پر درود بھیجتے ہیں سوم یہ کہ حضور ﷺ پر رحمت الٰہی کا نزول ہماری دعا پر موقوف نہیں' جب کچھ نہ تھا تب بھی رب تعالیٰ' حضور ﷺ پر رحمتیں

بھیج رہا تھا۔ ہمارا درود شریف پڑھنا رب سے بھیک مانگنے کے لئے ہے وہی رب ہے جس نے تجھ کو ہمہ تن کرم بنایا۔ ہمیں بھیک مانگنے کو تیرا آستان بتایا۔ حضور ﷺ حیات ﷺ ہیں اور سب کا درود و سلام سنتے ہیں۔ بلکہ جواب دیتے ہیں جو جواب نہ دے سکے اسے سلام کرنا منع ہے۔ جیسے نمازی یا سونے والا وغیرہ۔

پنجم یہ کہ تمام مسلمانوں کو ہمیشہ ہر حال میں درود شریف پڑھنا چاہئے کیونکہ رب تعالیٰ اور فرشتے ہمیشہ ہی درود بھیجتے ہیں۔ احادیث میں ہے کہ درود مکمل کرنے کے لئے آل پاک کا ذکر بھی چاہئے لہٰذا اس آیت میں حضور ﷺ پر درود سے مراد خود حضور ﷺ اور آل پاک پر درود ہے۔ (صواعق) ہمارا یہ ایمان ہے کہ نبی کریم ﷺ بِاِذْنِ اللّٰهِ ہمارا درود سنتے ہیں۔

حضور ﷺ ہمارا درود شریف سنتے ہیں:

ملا علی قاریؒ شرح شفاء امام قاضی عیاض میں اس مسئلہ کی دلیل میں لکھتے ہیں کہ جب کسی تنہا مکان میں جاؤ جہاں کوئی نہ ہو تو یوں کہو: "اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه" فرماتے ہیں: لِاَنَّ رُوْحَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وسَلَّمَ حَاضِرَةٌ فِيْ بُيُوْتِ اَهْلِ الْاِسْلَامِ ترجمہ: حضور اقدس ﷺ کی روح تمام مسلمانوں کے گھروں میں حاضر ہے۔

آپ ﷺ نے فرمایا دنوں میں اچھا دن جمعہ ہے اس روز مجھ پر بہت درود پڑھا کرو' کیونکہ تمہارا درود مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ نے عرض کی مٹی میں کچھ رہ نہیں جاتا۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَى الْاَرْضِ اَنْ تَاْكُلَ اَجْسَادَ الْاَنْبِيَاءِ۔ اللہ نے پیغمبروں کے جسم مٹی پر حرام کئے ہیں' مٹی ان کو نہیں کھاتی۔ (مشکوٰۃ باب الجمعہ)

مَرَرْتُ بِقَبْرِ مُوْسٰى فَاِذَا هُوَ فِيْهِ قَائِمٌ يُّصَلِّيْ

معراج کی رات' میں موسیٰ علیہ السلام کی قبر پر سے گذرا' تو کیا دیکھتا ہوں وہ

کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ (انباء الاذکیاء للسیوطی)

بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

مَایَزَالُ عَبْدِیْ یَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ حَتّٰی اَحْبَبْتُهٗ فَاِذَا احببته فَکُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِهٖ وَبَصَرَهُ الَّذِیْ یَبْصُرُبِهٖ وَیَدَهٗ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِهَا وَرِجْلَهَ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِهَا وَاِنْ سَأَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّهٗ:

میرا بندہ کثرتِ نوافل سے میرا قرب حاصل کرتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس کو دوست بنا لیتا ہوں' میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کے ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگے تو اسے ضرور دیتا ہوں۔

جیسے دور دراز سے سننا۔ دیکھنا یا سننا یا پہنچانا وغیرہ۔ تو جب بالجملہ علائق دنیوی سے پاک ہو کر بالکل اِلَی اللّٰهِ وَفِی اللّٰه وَبِاللّٰهِ ہو جائے۔ کیونکہ صفات حقیقیہ سے متصف ہو گا۔

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْاَنْبِیَاءُ اَحْیَاءٌ فِیْ قُبُوْرِهِمْ فَاِنَّهُمْ حُضُوْرٌ یُصَلُّوْنَ

پیغمبر علیہم زندہ ہیں' اپنی قبروں میں نماز پڑھتے ہیں۔ (انباء الاذکیاء للسیوطی)

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ فَمَنْ صَلّٰی غَائِبًا بُلِّغْتُهٗ

جو شخص میری قبر کے پاس آکر درود پڑھے تو میں خود سنتا ہوں اور جو دور سے پڑھے وہ مجھ کو پہنچایا جاتا ہے۔ (انباء الاذکیاء للسیوطی)

قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ تَعَالٰی مَلَکًا اَعْطَاہُ اَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ قَائِمٌ عَلٰی قَبْرِیْ فَمَا مِنْ اَحَدٍ یُصَلِّیْ عَلَیَّ اِلَّا بَلَّغَنِیْھَا۔

اللہ کا ایک فرشتہ ہے جسے تمام جہاں کی باتیں سنائی دینے کا رتبہ عطا کیا ہے وہ میری قبر پر کھڑا رہتا ہے۔ جہاں کہیں سے بھی کوئی مجھ پر درود بھیجتا ہے وہ مجھے پہنچاتا ہے۔ (انبیاء الاذکیاء للسیوطی)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

یَامُصْطَفٰے یَامُجْتَبٰے   اِرْحَمْ عَلٰی عِصْیَانِنَا

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ارشاد فرماتی ہیں کہ میں اپنے حجرہ میں جہاں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ مدفون ہیں کھلے کپڑوں جایا کرتی اور دل میں کہتی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو میرے شوہر ہیں اور ابوبکر رضی اللہ عنہ میرے باپ ہیں مگر جب عمر رضی اللہ عنہ ان کے ساتھ دفن ہوئے تو پھر میں پردہ میں آتی۔

تو زندہ ہے واللہ۔ تو زندہ ہے واللہ۔ میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے۔

یہاں اختصار سے چند احادیث مبارکہ کا ذکر کیا جا رہا ہے تاکہ پڑھنے والے مستفیض ہو سکیں ورنہ بے شمار آیاتِ مبارکہ اور احادیث مبارکہ جس میں پیارے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات واضح ہے۔

روایت یوں ہے کہ ایک دن جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا کہ میں نے آسمان پر ایک ایسا فرشتہ دیکھا ہے جو تخت نشین تھا اور ستر ہزار فرشتے اس کی خدمت میں حاضر تھے اس کی ہر سانس سے اللہ تعالیٰ فرشتہ پیدا کرتا تھا اور اب اس فرشتے کو کوہ قاف پر شکستہ روتے ہوئے دیکھا اس نے مجھے سفارش کے لئے کہا میں نے پوچھا تجھ سے کیا خطا سرزد ہوئی اس نے کہا میں شب معراج تخت پر بیٹھا رہا اور تعظیم کے لئے کھڑا نہ ہوا۔ لہٰذا یہ میرا حشر ہوا۔ جبرائیل امین علیہ السلام نے رو رو کر اللہ کے حضور التجا کی۔ اللہ نے مجھے فرمایا کہ اس معتوب کو کہو کہ میرے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجے۔ چنانچہ اس معتوب فرشتہ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجا اللہ نے اس کی لغزش کو معاف

کر کے نئے پر عطا کر دیئے۔

فضیلت نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

صلوٰۃ مسعودی میں دُرِ منثور کے حوالے سے لکھا گیا ہے کہ حضرت ابو نعیم رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ ایک اسرائیلی دو سو سال تک برائیوں میں پھنسا رہا' وہ اللہ کی نافرمانی کرتا رہا۔ وہ توبہ کئے بغیر مر گیا لوگوں نے اس کا لاشہ اٹھا کر ایک گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیغام بھیجا کہ آپ جائیں' اس شخص کو اٹھوا کر نماز جنازہ ادا کریں اور اسے دفنائیں' حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ العالمین تمام لوگ اس کی برائیوں کی شہادت دیتے ہیں اور اس کی دو سو سالہ زندگی اس کے فسق و فجور کی گواہی دیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا بے شک اس کی دو سو سالہ زندگی گناہوں سے لبریز ہے' مگر وہ میرا مجرم تھا اسے ایک عادت تھی کہ وہ جب توریت کا مطالعہ کرتا تو نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم آتا تو اسے چوم لیتا پھر اس اسم مبارک کو آنکھوں سے لگاتا اور چومتا۔ اس کی عادت مجھے بے حد پسند تھی لوگوں کو اس کا علم نہیں تھا۔ میں نے اسے اسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے بخش دیا ہے۔

نعت رسول اللہ دی دا ایہہ جان نتیجہ سارا
دو سو سالاں دی گمراہی رب نے دھوتی یارا
گزری عمر حلوائی دی بھی اندر نافرمانی
برکت نال حبیب تیرے دی رہے نہ سرگردانی

نام حبیب تیرے بن میرا ہور وسیلہ ناہیں
نام حبیب تیرے دا چماں ٹھنڈک اکھیاں تائیں۔

تفسیر روح البیان میں حضرت عمر فاروقؓ رضی اللہ عنہ کی ایک روایت بیان کی گئی ہے۔ امام سخاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب مقاصد حسنہ میں اس کی سند لکھی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص میرا نام سن کر انگوٹھے آنکھوں کو لگائے گا' اس کا مقام جنت الفردوس ہو گا۔ یہ ایک مستند حدیث ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل میں بیان کی گئی ہے۔ حضرت مجدد مائتہ حاضرہ امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ تحمیل الابھامین اس مسئلہ پر بڑا قیمتی مواد دیتا ہے۔ (شفاء القلوب۔ حضرت مولانا مولوی محمد نبی بخشؒ)

حلیہ شریف آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم

قد مبارک درمیانہ یعنی نہ بہت دراز نہ بہت مختصر۔ جسم مبارک کا رنگ سفیدی مائل سرخی جیسے گلاب کا پھول' نہ خالص چٹا نہ گندمی' بال باریک تیز سیاہ جیسے کہ وَاللَّیْلِ اِذَا سَجٰی کچھ گھونگر والے خمدار' نہ بالکل سیدھے نہ بالکل لچھے دار۔ مبارک گیسو اکثر تابگوش اور کبھی تا بدوش یعنی کان کی لو تک اور کبھی کندھوں تک سر مبارک بڑا بہت خوبصورت' چوڑی پیشانی باریک اور لمبی بھویں (پروٹے) ان بھوؤں کے درمیان باریک سی رگ جو کبھی چمکتی تھی' آنکھیں بڑی بڑی' پلک لمبی' آنکھ کی سفیدی بہت تیز اور پتلیاں خوب سیاہ جن کا سرمہ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی یعنی رب کو دیکھ کر نہ جھپکیں' باریک اور لمبی ناک شریف رُخسار مبارک کا رنگ چمک دار نہ بہت ابھرے ہوئے اور نہ دبے ہوئے بلکہ درمیانی' چوڑا منہ' پتلے پتلے ہونٹ جیسے گلاب کی پتی۔ چمک دار سفید اور چھوٹے چھوٹے دانت جیسے سچے موتیوں کی لڑیاں اور ان کے درمیان میں معمولی سی کھڑکیاں' گھنی داڑھی جس کا رنگ سیاہ درمیانی ریش بچی مبارک چاندی کی طرح صاف اور سفید گردن شریف دو کندھوں کے درمیان مہر نبوت' گردن کے پیچھے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی۔ یہ کبوتر کے انڈے کے برابر تھی۔ کچھ ابھرا ہوا گوشت تھا۔ جس پر بال تھے۔ اور پڑھنے میں آتا ہے۔ مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وسلم کی اسی مہر نبوت کو دیکھ کر حضرت سلمان فارسی وغیرہ ایمان لائے خوب چوڑا سینہ رحمت کا گنجینہ۔ گلے شریف سے ناف تک بالوں کی

باریک سی لہر' شکم مبارک' سینے کے برابر نہ ابھرا ہوا نہ دبا ہوا' اس کے ماسوا بھرے ہوئے بازو جن پر کچھ بال کسی قدر لمبی کلائیاں چوڑی اور بھری ہوئی ہتھیلیاں' کندھوں اور کلائیوں پر بال مبارک انگلیاں پتلی اور لمبی پنڈلیاں بھری ہوئیں جن پر رونگٹے۔ ایڑیاں پتلی اور قدم بھرے ہوئے کہ زمین پر پورے جم جائیں۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ چاندنی رات میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم سرخ جبہ زیب تن فرمائے تشریف فرما تھے۔ میں کبھی آسمان کے چاند کو دیکھتا تھا اور کبھی اپنے مدینے کے چاند صلی اللہ علیہ وسلم کو' قسم ہے رب کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاند سے زیادہ حسین معلوم ہوتے ہیں۔

چہرہ انور بارعب تھا جو اچانک دیکھ لیتا اس کے دل میں رعب اور ہیبت طاری ہو جاتی اور جس کو صحبت میں رہنا نصیب ہو جاتا' وہ اخلاق کریمانہ کی وجہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا مانوس ہو جاتا کہ اور جگہ اس کا دل نہ لگتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ نیچی رہتی تھی۔

اک ماہ بدن' گورا سا بدن' نیچی نظریں کل کی خبریں
وہ سنا کہ سخن' دکھلا کے پھبن مرا پھونک گئے سب تن من دھن

چہرۂ انور پر فکر کے آثار نمایاں رہتے تھے جیسے کچھ سوچ رہے ہیں۔ جب کسی طرف نظر فرماتے تو پوری طرح ادھر منہ پھیر کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی قہقہہ نہ فرمایا اکثر تبسم فرماتے تو دانتوں سے نور کی شعاعیں نکلتیں۔ بعض روایات میں آیا ہے کہ اس نور میں گم شدہ سوئی تلاش کی جا سکتی تھی۔

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

پسینہ شریف میں گلاب کی تیز خوشبو۔ جب کسی گلی سے گزرتے تو مکانوں والے لوگ پہچان جاتے اور مدینہ کے لوگ اس پسینہ کو خوشبو کے طور پر استعمال

کرتے تھے۔ (مشکوۃ) چلنے کی حالت میں زمین لپٹتی تھی کہ حضور ﷺ آہستہ چلتے مگر ساتھیوں کے ہمراہ تیز چلنا پڑتا کبھی خضاب نہ لگایا کیونکہ سر شریف میں تقریباً چودہ بال اور داڑھی شریف میں چھ بال سفید ہوئے تھے یعنی کل بیس بال سفید تھے۔

قارئین کرام رات کو سوتے وقت اس حلیہ شریف کا مطالعہ کریں اور پاک بستر پر پاک کپڑے پہن کر باوضو قبلہ رو سویا کریں۔ اگر ممکن ہو تو سوتے وقت عطر بھی لگالیں۔ اور ہمیشہ اس امید پر سوئیں کہ حضور انور ﷺ کی خواب میں زیارت ہو جائے۔ جس نے خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی اس نے حضور ﷺ ہی کو دیکھا وہ نفسانی' شیطانی یا خیالی نہیں ہوتا بلکہ واقعی ہوتا ہے۔ چہرہ انور کو نورانی دیکھنا اپنی قوت ایمانی کی دلیل ہے۔ اس کے خلاف دیکھنا اپنی کمزوری ایمان کی علامت ہے۔

حدیث رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک بھیجتا ہے اس کے دس گناہ مٹا دیئے جاتے ہیں' اس کی دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں اور اس کے دس درجے بلند ہوتے ہیں۔ (مشکوٰۃ شریف)

صلی اللہ علی حبیبہ محمد وآلہ وسلم ○

درود شریف پڑھنے کا طریقہ:

فتاویٰ شامی کے مولف علامہ سید ابن عابدین رحمۃ اللہ علیہ کے ثبت میں اس کی باضابطہ سند موجود ہے۔

اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کرکے دو رکعت نماز نفل پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں بعد الحمد سورۃ اخلاص پڑھے۔ فارغ ہونے پر قبلہ رو ایسی جگہ بیٹھے جہاں سو جانا ہو۔ اور صدق دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ پڑھے۔ اس کے بعد دو زانو مؤدبانہ بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں سو بار۔ دو سو بار۔ تین سو بار۔ غرضیکہ پڑھتا جائے۔ جب نیند کا غلبہ ہو تو اسی جگہ دائیں کروٹ پر قبلہ کی طرف منہ کرکے سو جائے جب پچھلی رات جاگے تو پھر ایسی جگہ مؤدبانہ بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے۔ درود پڑھتے وقت اپنی حاجت یا مشکلات کا تصور

رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ ایک رات یا تین راتوں میں مراد بر آئے گی۔ آخری رات جمعہ کی ہو تو بہتر ہے۔

درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِيْلَتِيْ اَدْرِكْنِيْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔

ترجمہ: "یااللہ! ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر درود و سلام اور برکتیں بھیج یارسول اللہ ﷺ دستگیری کیجئے۔ میرا حیلہ اور کوشش تنگ آچکے ہیں۔"

بے مثل وظیفہ

شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلویؒ:

آپ اخبار الاخیار کے اختتام پر دربارِ الٰہی میں دعا کرتے ہیں۔ یااللہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے کہ جو تیری بارگاہ بے کس پناہ کے لائق ہو۔ میرے سارے اعمال کوتاہیوں اور فساد نیت میں ملوث ہیں' سوا ایک عمل کے وہ عمل کونسا ہے؟ وہ ہے تیرے حبیب ﷺ کی بارگاہ میں نہایت انکساری' عاجزی' اور محتاجی کے ساتھ درود و سلام کا تحفہ حاضر کرنا۔ اے میرے رب کریم وہ کون سا مقام ہے جہاں اس درود و سلام کی مجلس کی نسبت زیادہ خیر و برکت اور رحمت کا نزول ہو گا اے میرے پروردگار مجھے سچا یقین ہے کہ یہ درود و سلام والا عمل تیرے دربار عالی میں قبول ہو گا۔ اس عمل کے رد ہو جانے کا خوف نہیں۔ (اخبار الاخیار ص ۳۲)

حضرت توکل شاہ رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی:

فرمایا کہ بندہ جب عبادت اور یاد خدا میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں۔ اور درود شریف کا خاصہ یہ ہے کہ اس کا ورد کرنے والے پر کوئی فتنہ اور مصیبت نہیں آتی اور حفاظت الٰہی شامل حال ہوتی ہے۔

دَرُود شریف:

ارشاد:

ارشاد فرمایا تمام عبادات رد ہو سکتی ہیں' مگر درود شریف کبھی رد نہیں ہو

سکتا۔ پھر فرمایا کہ اکثر بندہ جس وقت اللہ کی عبادت میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر ابتداء میں فتنے وارد ہوتے ہیں۔ درود شریف کا فائدہ یہ ہے کہ اس کے ورد کرنے والے پر کوئی فتنہ نہیں آتا۔ اور حفاظت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے۔

ارشاد:

ایک روز فرمایا ہم نے دیکھا ہے کہ جب آسمان سے بلیات زمین پر آتی ہیں' تو زمین کی بلیات سے صالحین اور نیک لوگوں کے گھر دریافت کرتی ہیں' تاکہ وہاں جائیں مگر جب درود شریف پڑھنے والے کے مکان پر آتی ہیں' تو درود شریف کے خادم ملائکہ ان کو گھر میں داخل نہیں ہونے دیتے' بلکہ ان کو پڑوس سے بھی دور پھینک دیتے ہیں۔

ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کو مرشد کامل نہ ملے یا کسی پر اس کا عقیدہ نہ ٹھہرتا ہو تو درود شریف محبت کے ساتھ پڑھے۔ اس کے پڑھنے سے اس کو پرورش روح رسول اللہ ﷺ سے ہو جائے گی۔ اور جس بزرگ سے اس کو فیض ملنا ہو گا اس کی طرف خود بخود اس کی طبعیت متوجہ ہو جائے گی۔ اگر کسی بزرگ سے فیض نہیں ملنا ہو گا۔ تو خاص روح پاک رسول اللہ ﷺ سے نسبت حاصل ہو جائے گی۔ اور اس میں مستغرق ہو کر واصل باللہ ہو جائے گا۔

ارشاد:

ایک روز فرمانے لگے کہ درود شریف بڑی ہی برکت والی چیز ہے۔ اس میں بڑی موج ہے۔ کسی نے حضور ﷺ سے پوچھا کونسا درود افضل ہے حضور ﷺ نے فرمایا تمام درود عمدہ اور بہتر ہیں۔ مگر درود شریف صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وآلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ بِعَدَدِ کُلِّ مَعْلُومٍ لَّکَ وَبِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِئَۃَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّۃٍ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ وَصَلِّ عَلَیْہِ۔ اس میں بڑی موج دیکھی ہے۔ ایک دفعہ ہم نے جو

پڑھا تو دیکھا کہ ایک باغ ہے اور ایک نوری چبوترہ پر حضور رسول اکرم ﷺ رونق افروز ہیں۔ میں جا کر نہایت ادب سے ملا تو آپ ﷺ سینے سے لگا کر ملے اور پھولوں کا ہار میرے گلے میں ڈال دیا۔ تو معلوم ہوا کہ اس درود شریف میں حضور ﷺ کی بہت ہی خوشنودی ہے۔ اور ترقی کا حال ہم بیان نہیں کر سکتے کہ تمہاری عقل سے آگے ہے۔

ذکر خیر ص ۱۵۳

(حضرت خواجہ توکل شاہ صاحب انبالوی)

نگاہ اقبال میں درود خضری کی فضیلت

صاحبزادہ فیض الحسن رحمۃ اللہ علیہ خطیب پاکستان کو جب پہلی بار عارضہ قلب لاحق ہوا' تو آپ ماہر امراض قلب جناب ڈاکٹر رؤف یوسف (لاہور) کے پاس ای سی جی کروانے کے لئے تشریف لے گئے۔

دوران گفتگو ڈاکٹر رؤف صاحب نے بتایا کہ علامہ محمد اقبال کے ساتھ میرے بہت گہرے تعلقات تھے۔ ایک دن میں نے علامہ محمد اقبال صاحب سے پوچھا کہ کچھ دنوں سے میں آپ کے مزاج میں نمایاں تبدیلی محسوس کر رہا ہوں آپ کے اشعار وافکار عشق رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور تصوف کے ڈھانچے میں ڈھلتے جا رہے ہیں' اس کی وجہ کیا ہے۔ تو علامہ نے فرمایا کہ بعض بزرگوں کی زیارت اور صحبت نے میرے دل میں ایک روحانی انقلاب برپا کر دیا ہے۔ ان میں سے ایک بزرگ قطب الاقطاب حضرت خواجہ محمد امین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ آلو مہار شریف والے ہیں اور دوسرے بزرگ حضرت میاں شیر محمد صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جب میں آلو مہار شریف حاضر ہوا' تو حضرت خواجہ نے مجھے اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ اور نگاہ مسرت سے میری طرف دیکھا۔ پھر سر اور پشت پر ہاتھ پھیرا اور زبان سے فرمایا کہ تم بڑے خوش نصیب ہو اللہ تبارک و تعالیٰ تم سے ملت اسلامیہ کی خدمات کا کام لیں گے۔ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں کہ کثرت سے درود خضری پڑھا کرو علامہ اقبال نے کہا کہ مجھے اچانک یوں محسوس ہوا جسے میرے جسم سے بوجھ اترتا جا رہا ہے سینے میں ایک ہیجانی

سی کیفیت پیدا ہونے لگی اور اس کے بعد میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

نہ پوچھ ان فرقوں پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو یہ بیضا لئے بیٹھے ہیں۔
اپنی آستینوں میں۔ (مقالات خطیب اسلام۔ ابو الکلام صاحبزادہ فیض الحسنؒ ص ۳۷)

ڈاکٹر عبدالجید ملک نے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے تو علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

درود شریف کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد و آلہ وسلم

وضو کر کے خوشبو لگائیں۔ اور قبلہ رو دو زانو بیٹھیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو آپ کی صورت پاک کو حاضر کریں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ و سلام عرض کر رہا ہوں نہایت تعظیم اور شان کے ساتھ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پیش نظر حیاء سے آنکھیں جھکی رہیں اور یہ یقین رہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مجھے دیکھ رہے ہیں اور صلوٰۃ و سلام سن رہے ہیں۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں اور اللہ کی ایک صفت یہ بھی ہے۔ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (یعنی میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے۔) لہٰذا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی اس صفت کا مظہر بنایا گیا۔ لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنے ذکر کرنے والوں کے ہم نشین ہیں۔

اسی دن سے میرا معمول ہے کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں الحمد اللہ اسی فیضان کا اثر ہے کہ میرے سینے میں عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا سمندر

موجزن ہے اور میں الحمد للہ یقین کی حد تک اس امر کا قائل ہوں کہ واقعی اہل اللہ کی نظر کیمیا پر اثر ہوتی ہے اور ان کی توجہات کا فیضان قلب و نظر میں انقلاب برپا کر دیتا ہے۔

زیارت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم:

"جو شخص جمعہ کی رات کو باوضو ہو کر پاکیزہ لباس پہن کر بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھ کر پچیس بار سورۂ اخلاص پڑھے گا اور پھر اس کے بعد مندرجہ ذیل درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس شخص کو ایک ہفتہ کے اندر اندر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہو گی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ النَّبِيِّ الْاُمِّيِ (شفا القلوب ص ۲۷۶)

درود شفا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: " یااللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں، جسم کے لئے عافیت اور ان کی شفا ہیں آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں۔ اور آپ کی آل اور اصحاب پر درود اور سلام بھیج۔"

جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفاء:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللّٰہِ۔

ترجمہ: " یااللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے۔ ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دائمی ہو۔" (صلوٰۃ غوثیہ)

یہ درود شریف اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ کی

بیاض سے لیا گیا ہے۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: "ہمارے سردار اور آقا کرم و سخا حضرت محمد ﷺ اور انکی ال پر درود، برکت اور سلام بھیج۔"

درود جمعہ:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ○

بعد نماز جمعہ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں۔ جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو، جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں۔ جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے، یونہی عورتیں اپنے گھروں میں پڑھ سکتی ہیں۔ اس کے چالیس فائدے ہیں، جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔

۱۔ اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔

۲۔ اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

۳۔ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

۴۔ اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

۵۔ اس کے پانچ ہزار درجے بلند کرے گا۔

۶۔ اس کے ماتھے پر لکھدے گا کہ یہ منافق نہیں۔

۷۔ اس کے ماتھے پر تحریر فرمائے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

۸۔ اللہ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

۹۔ اس کے مال میں ترقی دے گا۔

۱۰۔ اس کی آل اور اولاد میں برکت دے گا۔

۱۱۔ دشمنوں پر غلبہ دے گا۔

۱۲۔ دلوں میں محبت پیدا کرے گا۔

۱۳۔ کسی دن خواب میں زیارتِ اقدس ﷺ سے مشرف ہو گا۔

۱۴۔ ایمان پر خاتمہ ہو گا۔

۱۵۔ روز قیامت رسول اللہ ﷺ اس سے مصافحہ کریں گے۔

۱۶۔ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اس کے لئے واجب ہو گی۔

حدیث شریف

اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی خَمْسَۃِ قَارِیِ الْقُرْآنِ وَحَافِظِ اللِّسَانِ مُطْعِمُ الْجِیْعَان وَمُلْبِسِ الْعُرْیَانِ وَمَنْ صَلّٰی عَلٰی حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: "یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تحقیق جنت مشتاق ہے پانچ قسم کے لوگوں کے لئے۔ ایک قرآن شریف تلاوت کرنے والا دوسرا اپنی زبان کو فضولیات سے روکنے والا۔ تیسرا بھوکوں کو کھانا کھلانے والا' چوتھا ننگوں کو کپڑا پہنانے والا پانچواں خدا کے محبوب پر درود بھیجنے والا۔

"قرآن شریف کی تلاوت کرنے والا۔"

جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک آفتاب سے کہیں بڑھ کر ہو گی۔ قرآن پاک دیکھ کر پڑھنے میں دہرا ثواب ملتا ہے۔ اور بغیر دیکھ کر پڑھنے میں ایک ثواب۔ چند چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے' قرآن پاک' کعبہ معظمہ۔ ماں باپ کا چہرہ محبت سے اور عالم دین کی شکل دیکھنا عقیدت سے قرآن پاک کی تلاوت اور موت کی یاد دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دیتی ہے۔ جیسے کہ زنگ آلود لوہے کو صیقل۔

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تلاوت کے دوران کسی سے کلام نہ فرماتے تھے اور اگر کلام کرنا پڑ جاتا تو کلام کے دوران میں قرآن شریف بند رکھتے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ قرآن کو ختم کرتے وقت اپنے اہل قرابت کو جمع فرماتے اور دعا کرتے حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جو قرآن پاک پڑھ کر حق تعالٰی کی حمد کرے اور درود پڑھے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے' تو رحمت الٰہی اس کو تلاش کرتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ الٓمّٓ ایک حرف نہیں ہے بلکہ الف۔ لام۔ میم تین حروف ہیں فقط اتنا پڑھنے سے تیس نیکیاں ملیں گی۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں دو چیزوں چھوڑے جارہا ہوں جب تک انہیں پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اپنی سنت۔

قرآن پاک کی تلاوت اور اس کی برکات اس وقت نصیب ہوتی ہیں جب پڑھنے والے کا تعلق صاحب قرآن سے ہو۔

مغز قرآں روح ایماں جان دین
ہست حب رحمت اللعالمین

زبان:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تین چیزوں زبان' دل اور شرم گاہ کی حفاظت کی میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی بغیر توشہ (نیک عمل) کے قبر میں گیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے دریا کا سفر بغیر کشتی کے کیا جائے۔ یعنی جس طرح بغیر کشتی کے دریا میں ڈوبنے کا خدشہ لاحق رہتا ہے' اسی طرح بغیر عمل کئے مرجانا بھی مصیبت میں ڈال دے گا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فضائل و ثمرات درود و سلام

درود و سلام کے فضائل اور ثمرات مختصراً درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ برادران دین ذوق و شوق سے بکثرت صلوٰۃ و سلام نبی اکرم ﷺ کے حضور عرض کرتے رہیں۔

۱۔ درود و سلام پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔

۲۔ درود و سلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہوتی ہے۔

۳۔ درود و سلام پڑھنے میں فرشتوں کی موافقت ہوتی ہے۔

۴۔ درود و سلام پڑھنے والے کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔ (س ص ۵۷)

۵۔ جو ایک بار درود پڑھے اللہ کریم اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (م۔ ج ص ۴۰)

۶۔ جمعرات اور جمعہ کو فرشتے درود شریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔ (س ص ۵۷)

۷۔ جو ایک بار سلام عرض کرے' اللہ تعالیٰ اس پر دس سلام بھیجتا ہے۔ (۱۸)

۸۔ درود و سلام پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے۔ (کنزا ص ۳۵۳)

۹۔ اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کو دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ (ج ص ۱۴۹)

۱۰۔ اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔ (ج ص ۲۹)

۱۱۔ اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔

۱۲۔ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی اول)

۱۳۔ اللہ کریم فرماتا ہے کہ اے حبیب ﷺ جو مسلمان آپ ﷺ پر ایک بار درود بھیجتا ہے میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں۔

۱۴۔ جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھنے والا نبی کریم ﷺ کے قریب ہو گا۔ (طبرانی)

۱۵۔ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی)

۱۶۔ جو درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے۔ اور جو نبی کریم ﷺ کے حضور سلام عرض کرتا ہے' اللہ کریم اس پر سلام بھیجتا ہے۔ (س ص ۶۱)

۱۷۔ دعا سے پہلے' درمیان اور آخر میں درود و سلام پڑھنے کا حکم ہے۔ اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنز اول)

۱۸۔ درود و سلام پڑھنے سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (کنز اول)

۱۹۔ کثرت سے درود و سلام پڑھنا مسلمان کو قرب نبی کریم ﷺ کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ (کنز اول)

۲۰۔ بندے کے دینوی اور آخرت کے اہم معاملات میں درود و سلام کفایت کرتا ہے۔ (کنز اول)

۲۱۔ درود و سلام تنگ دستی دور کرتا ہے۔ (۱۵۵)

۲۲۔ درود و سلام پڑھنے والا پاک ہو جاتا ہے۔ (س ص ۵۸)

۲۳۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو فوت ہونے سے پہلے جنت کی خوشخبری دی جاتی

ہے۔

۲۴ بکثرت درود و سلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا باعث بن جاتا ہے۔ (س ص ۸۴)

۲۵۔ درود و سلام پڑھنے والے پر نبی اکرم ﷺ جواب فرماتے ہیں۔

۲۶۔ درود و سلام سے مجلس مزین ہو جاتی ہے۔ (س ص ٦٧)

۲۷۔ محتاجی دور ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ بخل مٹ جاتا ہے اور بدبختی دور ہو جاتی ہے۔

۲۹۔ جو شخص ہر روز پچاس بار درود شریف پڑھتا ہے قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔

۳۰۔ سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔

۳۱۔ درود و سلام پل صراط پر بہت زیاد نور ملنے کا ذریعہ ہے۔

۳۲۔ اللہ کریم درود خواں کی اچھی صفت آسمان اور زمین والوں میں بیان کرتا ہے۔

۳۳۔ درود خواں کے دل میں رسول اکرم ﷺ کی محبت اور عشق زیادہ ہوتا جاتا ہے۔

۳۴۔ درود و سلام پڑھنے والا نبی کریم ﷺ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

۳۵۔ درود و سلام پڑھنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے۔ اور ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔

۳۶۔ درود و سلام پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔

۳۷۔ صلوٰۃ و سلام پل صراط پر ثبات قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔

۳۸۔ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم ﷺ کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہو جاتا

ہے۔

۳۹۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ جس مجلس میں درود و سلام پڑھا جائے' اس مجلس والوں پر قیامت کے روز کوئی حسرت نہیں ہو گی۔ (س ص ۸۰' لواقح)

۴۱۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (س ص ۸۰' لواقح)

۴۲۔ اس کے نامہ اعمال میں احد پہاڑ کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

۴۳۔ رسول اکرم ﷺ قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔

۴۴۔ دس بار درود پڑھنے والے سے اللہ راضی ہو گا۔ (حفض ص ۴۷)

۴۵۔ اللہ کریم کے عذاب سے امان ہو گی۔ (س ص ۴۹)

۴۶۔ بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہو گا۔

۴۷۔ حشر میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گا۔ (فض ۴۷)

۴۸۔ حوض کوثر پر جانا نصیب ہو گا۔

۴۹۔ پل صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

۵۰۔ پیاس کی تلخی سے محفوظ ہو گا۔

۵۱۔ موت سے پہلے اپنا جنت والا گھر دیکھ لے گا۔

۵۲۔ درود و سلام کا ثواب بیس غزوات (جہادوں) کے ثواب سے زیادہ ہے۔ (کنز اول ص ۵۲)

۵۳۔ درود شریف کی برکت سے مال بڑھ جاتا ہے۔

۵۴۔ درود و سلام عبادت ہے اور اللہ کریم کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ محبوب

ہے۔

۵۵۔ درود و سلام پڑھنا اہل سنت کی نشانی ہے۔ (انوار قدسیہ)

۵۶۔ اس سے مجلس معطر ہو جاتی ہے۔ (نفض ص ۴۸)

۵۷۔ بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ (نفض۔ ۴۸)

۵۸۔ درود شریف پڑھنے والا خود بھی اور اس کی اولاد بھی اس سے نفع حاصل کرتی ہے۔

۵۹۔ اس سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

۶۰۔ درود و سلام پڑھنے والے کی قبر میں نور آجاتا ہے۔

۶۱۔ حشر میں درود خواں کے لئے نور ہو گا۔

۶۲۔ دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔

۶۳۔ نفاق اور میل کچیل سے دل پاک ہو جاتا ہے۔

۶۴۔ اس سے تمام مومن آپس میں محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور منافق جلتے رہتے ہیں۔

۶۵۔ نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی ہے۔

۶۶۔ کثرت سے درود و سلام پڑھنے والے کو رسول کریم ﷺ کی زیارت بیداری میں ہونے لگتی ہے۔

۶۷۔ درود خواں کی ذات، عمل، عمر اور اس کی بھلائیوں کے اسباب میں برکت ہوتی ہے۔

۶۸۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کی شفاعت نبی اکرم ﷺ ضرور فرمائیں گے۔

۶۹۔ صبح و شام جو شخص دس دس بار ہر روز درود شریف پڑھا کرے گا، وہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت پائے گا۔

۷۰۔ جو شخص سو بار درود و سلام پڑھے اللہ کریم اس کی پیشانی پر نفاق سے پاک ہو

جانا اور دوزخ سے بری ہو جانا لکھ دیتا ہے۔

۷۱۔ جو مومن سو بار درود و سلام پڑھے اللہ کریم اس کو سو شہیدوں کے ساتھ جنت میں جگہ دے گا۔

۷۲۔ جو ایک بار درود و سلام پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار رحمت بھیجتے ہیں۔

۷۳۔ درود و سلام پڑھنے والے کے لئے دو فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے دعا پر آمین کہتے ہیں۔ (طبرانی)

۷۴۔ درود شریف کی مجلس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت چھا جاتی ہے۔ اور جو گنہگار بھولا بھٹکا اس مجلس میں تماش بینی کے طور پر شامل ہو جائے' وہ بھی محروم نہیں رہتا۔ (ص ۴۰)

۷۵۔ نبی اکرم ﷺ خود درود و سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۷۶۔ ایک بار درود و سلام پڑھنے والے کا درود و سلام قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ۸۰ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۷۷۔ نبی کریم ﷺ پر جب امتی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔

۷۸۔ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس دس بار صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

۷۹۔ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے۔ اور آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام عرض کرنا گردن آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

۸۰۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا' فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہیں گے۔ جب تک میرا نام اس

کتاب میں رہے گا۔

۸۱۔ نماز میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو نماز کامل نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ' جوہر)

۸۲۔ جو شخص جمعہ کے روز نماز عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مندرجہ ذیل درود و سلام (۸۰) بار پڑھے۔ اس کے (۸۰) سال کے گناہ بخشے جائیں اور اس کے حساب میں (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

محبت

سنا ہے کہ ایک شخص نے بری صورت کو جنگل میں دیکھ کر پوچھا:

"تو کون؟"

اس نے جواب دیا:

"تیرا ہی برا عمل' تجھ سے نجات کی کوئی صورت؟"

اس نے جواب دیا:

"ختم المرسلین ﷺ پر درود پڑھنا۔"

آقائے نامدار' مدنی تاجدار' ختم رسل ﷺ کا ارشاد ہے:

"میرے اوپر درود بھیجنا پل صراط کے لئے نور ہے جو مجھ پر جمعہ کے دن اسی(۸۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔"

درود کا منکر:

ایک آدمی حضور ﷺ پر درود نہیں بھیجتا تھا' ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ حضور ﷺ مجھ سے ناراض ہیں۔ اسی لئے آپ ﷺ نے توجہ نہیں فرمائی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: نہیں میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ اس نے عرض کی حضور ﷺ آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے؟ علماء کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے امتیوں کو ان کی ماں سے زیادہ پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا علماء نے سچ اور درست فرمایا لیکن تو نے مجھ پر درود نہ بھیج کر اپنی یاد نہیں دلائی' میرا امتی جتنا مجھ پر درود بھیجتا ہے' اسے اتنا ہی میں

پہچانتا ہوں' یہ بات اس شخص کے دل میں اتر گئی اس نے روزانہ ایک سو مرتبہ درود پڑھنا شروع کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر سرور کائنات ﷺ کا دیدار ہوا' آپ علیہ السلام نے فرمایا میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور تیری شفاعت کروں گا اس طرح سے وہ حضور ﷺ کا محب بن گیا۔ حکم ربانی ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کعب بن اشرف اور اس کے ساتھیوں کو دعوت اسلام دی اس پر انہوں نے جواباً کہا کہ ہم تو اللہ کے بیٹوں کی طرح ہیں اور اس سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے کہا آپ ﷺ انہیں فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ میں اللہ کا رسول اور پیامبر ہوں میں اس کا پیغام اور حجت بن کر آیا ہوں' میری اتباع میں اللہ تمہیں محبوب جانے گا اور وہ غفور و رحیم ہے وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

مومنو! اصل محبت اللہ کے احکام پر چلنا ہے' اس کی عبادت کریں' اس کی رضا جوئی حاصل کریں۔ اللہ کی مومنوں سے محبت یہ ہے کہ اجر عطا فرمائے اور ان کے گناہ معاف کردے۔ اپنی رحمت سے انہیں نوازتے ہوئے عزت عطا فرمائے۔

جو شخص چار چیزوں کو چھوڑے بغیر ان چار چیزوں کا دعویدار ہو وہ جھوٹا ہے۔

۱۔ جو جنت کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر نیکی نہیں کرتا۔

۲۔ جو شخص نبی آخر الزمان ﷺ کی محبت کا اعلان کرتا ہے مگر علماء اور صلحاء کو دوست نہیں رکھتا۔

۳۔ جو آگ سے ڈرنے کا دعویدار ہے مگر گناہ نہیں چھوڑتا۔

۴۔ جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے مگر تکالیف پر شکوہ کرے۔

سی کیفیت پیدا ہونے لگی اور اس کے بعد میری آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

نہ پوچھ ان فرقوں پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو یہ بیضا لئے بیٹھے ہیں۔
اپنی آستینوں میں۔ (مقالات خطیب اسلام۔ ابو الکلام صاجزادہ فیض الحسنؒ ص ۷ ۳)

ڈاکٹر عبدالمجید ملک نے علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ آپ حکیم الامت کیسے بن گئے؟ تو علامہ اقبال نے بلا توقف فرمایا یہ تو کوئی مشکل نہیں آپ چاہیں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔ ملک صاحب نے استعجاب سے پوچھا وہ کیسے تو علامہ اقبال نے فرمایا میں نے گن کر ایک کروڑ مرتبہ درود شریف پڑھا اگر آپ بھی اس نسخہ پر عمل کریں تو آپ بھی حکیم الامت بن سکتے ہیں۔

درود شریف کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ صلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ وسلم

وضو کرکے خوشبو لگائیں۔ اور قبلہ رو دو زانو بیٹھیں اور نبی کریم ﷺ کی زیارت بیداری یا خواب میں نصیب ہو چکی ہو تو آپ کی صورت پاک کو حاضر کریں کہ حضور ﷺ سامنے موجود ہیں اور میں صلوٰۃ و سلام عرض کر رہا ہوں نہایت تعظیم اور شان کے ساتھ حضور ﷺ کے پیش نظر حیاء سے آنکھیں جھکی رہیں اور یہ یقین رہے کہ نبی کریم ﷺ مجھے دیکھ رہے ہیں اور صلوٰۃ و سلام سن رہے ہیں۔ کیونکہ حضور ﷺ اللہ تعالیٰ کی صفات کے مظہر ہیں اور اللہ کی ایک صفت یہ بھی ہے۔ اَنَا جَلِیْسُ مَنْ ذَکَرَنِیْ (یعنی میں اس کا ہم نشین ہوں جو مجھے یاد کرے۔) لہٰذا حضور ﷺ کو بھی اس صفت کا مظہر بنایا گیا۔ لہٰذا آپ ﷺ بھی اپنے ذکر کرنے والوں کے ہم نشین ہیں۔

اسی دن سے میرا معمول ہے کہ روزانہ پانچ ہزار مرتبہ درود شریف پڑھتا ہوں الحمد اللہ اسی فیضان کا اثر ہے کہ میرے سینے میں عشق رسول اللہ ﷺ کا سمندر

موجزن ہے اور میں الحمد للہ یقین کی حد تک اس امر کا قائل ہوں کہ واقعی اہل اللہ کی نظر کیمیا پر اثر ہوتی ہے اور ان کی توجہات کا فیضان قلب و نظر میں انقلاب برپا کر دیتا ہے۔

زیارت رسول اکرم ﷺ:

"جو شخص جمعہ کی رات کو باوضو ہو کر پاکیزہ لباس پہن کر بعد از نماز عشاء دو رکعت نماز پڑھ کر پچیس بار سورۂ اخلاص پڑھے گا اور پھر اس کے بعد مندرجہ ذیل درود شریف ایک ہزار مرتبہ پڑھے تو اس شخص کو ایک ہفتہ کے اندر اندر حضور نبی کریم ﷺ کی خواب میں زیارت ہو گی۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ (شفا القلوب ص ۲۷۶)

درود شفا

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَدَوَآئِھَا وَعَافِیَۃِ الْاَبْدَانِ وَشِفَآئِھَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِیَآئِھَا وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: "یااللہ درود بھیج ہمارے سردار حضرت محمد ﷺ پر جو دلوں کے طبیب اور ان کی دوا ہیں، جسم کے لئے عافیت اور ان کی شفا ہیں آنکھوں کا نور اور ان کی چمک ہیں۔ اور آپ کی آل اور اصحاب پر درود اور سلام بھیج۔"

جسمانی و روحانی بیماریوں سے شفاء:

امام سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ اس درود شریف کو ایک بار پڑھا جائے تو چھ لاکھ بار درود شریف پڑھنے کا ثواب ملتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَافِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ۔

ترجمہ: "یااللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اس تعداد کے مطابق جو اللہ کے علم میں ہے۔ ایسا درود جو اللہ تعالیٰ کے دائمی ملک کے ساتھ دائمی ہو۔" (صلوٰۃ غوثیہ)

یہ درود شریف اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خان صاحب بریلوی رضی اللہ عنہ کی

بیاض سے لیا گیا ہے۔ درود شریف یہ ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدَنِ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ۔

ترجمہ: ”ہمارے سردار اور آقا کرم و سخا حضرت محمد ﷺ اور انکی ال پر درود' برکت اور سلام بھیج۔“

درود جمعہ:

صَلَّی اللّٰهُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ○

بعد نماز جمعہ مدینہ طیبہ کی طرف منہ کرکے دست بستہ کھڑے ہو کر سو بار پڑھیں۔ جہاں جمعہ نہ ہوتا ہو' جمعہ کے دن نماز صبح خواہ ظہر یا عصر کے بعد پڑھیں۔ جو کہیں اکیلا ہو تنہا پڑھے' یونہی عورتیں اپنے گھروں میں پڑھ سکتی ہیں۔ اس کے چالیس فائدے ہیں' جو صحیح اور معتبر حدیثوں سے ثابت ہیں۔

۱۔ اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔

۲۔ اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔

۳۔ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھے گا۔

۴۔ اس کے پانچ ہزار گناہ معاف فرمائے گا۔

۵۔ اس کے پانچ ہزار درجے بلند کرے گا۔

۶۔ اس کے ماتھے پر لکھدے گا کہ یہ منافق نہیں۔

۷۔ اس کے ماتھے پر تحریر فرمائے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔

۸۔ اللہ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔

۹۔ اس کے مال میں ترقی دے گا۔

۱۰۔ اس کی آل اور اولاد میں برکت دے گا۔

۱۱۔ دشمنوں پر غلبہ دے گا۔

۱۲۔ دلوں میں محبت پیدا کرے گا۔

۱۳۔ کسی دن خواب میں زیارتِ اقدس ﷺ سے مشرف ہو گا۔

۱۴۔ ایمان پر خاتمہ ہو گا۔

۱۵۔ روز قیامت رسول اللہ ﷺ اس سے مصافحہ کریں گے۔

۱۶۔ رسول اللہ ﷺ کی شفاعت اس کے لئے واجب ہو گی۔

حدیث شریف

اِنَّ الْجَنَّۃَ تَشْتَاقُ اِلٰی خَمْسَۃِ قَارِیِ الْقُرْآنِ وَحَافِظِ اللِّسَانِ مُطْعِمْ الْجِیْعَان وَمُلْبِسِ الْعُرْیَانِ وَمِنَ صَلّٰی عَلٰی حَبِیْبُ الرَّحْمٰنِ

ترجمہ: "یعنی رسول کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ تحقیق جنت مشتاق ہے پانچ قسم کے لوگوں کے لئے۔ ایک قرآن شریف تلاوت کرنے والا دوسرا اپنی زبان کو فضولیات سے روکنے والا۔ تیسرا بھوکوں کو کھانا کھلانے والا' چوتھا ننگوں کو کپڑا پہنانے والا پانچواں خدا کے محبوب پر درود بھیجنے والا۔

"قرآن شریف کی تلاوت کرنے والا۔"

جو شخص قرآن شریف پڑھے اور اس پر عمل کرے تو قیامت کے دن اس کے ماں باپ کو ایسا تاج پہنایا جائے گا جس کی چمک آفتاب سے کہیں بڑھ کر ہو گی۔ قرآن پاک دیکھ کر پڑھنے میں دہرا ثواب ملتا ہے۔ اور بغیر دیکھ کر پڑھنے میں ایک ثواب۔ چند چیزوں کو دیکھنا عبادت ہے' قرآن پاک' کعبہ معظمہ۔ ماں باپ کا چہرہ محبت سے اور عالم دین کی شکل دیکھنا عقیدت سے قرآن پاک کی تلاوت اور موت کی یاد دل کو گناہوں سے اس طرح صاف کر دیتی ہے۔ جیسے کہ زنگ آلود لوہے کو صیقل۔

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ تلاوت کے دوران کسی سے کلام نہ فرماتے تھے اور اگر کلام کرنا پڑ جاتا تو کلام کے دوران میں قرآن شریف بند رکھتے اور پھر بسم اللہ پڑھ کر شروع کرتے۔

سیدنا حضرت انس رضی اللہ عنہ قرآن کو ختم کرتے وقت اپنے اہل قرابت کو جمع فرماتے اور دعا کرتے حضرت مجاہد فرماتے ہیں کہ اس وقت رحمت الٰہی نازل ہوتی ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے کہ اس وقت دعا قبول ہوتی ہے۔ بعض روایتوں میں ہے کہ جو قرآن پاک پڑھ کر حق تعالیٰ کی حمد کرے اور درود پڑھے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگے، تو رحمت الٰہی اس کو تلاش کرتی ہے۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ جو شخص قرآن پاک کا ایک حرف پڑھے اس کو دس نیکیاں ملتی ہیں۔ الٓمٓ ایک حرف نہیں ہے بلکہ الف۔ لام۔ میم تین حروف ہیں فقط اتنا پڑھنے سے تیس نیکیاں ملیں گی۔

فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تم میں دو چیزوں چھوڑے جارہا ہوں جب تک انہیں پکڑے رہو گے گمراہ نہ ہو گے۔ اللہ کی کتاب اور اپنی سنت۔

قرآن پاک کی تلاوت اور اس کی برکات اس وقت نصیب ہوتی ہیں جب پڑھنے والے کا تعلق صاحب قرآن سے ہو۔

مغز	قرآں	روح	ایمان	جان	دین
ہست		حب	رحمت		اللعالمین

زبان:

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جس نے تین چیزوں زبان، دل اور شرم گاہ کی حفاظت کی میں اس کو جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو آدمی بغیر توشہ (نیک عمل) کے قبر میں گیا اس کی مثال ایسی ہے جیسے دریا کا سفر بغیر کشتی کے کیا جائے۔ یعنی جس طرح بغیر کشتی کے دریا میں ڈوبنے کا خدشہ لاحق رہتا ہے، اسی طرح بغیر عمل کئے مرجانا بھی مصیبت میں ڈال دے گا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فضائل و ثمرات درود و سلام

درود و سلام کے فضائل اور ثمرات مختصراً درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ برادران دین ذوق و شوق سے بکثرت صلوٰۃ و سلام نبی اکرم ﷺ کے حضور عرض کرتے رہیں۔

۱۔ درود و سلام پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔

۲۔ درود و سلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہوتی ہے۔

۳۔ درود و سلام پڑھنے میں فرشتوں کی موافقت ہوتی ہے۔

۴۔ درود و سلام پڑھنے والے کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (س ص ۵۷)

۵۔ جو ایک بار درود پڑھے اللہ کریم اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (م۔ ج ص ۴۰)

۶۔ جمعرات اور جمعہ کو فرشتے درود شریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔ (س ص ۵۷)

۷۔ جو ایک بار سلام عرض کرے' اللہ تعالیٰ اس پر دس سلام بھیجتا ہے۔ (۱۸)

۸۔ درود و سلام پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے۔ (کنز ا ص ۳۵۳)

۹۔ اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کو دس نیکیاں عطا فرماتا ہے۔ (ج ص ۱۴۹)

۱۰۔ اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔ (ج ص ۲۹)

۱۱۔ اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے۔

۱۲۔ اس پر دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی اول)

۱۳۔ اللہ کریم فرماتا ہے کہ اے حبیب ﷺ جو مسلمان آپ ﷺ پر ایک بار درود بھیجتا ہے میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں۔

۱۴۔ جمعہ کے روز کثرت سے درود پڑھنے والا نبی کریم ﷺ کے قریب ہو گا۔ (طبرانی)

۱۵۔ .جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی)

۱۶۔ جو درود شریف پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے۔ اور جو نبی کریم ﷺ کے حضور سلام عرض کرتا ہے' اللہ کریم اس پر سلام بھیجتا ہے۔ (س ص ۶۱)

۱۷۔ . دعا سے پہلے' درمیان اور آخر میں درود و سلام پڑھنے کا حکم ہے۔ اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنز اول)

۱۸۔ درود و سلام پڑھنے سے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ (کنز اول)

۱۹۔ کثرت سے درود و سلام پڑھنا مسلمان کو قرب نبی کریم ﷺ کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ (کنز اول)

۲۰۔ بندے کے دنیوی اور آخرت کے اہم معاملات میں درود و سلام کفایت کرتا ہے۔ (کنز اول)

۲۱۔ درود و سلام تنگ دستی دور کرتا ہے۔ (۱۵۵)

۲۲۔ درود و سلام پڑھنے والا پاک ہو جاتا ہے۔ (س ص ۵۸)

۲۳۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو فوت ہونے سے پہلے جنت کی خوشخبری دی جاتی

ہے۔

۲۴۔ بکثرت درود و سلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا باعث بن جاتا ہے۔ (س ص ۸۴)

۲۵۔ درود و سلام پڑھنے والے پر نبی اکرم ﷺ جواب فرماتے ہیں۔

۲۶۔ درود و سلام سے مجلس مزین ہو جاتی ہے۔ (س ص ٦٧)

۲۷۔ محتاجی دور ہو جاتی ہے۔

۲۸۔ بخل مٹ جاتا ہے اور بد بختی دور ہو جاتی ہے۔

۲۹۔ جو شخص ہر روز پچاس بار درود شریف پڑھتا ہے قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔

۳۰۔ سیدھی راہ چلا جاتا ہے۔

۳۱۔ درود و سلام پل صراط پر بہت زیاد نور ملنے کا ذریعہ ہے۔

۳۲۔ اللہ کریم درود خواں کی اچھی صفت آسمان اور زمین والوں میں بیان کرتا ہے۔

۳۳۔ درود خواں کے دل میں رسول اکرم ﷺ کی محبت اور عشق زیادہ ہوتا جاتا ہے۔

۳۴۔ درود و سلام پڑھنے والا نبی کریم ﷺ کا محبوب ہو جاتا ہے۔

۳۵۔ درود و سلام پڑھنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے۔ اور ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔

۳۶۔ درود و سلام پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔

۳۷۔ صلوٰۃ و سلام پل صراط پر ثبات قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔

۳۸۔ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم ﷺ کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہو جاتا

ہے۔

۳۹۔ نبی کریم ﷺ کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالٰی کی نعمت عظمٰی ہے۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے سے اللہ کریم کی بہت بڑی نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہو جاتا ہے۔

۴۰۔ جس مجلس میں درود و سلام پڑھا جائے' اس مجلس والوں پر قیامت کے روز کوئی حسرت نہیں ہو گی۔ (س ص ۸۰' لواقح)

۴۱۔ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔ (س ص ۸۰' لواقح)

۴۲۔ اس کے نامہ اعمال میں احد پہاڑ کے برابر ثواب لکھا جاتا ہے۔

۴۳۔ رسول اکرم ﷺ قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔

۴۴۔ دس بار درود پڑھنے والے سے اللہ راضی ہو گا۔ (حفض ص ۴۷)

۴۵۔ اللہ کریم کے عذاب سے امان ہو گی۔ (س ص ۴۹)

۴۶۔ بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہو گا۔

۴۷۔ حشر میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہو گا۔ (فض ۴۷)

۴۸۔ حوض کوثر پر جانا نصیب ہو گا۔

۴۹۔ پل صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

۵۰۔ پیاس کی تلخی سے محفوظ ہو گا۔

۵۱۔ موت سے پہلے اپنا جنت والا گھر دیکھ لے گا۔

۵۲۔ درود و سلام کا ثواب بیس غزوات (جہادوں) کے ثواب سے زیادہ ہے۔ (کنز اول ص ۵۲)

۵۳۔ درود شریف کی برکت سے مال بڑھ جاتا ہے۔

۵۴۔ درود و سلام عبادت ہے اور اللہ کریم کے نزدیک تمام اعمال سے زیادہ محبوب

ہے۔

۵۵۔ درود و سلام پڑھنا اہل سنت کی نشانی ہے۔ (انوار قدسیہ)

۵۶۔ اس سے مجلس معطر ہو جاتی ہے۔ (فض ص ۴۸)

۵۷۔ بھلائی حاصل ہوتی ہے۔ (فض۔ ۴۸)

۵۸۔ درود شریف پڑھنے والا خود بھی اور اس کی اولاد بھی اس سے نفع حاصل کرتی ہے۔

۵۹۔ اس سے قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔

۶۰۔ درود و سلام پڑھنے والے کی قبر میں نور آجاتا ہے۔

۶۱۔ حشر میں درود خواں کے لئے نور ہو گا۔

۶۲۔ دشمنوں پر فتح ملتی ہے۔

۶۳۔ نفاق اور میل کچیل سے دل پاک ہو جاتا ہے۔

۶۴۔ اس سے تمام مومن آپس میں محبت کرنے لگ جاتے ہیں اور منافق جلتے رہتے ہیں۔

۶۵ نبی کریم ﷺ کی زیارت خواب میں نصیب ہوتی ہے۔

۶۶ کثرت سے درود و سلام پڑھنے والے کو رسول کریم ﷺ کی زیارت بیداری میں ہونے لگتی ہے۔

۶۷ درود خواں کی ذات، عمل، عمر اور اس کی بھلائیوں کے اسباب میں برکت ہوتی ہے۔

۶۸ صلوٰۃ و سلام پڑھنے والے کی شفاعت نبی اکرم ﷺ ضرور فرمائیں گے۔

۶۹ صبح و شام جو شخص دس دس بار ہر روز درود شریف پڑھا کرے گا، وہ نبی کریم ﷺ کی شفاعت پائے گا۔

۷۰ جو شخص سو بار درود و سلام پڑھے اللہ کریم اس کی پیشانی پر نفاق سے پاک ہو

جانا اور دوزخ سے بری ہو جانا لکھ دیتا ہے۔

۷۱۔ جو مومن سو بار درود و سلام پڑھے اللہ کریم اس کو سو شہیدوں کے ساتھ جنت میں جگہ دے گا۔

۷۲۔ جو ایک بار درود و سلام پڑھتا ہے' اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر ستر بار رحمت بھیجتے ہیں۔

۷۳۔ درود و سلام پڑھنے والے کے لئے دو فرشتے بخشش کی دعا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے تمام فرشتے دعا پر آمین کہتے ہیں۔ (طبرانی)

۷۴۔ درود شریف کی مجلس پر اللہ تعالیٰ کی رحمت چھا جاتی ہے۔ اور جو گنہگار بھولا بھٹکا اس مجلس میں تماش بینی کے طور پر شامل ہو جائے' وہ بھی محروم نہیں رہتا۔ (ص ۴۰)

۷۵۔ نبی اکرم ﷺ خود درود و سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (ابوداؤد)

۷۶۔ ایک بار درود و سلام پڑھنے والے کا درود و سلام قبول ہو جائے تو اللہ تعالیٰ اس کے ۸۰ سال کے گناہ مٹا دیتا ہے۔

۷۷۔ نبی کریم ﷺ پر جب امتی سلام عرض کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس بار سلام بھیجتا ہے۔

۷۸۔ ایک بار درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے دس دس بار صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔

۷۹۔ پانی آگ کو بجھا دیتا ہے۔ نبی کریم ﷺ پر درود و سلام پڑھنا گناہوں کو اس سے زیادہ مٹا دیتا ہے۔ اور آپ ﷺ پر صلوٰۃ و سلام عرض کرنا گردن آزاد کرنے سے زیادہ افضل ہے۔

۸۰۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے کتاب میں میرے نام کے ساتھ درود شریف لکھا' فرشتے اس کے لئے بخشش مانگتے رہیں گے۔ جب تک میرا نام اس

کتاب میں رہے گا۔

۸۱۔ نماز میں درود شریف نہ پڑھا جائے تو نماز کامل نہیں ہوتی۔ (ابن ماجہ، جوہر)

۸۲۔ جو شخص جمعہ کے روز نماز عصر کے بعد اپنی جگہ سے اٹھنے سے پہلے مندرجہ ذیل درود و سلام (۸۰) بار پڑھے۔ اس کے (۸۰) سال کے گناہ بخشے جائیں اور اس کے حساب میں (۸۰) سال کی عبادت کا ثواب لکھا جائے۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا۔

محبت

سنا ہے کہ ایک شخص نے بری صورت کو جنگل میں دیکھ کر پوچھا:

"تو کون؟"

اس نے جواب دیا:

"تیرا ہی برا عمل' تجھ سے نجات کی کوئی صورت؟"

اس نے جواب دیا:

"ختم المرسلین ﷺ پر درود پڑھنا۔"

آقائے نامدار' مدنی تاجدار' ختم رسل ﷺ کا ارشاد ہے:

"میرے اوپر درود بھیجنا پل صراط کے لئے نور ہے جو مجھ پر جمعہ کے دن اسی(۸۰) مرتبہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ۸۰ سال کے گناہ معاف کر دیتا ہے۔"

درود کا منکر:

ایک آدمی حضور ﷺ پر درود نہیں بھیجتا تھا' ایک رات اس نے خواب میں دیکھا کہ حضور ﷺ نے اس کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ اس شخص نے عرض کیا کہ حضور ﷺ مجھ سے ناراض ہیں۔ اسی لئے آپ ﷺ نے توجہ نہیں فرمائی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: نہیں میں تجھے پہچانتا ہی نہیں۔ اس نے عرض کی حضور ﷺ آپ مجھے کیسے نہیں پہچانتے؟ علماء کہتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنے امتیوں کو ان کی ماں سے زیادہ پہچانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا علماء نے سچ اور درست فرمایا لیکن تو نے مجھ پر درود نہ بھیج کر اپنی یاد نہیں دلائی' میرا امتی جتنا مجھ پر درود بھیجتا ہے' اسے اتنا ہی میں

پہچانتا ہوں' یہ بات اس شخص کے دل میں اتر گئی اس نے روزانہ ایک سو مرتبہ درود پڑھنا شروع کردیا۔ کچھ عرصہ کے بعد پھر سرور کائنات ﷺ کا دیدار ہوا' آپ علیہ السلام نے فرمایا میں اب تجھے پہچانتا ہوں اور تیری شفاعت کروں گا اس طرح سے وہ حضور ﷺ کا محب بن گیا۔ حکم ربانی ہے:

قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰهُ

اس آیت کا شان نزول یہ ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے کعب بن اشرف اور اس کے ساتھیوں کو دعوت اسلام دی اس پر انہوں نے جواباً کہا کہ ہم تو اللہ کے بیٹوں کی طرح ہیں اور اس سے بہت محبت کرتے ہیں۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے نبی اکرم ﷺ سے کہا آپ ﷺ انہیں فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری تابعداری کرو۔ میں اللہ کا رسول اور پیامبر ہوں میں اس کا پیغام اور حجت بن کر آیا ہوں' میری اتباع میں اللہ تمہیں محبوب جانے گا اور وہ غفور و رحیم ہے وہ تمہارے گناہ بخش دے گا۔

مومنو! اصل محبت اللہ کے احکام پر چلنا ہے' اس کی عبادت کریں' اس کی رضا جوئی حاصل کریں۔ اللہ کی مومنوں سے محبت یہ ہے کہ اجر عطا فرمائے اور ان کے گناہ معاف کر دے۔ اپنی رحمت سے انہیں نوازتے ہوئے عزت عطا فرمائے۔

جو شخص چار چیزوں کو چھوڑے بغیر ان چار چیزوں کا دعویدار ہو وہ جھوٹا ہے۔

۱۔ جو جنت کی محبت کا دعویٰ کرتا ہے مگر نیکی نہیں کرتا۔

۲۔ جو شخص نبی آخر الزمان ﷺ کی محبت کا اعلان کرتا ہے مگر علماء اور صلحاء کو دوست نہیں رکھتا۔

۳۔ جو آگ سے ڈرنے کا دعویدار ہے مگر گناہ نہیں چھوڑتا۔

۴۔ جو شخص اللہ کی محبت کا دعویٰ کرے مگر تکالیف پر شکوہ کرے۔

صدور ہوتا ہے۔

شب معراج حضور ﷺ کو حکم ہوا اگر آپ ﷺ کو تمام لوگوں سے پرہیزگار بننا پسند ہے تو دنیا سے بے رغبت اور آخرت سے رغبت کیجئے۔ آپ ﷺ نے عرض کی یا رب العلمین! دنیا سے بے رغبتی کیسے ہو؟ فرمان الٰہی ہوا۔ دنیا کے مال سے بقدر ضرورت کھانے اور پینے اور پہننے کی چیزیں لے لیجئے اور کل کے لئے ذخیرہ نہ کیجئے۔ اور ہمیشہ میرا ذکر کرتے رہیے حضور ﷺ نے دریافت فرمایا ذکر کو ہیشگی کیسے ہو؟ جواب ملا لوگوں سے علیحدگی اختیار کیجئے۔ نماز اور بھوک اپنی غذا بنایئے۔ فرمان نبوی ﷺ ہے' دنیا سے بے رغبتی جسم و جان کی تازگی ہے' دنیا سے راغب ہونا غم و اندوہ میں فراوانی پیدا کرتا ہے۔ دنیا کی محبت ہر برائی کی جڑ ہے اور کنارہ کش ہر خیر و برکت کی جڑ ہے۔

بیمار دل کا علاج:

ایک مرد صالح ایک معالج کے قریب سے گذرا جو بیماروں کو دیکھ رہا تھا اس نے کہا تیرے پاس دل کا بھی علاج ہے؟ وہ بولا بتاؤں دل میں کیا بیماری ہے؟ نوجوان نے کہا گناہوں کی ظلمت نے اسے سخت کر دیا ہے۔ معالج نے کہا اس کا علاج صبح و شام گریہ و استغفار' اپنے گناہوں کی معافی کی طلب اور اللہ کی اطاعت۔ دوا تو یہ ہے مگر شفا اللہ کے پاس ہے۔ اس مرد صالح نے کہا بے شک تم اچھے طبیب ہو۔

دو آقاؤں کی خدمت:

ایک شخص نے ایک غلام خریدا۔ غلام نے غلامی میں آنے سے قبل تین شرطیں طے کیں۔

۱۔ جب نماز آئے ادائیگی سے نہیں روکنا۔

۲۔ دن کو جو چاہو کام لو مگر رات کو نہیں۔

۳۔ ایسا کمرہ دو جس میں میرے سوا کوئی اور نہ آئے۔

مالک نے شرائط مان لیں۔ غلام نے گھر میں خراب سا کمرہ اپنے لئے منتخب کر
لیا۔ مالک نے پوچھا۔ یہ کمرہ کیوں پسند کیا؟ غلام نے جواب دیا یہ کمرہ اللہ کے ہاں چمن
ہے۔ غلام دن کو اپنے مالک کی خدمت اور رات کو مالک حقیقی کی عبادت کرتا ایک رات
مالک نے دیکھا کہ اس غلام کے سر پر نورانی قندیل روشن ہے اور کمرہ منور ہے۔ اور غلا
سربسجود ہے۔ صبح ہوئی اور قندیل غائب ہو گئی۔ اس نے سارا ماجرہ بیوی سے بیا
کیا کہ نوکر کی یہ دعا بھی تھی کہ اگر میں غلام نہ ہوتا رات دن عبادت کرتا دوسری را
مالک اور مالکہ نے اکٹھے اس نورانی قندیل کو دیکھا اور غلام کو آزاد کر دیا۔ غلام نے
کے لئے ہاتھ اٹھا کر کہا:

یَاصَاحِبَ السِّرِّ اِنَّ السِّرَّ قَدْ ظَهَرَا
وَلَا اُرِیْدُ حَیَاتِیْ بَعْدَ مَااشْ

اے صاحب راز! راز ظاہر ہو گیا اب میں راز کے ظاہر ہونے پر شہر
زندگی نہیں چاہتا۔ اے الٰہی اب مجھے موت دے دے۔
اور گر کر مر گیا۔ واقعی صالح عاشق ایسے ہی ہوتے ہیں۔

موسیٰ علیہ السلام سے دوست کی فرمائش:

زہرالریاض میں ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دوست آپ سے کہنے لگا
لئے اللہ سے دعا کر دیجئے کہ مجھے معرفت عطا ہو۔ آپ کی دعا کرنے سے ایسا ہوا آ
دوست آبادی چھوڑ کر جنگلوں میں چلا گیا آپ نے اللہ سے دعا کی "وہ میرا دو
گیا؟" اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ! جو مجھے صحیح معنوں میں پہچان لیتا ہے وہ
دوستی کبھی نہیں پسند کرتا لہٰذا وہ غائب ہوا۔

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور یحییٰ علیہ السلام اکٹھے بازار جا رہے
عورت نے زور سے انہیں ہٹایا۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہا رب کی قسم مجھے اس
چلا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے کہا آپ کا بدن تو میرے ساتھ ہے مگر دل کہاں

یحییٰ علیہ السلام نے جواب دیا اے خالہ کے بیٹے! اگر میرا دل ایک لمحہ کے لئے بھی غیر اللہ کی طرف ہو جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ میں نے اپنے رب کو پہچانا ہی نہیں۔

کہا گیا ہے کہ سچی معرفت یہ ہے کہ انسان دنیا اور آخرت کو چھوڑ کر صرف اللہ کا ہو جاتا ہے۔ وہ شراب الفت کا ایسا جام پی کر اللہ کے دیدار کے بغیر ہوش میں نہیں آتا ایسا شخص ہی صاحب ہدایت ہے۔

رب العالمین ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے ایک ذرہ اپنی محبت کا ہمیں بھی عطا فرمائے۔ آمین

قرآنی نکات

اور

حدیث مبارکہ سے اللہ والوں کی شان

وَقَالَ اِنِّیْ ذَاهِبٌ اِلٰی رَبِّیْ سَیَهْدِیْنِ (پارہ ۲۳ سورۃ الصفات)

ترجمہ: "اور کہا میں اپنے رب کی طرف جانے والا ہوں اب وہ مجھے راہ دے گا۔"

تفسیر:

معلوم ہوا کہ اللہ کی رضا کے لئے کہیں ہجرت کرنا' رب کی طرف جانا ہے۔ کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام مہاجر ہو کر شام کی طرف تشریف لے گئے تھے اور فرمایا۔ کہ میں رب کی طرف جا رہا ہوں۔ یہاں ہدایت سے مراد' ہجرت گاہ کی طرف رہبری ہے۔

یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَایْئَسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ ط

ترجمہ: "اے بیٹو جاؤ یوسف اور اس کے بھائی کا سراغ لگاؤ اور اللہ کی رحمت سے نا امید نہ ہونا۔" (کنز الایمان)

تفسیر:

معلوم ہوا کہ تلاش محبوب کے لئے سفر کرنا سنت انبیاء علیہ السلام ہے۔
یعقوب علیہ السلام نے بچوں کو تلاش یوسف علیہ السلام کے لئے سفر کا حکم فرمایا لہٰذا بزرگان دین سے ملاقات کے لئے سفر خواہ ان کی زندگی میں ہو یا بعد وفات' عرس میں شرکت کی غرض سے بھی۔ درست اور باعث ثواب ہے۔

قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ ثُمَّ انْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِيْنَ

(یوسف: ۸۷)

ترجمہ: "تم فرما دو زمین میں سیر کرو پھر دیکھو جھٹلانے والوں کا کیسا انجام ہوا۔"

تفسیر:

یہاں زمین سے مراد وہ زمین ہے جہاں پچھلی قوموں پر عذاب آیا اور اب تک وہاں اجڑی بستیوں کے آثار موجود ہیں۔ اور یہ امر ترغیب کے لئے ہے اس سے معلوم ہوا کہ خوف الٰہی پیدا کرنے کے لئے عذاب والی جگہ جا کر سفر کر کے دیکھنا بہتر ہے۔

لہٰذا رب کی رحمت دیکھنے کے لئے بزرگوں کے آستانے پر جہاں رب کی رحمتیں برستی ہیں' جا کر دیکھنا بھی بہتر ہے۔ تاکہ رب تعالیٰ کی اطاعت کا شوق دل میں پیدا ہو' اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ ایمانی قوت حاصل کرنے کے لئے سفر کرنا باعث ثواب ہے۔

شَفَاعَتِيْ لِاَهْلِ الْكَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِيْ (ترمذی)

ترجمہ: "میری شفاعت تو مرتکب کبائر کے لئے ہے۔"

جو لوگ بھول چوک کر باوجود مرتکب ہو کر شرمندہ رہتے ہیں۔

يَشْفَعُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثَلٰثَةٌ اَلْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْعُلَمَاءُ ثُمَّ الشُّهَدَاءُ۔

(ابن ماجہ)

ترجمہ: "یعنی تین گروہ شفاعت کریں گے۔ انبیاء علیہم السلام علماء کرام۔ اور شہداء" (نوٹ) اس حدیث پاک میں علماء ربانیین کا درجہ نبیوں علیہ السلام کے بعد اور شہیدوں سے پہلے بیان کیا گیا۔

غوث زماں قطب دوراں

گنج کرم حضرت کرماں والے رحمۃ اللہ علیہ

گنج کرم حضرت پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فیروز پور کے نواحی قصبے کرموں والا کے ایک سادات گھرانے میں پیدا ہوئے' بچپن میں ہی والد کا سایہ شفقت سر سے اٹھ گیا۔ تین بھائیوں میں آپ منجھلے تھے۔

ابتدائی تعلیم پرائمری سکول' سلطان خان والا سے حاصل کی۔ جبکہ دینی تعلیم ایک روحانی شخصیت میاں رحمت علی سے حاصل کی۔ کچھ عرصہ دار العلوم نعمانیہ اندرون ٹیکسالی گیٹ لاہور اور جلال پور شریف میں بھی حصول علم کے لئے مقیم رہے۔ دہلی اور سہارن پور کے جید علماء سے فیض اور علوم حاصل کئے۔ حضرت مولانا شرف الدین رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ مرشد کے وصال کے بعد فیروز پور چھاؤنی میں چلے گئے وہاں ایک مجذوب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے ایک ٹھیکری دے کر آپ کو شرقپور شریف حضرت غوث زماں میاں شیر محمد ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے کہا۔ چنانچہ آپ بے پناہ مشکلات سے عہدہ برآ ہوتے ہوئے شرقپور شریف پہنچے جہاں حضرت میاں شیر محمد رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ہاتھ سے ایسا لذیذ شربت پلایا کہ آپ کا سینہ مزید روشن ہوگیا۔ بعد ازاں خلافت بھی عطا فرمائی۔ اور نماز جمعہ کی امامت کرنے کی ہدایت فرمائی۔ غائب سے آپ کی بے پناہ مدد فرمائی۔ رفتہ رفتہ کرموں والا گاؤں اور گردو نواح کے علاقوں میں آپ کے عقیدت مندوں کی تعداد تیزی سے بڑھنے لگی۔ فرید کوٹ کا مہاراجہ آپ کا اس لئے معتقد تھا کہ اس کی والدہ کو آشوب چشم کا لاحق مرض آپ کی دعا

سے ٹھیک ہو گیا تھا۔

قیام پاکستان کے بعد آپ اہل خانہ سمیت ہجرت کر کے قصور شہر میں تشریف لے آئے۔ عارف والا کے نزدیک چک نمبر ۷۵ ای بی میں کچھ عرصہ مقیم رہے۔ پاکپتن کی عید گاہ میں بھی آپ کا ایک سال تک قیام رہا۔ یہاں سے آپ ۱۹۵۰ء میں اوکاڑہ کے نزدیک سادہ چک میں مستقل رہائش پذیر ہو گئے جس کا نام آپ کی مناسبت سے ہی حضرت کرماں والا مشہور ہو گیا آپ کی برکتوں سے یہاں ریلوے اسٹیشن۔ ڈاک خانہ اور دیگر تمام سہولتیں خود بخود دوڑی چلی آئیں۔ عقیدت مندوں کا حلقہ اس قدر وسیع ہو گیا کہ نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کے مرید اور عقیدت مند نظر آنے لگے۔ آپ نے اپنے مریدوں کے بارے میں یہ کہا کہ اگر میرے مریدوں کو اپنی شان کا پتہ چل جائے تو وہ خوشی سے مر جائیں۔

۱۹۶۰ء کے لگ بھگ آپ کو پیشاب کا مرض لاحق ہو گیا۔ علاج معالجے کے سلسلے میں آپ رحمۃ اللہ علیہ کئی مرتبہ لاہور کے میو ہسپتال میں قیام پذیر رہے۔ لیکن مرض بڑھتا ہی چلا گیا۔ بالآخر ۲۰ جنوری ۱۹۶۶ء بروز جمعرات تین بج کر پینتالیس منٹ پر آپ رحمۃ اللہ علیہ خالق حقیقی سے جا ملے۔ بلاشبہ آپ رحمۃ اللہ علیہ ولی کامل اور روحانی طبیب تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ بتانے سے پہلے ہی عقیدت مندوں کے دکھ جان لیتے تھے۔ اور آپ کی زبان سے نکلے ہوئے الفاظ اللہ تعالیٰ کے ہاں بے حد مقبول ہوتے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ اوکاڑہ شہر سے چار میل کے فاصلے پر شمال کی سمت واقع "حضرت کرماں والا" میں ہی مدفون ہوئے۔

مَنْ عَادَ اِلَیَّ وَلِیًا فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ بِالْحَرْبِ (بخاری شریف)

ترجمہ: "یعنی جو میرے کسی ولی کو ایزا دے وہ اللہ سے جنگ کرتا ہے۔"

اولیاء کرام کے مراتب عالیہ اور مدارج رضیہ کی کوئی حد نہیں۔ پس جو ایماندار ان کو دوست رکھے گا اور ان کے ساتھ محبت سے پیش آتا رہے گا۔ وہ حسب ارشاد مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا اَکْثَرَ ذِکْرَهٗ اور اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ۔ کے تحت انہیں کے ساتھ اٹھے گا۔

ذاتی مشاہدات

میں اشرف المدارس اوکاڑہ میں بحرالعلوم، مفسر قرآن، استاذ العلماء مولانا غلام علی اوکاڑوی ؒ کے پاس پڑھتا تھا۔ حضرت کرمانوالی سرکار غوث زماں قطب الاقطاب (پیر سید محمد اسماعیل شاہ بخاری) رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں کئی بار حاضری کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک دن مغرب تک وہیں رہا۔ اور حضرت قبلہ کی ملاقات کے لئے حویلی کے اندر جانے کا قصد کیا۔ مگر آپ کے خادم نے روک دیا کہ یہ ملاقات کا وقت نہیں، لیکن میں موقعہ پاکر حویلی کے اندر چلا گیا۔ اس وقت حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ چہل قدمی فرما رہے تھے۔ میں ایک صف پر دو زانو بیٹھ گیا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ یونہی بیٹھے بیٹھے واپسی میں دیر ہو جائے گی۔ یہ بھی خیال آیا کہ آج اچھا موقعہ ہے اگر حضرت کرمانوالی سرکار بندہ ناچیز کو اپنا مرید بنالیں، تو اچھا رہے گا۔ چنانچہ میں کھڑا ہو گیا تو حضرت قبلہ نے فرمایا ،بیلیا! تو میرا روز ازل ہی سے مرید ہے۔ آپ روشن ضمیر تھے۔ مجھے نماز تہجد اور درود شریف کے متعلق ارشاد فرمایا۔ بندہ ناچیز نے حصول علم کے لئے درخواست کی کہ کرم فرمائیں آپ نے میرے سینہ اور پشت پر دست شفقت پھیرا اور تھپکی دی کہ تمہیں جملہ علوم حاصل ہونگے۔ اور تم ایک عالم باعمل اور صالح مرد بنو گے اور تمہارا سینہ روشن ہو گا۔ یہ آپ کا فیض ہے اور نظر کرم۔

لوح محفوظ است پیش از اولیاء
آنچہ محفوظ است محفوظ از خطاء

(مولانا رومی)

کشف:

ایک مرتبہ میں قاری سخی محمد کے ہمراہ اوکاڑہ سے حضرت کرمانوالہ شریف آپ کی قدم بوسی کے لئے آیا۔ اندازاً بارہ بجے دن کا وقت تھا۔ ہم آپ کی نورانی مجلس میں بعد از سلام مؤدب بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد آپ نے بیلیوں سے فرمایا کہ تم سب کو اجازت ہے۔ ہمیں فرمایا کہ آپ دونوں بیٹھے رہیں۔ آپ نے قاری صاحب کو نعت رسول مقبول پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ بندہ ناچیز دستی پنکھا لے کر آپ کو جھلنے لگا۔ میرے دل میں خیال آیا کہ آج اگر حضرت قبلہ نظر کرم فرمائیں تو کیا ہی اچھا ہو۔ آپ استراحت فرما رہے تھے' کچھ دیر بعد یوں محسوس ہوا کہ آپ سو گئے ہیں۔ قاری صاحب نے جو ہدیہ نعت پیش کر رہے تھے' خاموشی اختیار کی۔ میں بدستور پنکھا جھلتا رہا۔ اسی اثناء میں آپ نے آنکھیں کھولیں اور فرمایا۔ "سرکار دو عالم ﷺ کی بڑی شان ہے۔" پھر قاری صاحب سے فرمایا۔ "تمہیں سات دفعہ حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی" "قاری صاحب نے عرض کیا حضور! چھ مرتبہ" سرکار قبلہ نے فرمایا ایک دفعہ حضور ﷺ نے نقاب اوڑھے ہوئے زیارت کرائی تھی۔" قاری صاحب نے کہا حضور! آپ نے درست فرمایا۔" حضور کرمانوالی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ "یہ تمہارے پیر صاحب کا فیض ہے اور فرمایا تم سرکار گولڑوی رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہو۔" اس کے بعد مجھے فرمایا "تم ابھی تک پنکھا جھل رہے ہو۔ جو کچھ میرے دل میں تھا۔ آپ نے از خود ہی ارشاد فرما دیا۔ "کہ یہ ایک عالم ہو گا' سینہ روشن ہو گا۔ اور عمر دراز ہو گی۔

بندگان	خاص	علام	الغیوب
درجہان	جاں	جواسیس	القلوب

واپسی پر دوران سفر قاری سخی محمد صاحب نے فرمایا کہ جیسے پہلے زمانے میں اولیاء اللہ ہوتے تھے' وہی شان حضرت کرمانوالے سرکار کی ہے۔ حضرت تکوینی اولیاء اللہ میں سے ہیں' حضرت سیدنا غوث الاعظمؓ "فتوح الغیب" میں فرماتے ہیں کہ بندہ کو جب قربِ الٰہی حاصل ہو جاتا ہے' تو رب العزت اسے اِذَا اَرَادَ شَیْئًا اَنْ یَقُوْلَ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ کی کرسی پر بٹھا دیتا ہے۔

اسی طرح ایک مرتبہ میں ہری پور ہزارہ تاج الاولیاء حضرت چھور شریف والوں کے عرس مبارک پر حاضر ہوا۔ وہاں حضرت مولانا فتح دین صاحب چشتی رحمۃ اللہ علیہ بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ مولانا نے فرمایا کہ میں چشتیاں شریف عرس کے موقعہ پر ہر سال حاضر ہوتا ہوں۔ ایک مرتبہ عرس مبارک سے فارغ ہو کر چشتیاں شریف سے سیدھا گولڑہ شریف سلطان اولیاء حضرت غلام محی الدین صاحب المعروف بابو جی رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت بابو جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "مولوی جی! چشتیاں شریف میں حضرت کرمانوالہ سے ملاقات کی تھی۔ (کیونکہ حضرت کرمانوالے سرکار ہمیشہ عرس کے موقعہ پر چشتیاں شریف جاتے ہیں۔) مولانا صاحب نے عرض کیا۔ "نہیں" اس پر حضرت بابو جی سرکار نے فرمایا " حضرت کرمانوالے شاہ صاحب اس زمانہ کے قطب ہیں کیونکہ میں ان کو ہر صبح اور ہر شام کی نمازیں کئی برسوں سے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم میں ادا کرتے دیکھتا ہوں۔ مولانا فتح دین صاحب نے بتایا کہ بعد ازاں بعد میں حضرت کرمانوالہ شریف حضرت قبلہ کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ تو آپ سرکار مجھے دیکھ کر مسکرائے اور فرمایا "اب حضرت بابو جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے فرمانے پر آپ آئے ہیں۔ پہلے چشتیاں جانے کے لئے ہمارے پاس سے ہی گزر جاتے تھے اور ملاقات نہ کرتے تھے۔ "اللہ اکبر۔"

تصرف:

مولانا نور محمد نقشبندی جو حزب الاحناف لاہور سے فارغ التحصیل ہیں اور آپ کا شمار حضرت کرمانوالے سرکار کے خادمین میں ہوتا ہے۔ بیان فرماتے ہیں میرے دل میں حج بیت اللہ شریف اور زیارت مدینہ منورہ کی تمنا ہر وقت موجزن رہتی اور گڑگڑا کر دعائیں کرتا رہتا ایک دن حضرت کرمانوالے سرکار کی خدمت عالیہ میں حاضر ہو کر دست بستہ عرض کی۔ "حضور! میرے لئے حج بیت اللہ کے لئے دعا فرمائیں۔" ہر چند کہ آپ ہاتھ اٹھا کر دعا نہ فرماتے تھے۔ اور صرف یہی فرمایا کرتے تھے جا بیلیا! خیر ہو جائے گی۔ رب کریم رحم فرمائے گا۔" مگر اس عاجز کے لئے ہاتھ اٹھا کر دعا فرمائی۔

۱۹۵۶ء کی بات ہے بندہ بالکل بے سرو سامان تھا۔ زاد راہ بالکل نہ تھا۔ کراچی شہر میں ۹ ماہ امامت اور خطابت کے فرائض انجام دیئے۔ انٹر نیشنل پاسپورٹ بنوا لیا۔ پھر بغداد اور شریف کربلا شریف بیت المقدس سے ہو کر مدینہ منورہ پہنچا۔ دو ماہ مکہ معظمہ میں گزارے۔ پھر ریاض کویت سے ہوتا ہوا چار ماہ کے بعد واپس کراچی پہنچا۔ گویا ایک سال کے بعد گھر واپس آیا۔ یہ حضرت کرمانوالی سرکار کا کرم تھا جنہوں نے اتنا طویل سفر بغیر روپیہ پیسہ کے کروا دیا۔

گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبداللہ بود

امام فخرالدین رازی رحمۃ اللہ علیہ حدیث شریف کی شرح فرماتے ہیں۔

وَكَذٰلِكَ الْعَبْدُ اِذَا وَاظَبَ عَلَى الطَّاعَاتِ بَلَغَ اِلَى الْمَقَامِ الَّذِيْ يَقُوْلُ اللّٰهُ كُنْتُ لَهٗ سَمْعًا وَبَصَرًا فَاِذَا صَارَ نُوْرُ جَلَالِ اللّٰهِ سَمْعًا لَهٗ سَمِعَ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ وَاِذَا صَارَ ذٰلِكَ النُّوْرُ بَصَرًا لَهٗ بَصَرَ الْقَرِيْبَ وَالْبَعِيْدَ وَاِذَ صَارَ ذٰلِكَ النُّوْرُ يَدًا لَهٗ قَدَرَ

عَلَی التَّصَرُّفِ فِی الصَّعْبِ وَالسَّھْلِ وَالْبَعِیْدِ وَالْقَرِیْبِ۔

ترجمہ: "یعنی بندہ جب عبادت کی ہمیشگی اختیار کرتا ہے تو وہ اس مقام پر پہنچ جاتا ہے' جس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس کی سمع اور اس کی بصر ہو جاتا ہوں۔ تو جب اللہ کے جلال کا نور اس کی سمع ہو جائے تو وہ قریب اور دور کی بات سن لیتا ہے۔ اور جب یہ نور اس کی بصر ہو جائے تو وہ قریب اور دور کی چیز کو دیکھ لیتا ہے۔ اور جب یہ نور اس کا ہاتھ ہو جائے تو وہ مشکل اور آسان' دور اور نزدیک پر قادر ہو جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر امام فخرالدین رازی جلد ۵ صفحہ ۶۸۹۶۸۸ طبع مصر)

خلوص اور محبت:

ایک دفعہ میں حضرت قبلہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ آپ کیکر کے درخت کے نیچے تشریف فرما تھے' حاضرین میں سے ایک شخص نے عرض کیا۔ "حضور! بیعت کا کیا مطلب ہے۔" آپ قبلہ نے اس عاجز کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ یہ میرا مولوی بتائے گا' مگر میں جب کچھ دیر خاموش رہا تو اس بیلی نے کہا کہ انہیں نہیں معلوم۔ اس پر آپ جلال میں آگئے اور فرمایا "میرا مولوی ہو اور اس کو (بیعت کے متعلق) معلوم نہ ہو۔" اس کے بعد آپ نے بیعت کے متعلق بڑی وضاحت سے بیان فرمایا۔

ہاتھ ہے اللہ کا بندۂ مومن کا ہاتھ
غالب و کار آفرین کارکشا کارساز

اسی دوران ایک اور شخص حاضر ہوا اور اس نے آپ رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا کہ میں نے شکر قندی کا ٹھیکہ لیا ہے' دعا فرمائیں کہ اس ٹھیکہ میں خاطر خواہ منافع بھی ہو۔ آپ نے پوچھا پھر ہمارے لئے کیا لاؤ گے؟ اس شخص نے عرض کیا کہ آپ کے لئے شکر قندی لاؤں گا۔ اس پر آپ نے فرمایا "پھر تو ضرور دعا کرنی پڑے گی۔"

اس کے بعد آپ نے یہ شعر ارشاد فرمایا۔

الفت نبی کریم کی میرے دل میں آرہی ہے
میں تن من وار دیواں میرے جی میں آرہی ہے

معلوم ہوا کہ اولیاء اللہ کا ہر کام اخلاص اور محبت پر مبنی ہوتا ہے جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:○ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنسکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔ پارہ ۸ سورۃ الانعام آیت ۱۶۲ یہ شان ہے ہمارے قبلہ عالم کی۔ آپ زمانہ کے قطب' پیشوا' امام طریقت تھے۔ اسرار علوم ظاہری و باطنی میں یکتائے روزگار اور عارف کامل تھے۔ بڑے بڑے علماء فضلا آپ کے سامنے مجال سخن نہ رکھتے تھے۔

گرنہ	بیند	بروز	شپرہ چشم
چشمہ	آفتاب	راچہ	گناہ

آپ کا مقام:

ایک مرتبہ مولانا محمد حسن نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ پاک پتن نے جو کہ حضرت خواجہ پیر محمد اکبر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید تھے نے مجھ سے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ صاحبزادہ غلام نقشبند (جو محلہ پیر گریاں پاکپتن کے سجادہ نشین ہیں) اور حضرت صاحب ٹاہلیاں شریف والے (نزد جہلم جو زیادہ تر آزاد کشمیر میں رہتے ہیں اور بڑی باکمال ہستی ہیں۔) دونوں حضرات اکٹھے لاہور آرہے تھے' راستے میں جب حضرت کرمانوالہ شریف پہنچے تو حضرت صاحب ٹاہلیاں شریف والے نے خواجہ غلام نقشبند کو کار میں ہی چھوڑا اور خود حضرت کرمانوالے سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر گئے کچھ ہی دیر بعد واپس آگئے۔ کچھ دیر بعد پھر واپس چلے گئے۔ اس طرح تین مرتبہ کیا گیا۔ اور پھر کار میں بیٹھ کر لاہور کے طرف چل پڑے۔ حضرت غلام نقشبند نے حضرت ٹاہلیانوالے صاحب سے دریافت

فرمایا کہ مزار شریف سے واپس آنے کے بعد دو دفعہ جانے اور آنے میں کیا راز سربستہ تھا۔ اس پر ٹاہلیانوالی سرکار نے فرمایا کہ مزار پر پہلی حاضری کے وقت حضرت قبلہ تلاوت قرآن مجید فرما رہے تھے۔ میں واپس چلا آیا۔ دوسری دفعہ گیا تو پھر بھی تلاوت قرآن فرما رہے تھے۔ اس لئے میں نے تلاوت قرآن مجید کے دوران مخل ہونا پسند نہ کیا تیسری دفعہ گیا تو آپ دعا فرما رہے تھے۔ لہٰذا دعا میں شمولیت کرکے واپس آگیا۔

اس واقعہ سے حضرت قبلہ کی شان کا پتہ چلتا ہے اور یہ بھی معلوم ہوتا ہے۔ اولیائے کرام دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی اپنی قبروں میں زندہ ہیں جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔ اَلَاۤ اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا يَمُوْتُوْنَ بَلْ يَنْتَقِلُوْنَ مِنْ دَارٍ اِلٰى دَارِ اُخْرٰى۔ (مشکوٰۃ شریف) "ترجمہ سن لو اولیاء اللہ مرتے نہیں بلکہ فانی دنیا سے ہمیشہ رہنے والی دنیا کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ جب شیخ کی صحبت سے دور ہو تو اس کی صورت کو اپنے خیال میں محبت اور تعظیم کے ساتھ تصور کرکے استفادہ کیا کرو' اس کو رابطہ شیخ یا تصور شیخ کہتے ہیں۔ اس سے دل کے وساس' خیالات دور ہوتے ہیں'

اَلشَّرِيْعَةُ كَالسَّفِيْنَةِ وَالطَّرِيْقَةُ كَالْبَحْرِ وَالْحَقِيْقَةُ كَالتَّصَرُّفِ وَالْمَعْرِفَةُ كَالدُّرِمَنْ اَرَادَ لِلدُّرِ فَرَكَبَ عَلٰى سَفِيْنَةٍ

شریعت' کشتی کی طرح ہے اور طریقت سمندر کی طرح اور حقیقت تصرف کی طرح' جبکہ معرفت موتی کی طرح ہے جو موتی چاہتا ہے اسے چاہیے کہ وہ کشتی میں سوار ہو۔

ا۔ توکل:

توکل کی حقیقت یہ ہے کہ اپنے سارے کام اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیئے

جائیں۔

۲۔ معرفت الٰہی:

معرفت الٰہی یہ ہے کہ آدمی اپنے دل کو اللہ کے حضور میں حاضر و قائم رکھے۔

۳۔ مراقبہ:

مراقبہ یہ ہے کہ بندہ کو علم ہو کہ میرا پروردگار میرے حال سے واقف ہے۔

۴۔ مجاہدہ:

مجاہدہ کی حقیقت یہ ہے کہ اپنی خواہشات کی مخالفت کی جائے۔

تصورِ شیخ

تصور شیخ' ذکر سے افضل ہے۔ یعنی مرشد کو نگاہ میں رکھنا اور خیال میں یاد کرنا تصور کہلاتا ہے۔ اور یہ امر مرید کے لئے سب سے زیادہ بمقابلہ ذکر' مفید اور مناسب تر ہے کیونکہ مرید کے لئے جناب الٰہی کی طرف واصل ہونے کا یہی ایک ذریعہ ہے اور صحیح وسیلہ ہے۔ جوں جوں مرید کا تعلق اور نسبت مرشد کے ساتھ زیادہ ہوتی جائے گی۔ اسی قدر باطن میں اس کے فیض بڑھتا جائے گا اور تھوڑی مدت میں وہ اپنے مطلوب تک انشاء اللہ تعالیٰ پہنچ جائے گا۔ پس مرید پر لازم ہے کہ وہ مرشد میں فنا ہو جانے کی کوشش کرے۔ اگر ذات مرشد میں فنا ہو جائے گا تو اللہ تعالیٰ تک پہنچ جائے گا۔ ○

شریعت' حقیقت اور اہل طریقت کے لئے ۲ اصلاحات ہیں۔ شریعت تو ظاہری عمل اور مال کو ظاہر کرتی ہے۔ اور حقیقت باطن کے احوال کی صحت اور ہونے یا نہ ہونے کا اظہار کرتی ہے آج کل شریعت اور طریقت کے قائل اور متبع دو الگ الگ گروہ ہیں۔ ایک تو ظاہری علماء ہیں جو شریعت کو ہی حقیقت سمجھتے ہیں۔

دوسرا گروہ ملحدوں کا ہے۔ جو حقیقت کو جائز اور صحیح سمجھتا ہے۔ اور اسی کو روا رکھتا ہے اور کہتا ہے کہ حقیقت سمجھ میں آگئی تو شریعت اٹھ گئی۔ اور یہ عقیدہ کلام متشبہ قرامط موساساں' حلولیوں' اتحادیوں وغیرہ کا ہے۔ حالانکہ حقیقت کتنی ہی قوت سے منکشف کیوں نہ ہو بجز شریعت حقیقت کا منکشف ہونا قطعی ناممکن ہے

کیونکہ حقیقت تو شریعت پر مکمل طور پر انحصار کرتی ہے۔ بلکہ سنت نبی کریم ﷺ پر عمل درآمد کر کے نور باطنی پالینے کا نام ہے۔

شریعت کسی بھی حالت میں کسی شخص سے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو ساقط نہیں ہو سکتی اور اس کی تعمیل ہر حالت میں فرض ہے۔

پس حقیقت سے مراد باطنی اور حقیقی صفات کی تکمیل اور تزکیہ قلب اور مخالفت نفس مراد ہے جو تصوف یا حقیقت کا بنیادی منشاء ہے حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر دنیا کے فنا ہونے تک اس حکم میں تغیر و تبدل نہیں ہو سکتا۔ بلکہ حصول اخلاص کے لئے ہمیشہ لازم رہے گا۔ کیونکہ اخلاص بھی حسن نیت کے بغیر ناممکن ہے پس یہی حقیقت ہے۔

اور دوسری شریعت یہ کہ بندہ کے افعال اور اعمال ظاہر ہیں چونکہ حقیقت خداوند تعالیٰ کی نگہداشت توفیق رہنمائی اور عفت و حفاظت کا نام ہے لہٰذا وجودِ حقیقت کا قیام شریعت کے بغیر محال ہے اور اسی طرح شریعت کا قیام حقیقت کی روحانی اور اخلاقی آداب بجا لانے کے بغیر محال ہو گا اس کی مثال اس طرح ہے کہ جیسے کوئی شخص جب تک کہ روح اس کے جسم میں باقی دوام رہتی ہے وہ زندہ ہے مگر وہ علیحدہ ہو جاتی ہے تو بے جان بلکہ مردار ہو جاتا ہے۔ لہٰذا شریعت اور حقیقت جسم ایمان و انسان کے لئے بمنزلہ روح و جسم کے ہیں۔

منزل کا حصول

اگر یہ چار چیزیں (۱) مرشد کامل (۲) مرید پر پیشوا کی شفقت (۳) رحمت الٰہی (۴) مرید کو پیشوا کی محبت اور اللہ تعالیٰ کی طلب انسان میں شامل حال ہوں تو بہت جلدی مراتب طے کر سکتا ہے۔

مجاہدہ:

حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مجاہدے کا یہ حال تھا کہ کوئی لمحہ ساعت ایسی نہ تھی جو یاد اللہ سے خالی ہو' ہر وقت کوئی نہ کوئی ذکر یا درود شریف زبان فیض ترجمان سے جاری رہتا تھا یا مراقبہ اور تسبیحین فرماتے رہتے۔

ذکر:

ایک روز حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے برابر کوئی شے نہیں ہے۔ یہ ادنیٰ اعلیٰ ذات کو نہیں دیکھتا جو اس کو مضبوطی سے پکڑے اسی کو پاک بنا دیتا ہے۔ ایک روز ارشاد فرمایا کہ سانس کا لینا ہی خدا تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے اور ہر نعمت کے بدلہ میں شکر کرنا ضروری ہے اور فقیروں کے نزدیک سب سے بڑا اور سب سے مقدم شکر ذکر کرنا ہے اور یہی معنے ہیں۔ فَاذْكُرُونِي اَذْكُرْكُمْ "بندو! تم مجھے یاد کرو' میں تمہیں یاد کروں گا۔"

دن رات میں انسان چوبیس ہزار سانس لیتا ہے۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ

دنیا کے کاموں اور بات چیت وغیرہ دوسرے مشغلوں میں جو سانس ضائع ہوتے ہیں اور ان میں ذکر خدا نہیں ہوتا۔ اور ہمارے ذمہ ہر سانس پر ذکر کرنا فرض تھا جو خالی گزر گئے تھے۔ جس طرح کی نماز قضاء ہو جاتی ہے اور اس کا دوسرے وقت میں ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اسی طرح فقیروں کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی یاد فرض ہے تو جو سانس اللہ تعالیٰ کی یاد سے غفلت میں گزرے ہم اس کی اس طرح قضاء کرتے ہیں۔ جس طرح تم نماز قضاء کرتے ہو۔

ایک مرتبہ بندہ ناچیز قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ حضرت مولانا درویش علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو اور بندہ ناچیز کو حضرت صاحب (گنج کرم) نے فرمایا کہ یہ چارپائی دیوار کے پاس رکھو اور فرمایا کہ تم دونوں قبلہ رو ہو کر بیٹھ جاؤ۔ پھر ہم قبلہ رو ہو کر بیٹھ گئے۔ تو حضرت صاحب نے فرمایا کہ میں قطب الاقطاب میاں شیر محمد شرقپوری صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ مجھے آپ نے اندر کمرہ میں بلا کر اپنے ساتھ چارپائی پر بٹھایا اور میں نے آپ کی سادگی اور جلال دیکھا تو مجھے رونا آگیا۔ آپ نے فرمایا (خیر اے اور فرمایا کہ رب العالمین نے چار بزرگوں کو بڑا مقام عطا فرمایا ہے۔)

۱۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ

۲۔ بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ

۳۔ اور ابو الحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو اور چوتھے کا نام نہیں لیا تو میں نے عرض کی چوتھے آپ ہیں۔

تین مرتبہ فرمایا اب اس وقت کون ہو گا۔ اب پتہ نہیں کون ہے۔ میں نے عرض کی حضور آپ ہیں۔ آپ نے خاموشی جاری رکھی۔ وہ ایسا مبارک وقت تھا کہ مجھے اور حضرت مولانا درویش علی شاہ صاحب کو بڑی سرکار کی قدم بوسی کی سعادت حاصل ہوئی۔ ایک مرتبہ بندہ ناچیز اور حضرت محبوب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ علی پور شریف والے حاضر خدمت ہوئے' وہ درس میں میرے ساتھ پڑھتے تھے' میرے دوست تھے

اور میرے ساتھ بھائیوں کی طرح شفقت فرماتے تھے۔ انہوں نے فرمایا کہ میں (گنج کرم) کا مرید بن کے آپ کا پیر بھائی بننا چاہتا ہوں۔ جب حاضر خدمت ہوئے' تو آپ نے دیکھا اور فرمایا کہ میرا پیر آگیا ہے۔ انہوں نے بھی حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے قدم چومے' اور بندہ ناچیز نے بھی۔ دو مرتبہ یہ سعادت نصیب پائی۔ ایک مرتبہ آپ کے دست مبارک چومنے کا شرف بھی حاصل ہوا۔ پھر ایک مرتبہ آپ نے فرمایا تجھے ولی نہ بنا دیں۔ میں نے عرض کی حضور آپ مجھے مولوی بنا دیں۔ فرمایا بیلیوں نکو مولوی کملا اے کہتا ہے مجھے مولوی بنا دو۔ ولی نہ بناؤ۔ یہ رب العزت کا احسان اور آپ کا کرم ہے کہ مجھے کئی مرتبہ آپ کے قدم دبانے کا شرف حاصل ہوا ہے۔ یہ تقدس نعمت کے لئے ہے ورنہ میں تو ایک ذرہ ناچیز ہوں یہ آپ کی شفقت کا ہی نتیجہ ہے۔

واقعات:

بندۂ ناچیز محمد عنایت احمد اور سید گلزار الحسن شاہ صاحب نبی الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں حاضر ہوئے تو حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں مسجد نبوی شریف میں حضرت علامہ سلطان باہو سے ملاقات ہوئی۔ اللہ تعالیٰ انہیں سلامت رکھے۔ انہوں نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ قطب زماں کرماں والوں کی یہ کرامت سنائی۔ فرماتے ہیں کہ میں بچہ ہی تھا کہ مجھے میرے والد گرامی مناظر اسلام حضرت مولانا محمد عمر صاحب رحمۃ اللہ علیہ اچھروی گنج کرم علیہ الرحمتہ کی بارگاہ میں مجھے لے کر گئے اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی کہ دعا فرمائیں کہ میرا بیٹا قرآن کا حافظ بن جائے۔ اسی دوران ایک شخص حضرت گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کے پاس بوندی کی ایک ٹہنی توڑ کر لایا تو اس میں سے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے چند دانے تناول فرمائے۔ اور بقیہ دانے میرے والد صاحب کو عطا فرما دیئے اور فرمایا کہ اس میں کتنے دانے ہیں۔ تو میرے والد صاحب نے کہا کہ سات دانے ہیں فرمایا کہ وہ اپنے بیٹے کو کھلا دیں۔ انشاء اللہ عزیز نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

کے صدقہ سے یہ بھی قرآن کا حافظ ہو گا۔ اور چھ اس کے بیٹے بھی قرآن کے حافظ ہونگے۔ سبحان اللہ یہ شان ہے خدمت گاروں کی۔ سرکار ﷺ کا عالم کیا ہو گا۔

افسوس صد افسوس ان لوگوں پر جو سید عالم ﷺ کا غیب نہیں مانتے رب العالمین اپنے مقبول بندوں کو نبی کریم ﷺ کے صدقہ سے یہ تصرف عطا فرماتا ہے۔ اگر ان لوگوں کو ذاتی اور عطائی کا فرق معلوم ہو جائے تو انکار نہ کریں۔ یہاں مجھے ایک اور واقعہ یاد آیا۔

کہ حضرت علامہ قاری زوار بہادر صاحب کے والد ماجد نے فرمایا کہ گنج کرم' قطب دوراں علیہ الرحمتہ میو ہسپتال میں زیر علاج تھے۔ اور فردوس مارکیٹ کے قریب ہی محمد امین شرقپوری صاحب کے جو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے مرید ہیں ان کے پاس چند دنوں کے لئے قیام پذیر تھے۔ تو قاری صاحب کے والد جو میرے پیر بھائی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ میں اپنے بیٹوں کو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں قدم بوسی کے لئے لے گیا۔ جب ہم حاضر ہوئے تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا یہ میرے پیر آگئے ہیں۔ اور قاری صاحب کے والد نے عرض کی۔ حضور دعا فرمائیں۔ یہ بچہ قرآن کا حافظ بن جائے قاری زوار صاحب اس وقت بہت کم عمر تھے۔ سکول میں تیسری کلاس میں پڑھتے تھے۔ حضرت صاحب نے قاری زوار بہادر صاحب کو فرمایا کہ مجھے قرآن پاک سنائیں۔ جو سورتیں یاد۔ انہوں نے تلاوت کیں۔ تو حضرت صاحب گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا یہ قرآن پاک کے حافظ قاری اور عالم دین ہونگے۔ یہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ کا اثر ہے کہ قاری صاحب نہ صرف پاکستان بلکہ پوری دنیا میں بھی مبلغ اسلام کے نام سے پکارے جاتے ہیں اور ہر دل عزیز ہیں خاص کر بزرگان دین کی نگاہ میں منظور نظر ہیں۔ "آفتاب آمد دلیل آفتاب" ایک دفعہ قاری صاحب نے مسجد طٰہٰ شریف میں یہ نقطہ بیان کیا کہ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ نے لوح محفوظ پر یا تو مجھے حافظ دیکھا ہو گا یا آپ کی دعا سے اللہ نے مجھے حافظ قرآن بنا دیا۔

بندہ ناچیز خادم کرمانوالہ شریف عرض کرتا ہے کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ تقوینی ولی اللہ تھے۔ اولیاء اللہ کی نظر لوح محفوظ پر ہوتی ہے مولانا روم علیہ الرحمتہ نے کیا ہی خوب فرمایا۔

لوح محفوظ است پیشار یار
راز پنہاں می شود زآں آشکار
قال را بگداز مردِ حال شو
زیرِ پائے کاملاں پامال شو

یَمْحُوا اللّٰهُ مَا يَشَآءُ وَيُثْبِتُ کے تحت حضرت سید المفسرین قاضی محمد ثناء اللہ مجددی پانی پتی فرماتے ہیں۔

ترجمہ: "اللہ جو کچھ چاہتا ہے مٹاتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے۔ ثابت اور برقرار رکھتا ہے۔"

مفسرین کرام فرماتے ہیں کہ اس میں سترہ قول ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں لوح محفوظ میں سے اللہ تعالیٰ جو کچھ چاہتا ہے مٹا دیتا ہے اور جو کچھ چاہتا ہے اسی میں ثبت کر دیتا ہے۔ جو لوح محفوظ کی تحریر مٹانے کے قابل ہوتی ہے' جس کو تقدیر معلق کہا جاتا ہے' اس کو مٹا دیتا ہے' اور اس کی جگہ دوسری چیز پیدا کر دیتا ہے۔ خواہ اس قضاء کا معلق ہونا لوح محفوظ میں درج ہو یا نہ ہو صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں پوشیدہ ہو اور تحریر لوح مٹانے کے قابل نہیں ہوتی جس کو تقدیر مبرم کہتے ہیں اس کو نہیں مٹاتا قضاء مبرم رد نہیں ہوتی۔

سید المفسرین قاضی محمد ثناء اللہ مجددی فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت مسعود رضی اللہ عنہ کی روایت کے مطابق مقامات مجددیہ میں ایک واقعہ ذکر کیا گیا ہے۔

قطب الاقطاب حضرت ملا طاہر لاہوری تھے جن کا مزار شریف لاہور کے میانی صاحب والے قبرستان میں ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے دونوں صاحب زادگان حضرت محمد

سعید اور حضرت محمد معصوم علیہما الرحمتہ کے معلم تھے۔

حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے بنظر کشف ملاحظہ فرمایا کہ حضرت ملا طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی پر لکھا ہے ملا طاہر لاہوری شقی حضرت صاحب نے اس کا ذکر اپنے شہزادوں سے کر دیا۔ صاحبزادگان تو ملا طاہر رحمۃ اللہ علیہ کے شاگرد تھے ہی۔ اس لئے انہوں نے حضرت سے درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ اللہ اس شقاوت کو مٹا کر سعادت سے بدل دے مجدد الف ثانی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں نے لوح محفوظ میں لکھا دیکھا ہے کہ یہ قضاء مبرم ہے جس کو بدلا نہیں جا سکتا۔ شہزادوں نے دعا کرنے کے لئے اصرار کیا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا مجھے یاد آیا کہ غوث الثقلین شیخ محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا تھا۔ میری دعا سے قضاء مبرم بھی بدل جاتی ہے۔ اس لئے میں دعا کرتا ہوں بارگاہ الٰہی میں عرض کرتا ہوں۔ اور اے اللہ تیری رحمت وسیع ہے تیرا فضل کبھی ایک پر ختم نہیں ہوتا میں تجھ سے امید کرتا ہوں اور تیرے رحمت وسیع ہے کبھی ختم نہیں ہوتی' میں تجھ سے امید کرتا ہوں اور تیرے ہمہ گیر فضل سے درخواست کرتا ہوں کہ میری دعا قبول فرمالے اور ملا طاہر رحمۃ اللہ علیہ کی پیشانی سے شقاوت کی تحریر مٹا کر اس کی جگہ سعادت کے نقوش ثبت کر دے۔ جیسے تو نے میرے آقا غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی دعا قبول فرمائی تھی حضرت مجدد قدس سرہ کا بیان ہے اس دعا کے بعد وہ منظر میری آنکھوں کے سامنے آگیا کہ گویا میری نظر کے سامنے لفظ (شقی) ملا طاہر صاحب کی پیشانی سے مٹا کر اس کی جگہ لفظ (سعید) لکھ دیا گیا۔ اور اللہ تعالیٰ کے لئے یہ بات دشوار نہیں۔

یہ چند واقعات تحریر کئے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے مقربین کی محبت عطا فرمائے قرآن پاک میں جگہ جگہ اور حدیث شریف میں تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔ صاحب بصیرت کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔ (تفسیر مظہری ص ۲۷۴)

حضرت قبلہ (گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے تھے کہ دونوں شہزادے میری دونوں آنکھیں ہیں۔ اور باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کو پیروں کا پیر فرماتے تھے۔ اور چھوٹے باباجی پیر عثمان رحمۃ اللہ علیہ کو ولی اللہ فرماتے تھے۔

میرے پیر بھائی غلام غوث جو کاہنہ میں رہتے ہیں انہوں نے مجھے حضرت صاحب کا ایک واقعہ سنایا یہ ان کے دادا جان نے جمعہ کے دن گنج کرم سے سنا تھا۔ فرماتے ہیں کہ جمعہ کے دن حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پاس چند احباب آپ کی خدمت میں بیٹھے تھے۔ فرمایا آج بیان بڑا مبارک تھا، مگر بعض لوگوں تک آواز نہیں پہنچی۔ تو آپ جلال میں آگئے فرمایا۔ میں نے تمہاری آنے والی نسلوں تک آواز پہنچادی ہے۔ یہ سچ ہے کہ آپ کے نور نظر باباجی سرکار عثمان علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے لخت جگر پیر طریقیت سید پیر طیب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام ملک اور بیرون ملک تک پہنچا رہے ہیں۔ ایک علم دراستہ ہے۔ ایک علم وراثہ ہے اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے پیر طیب صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو یہ علم وراثہ عطا فرمایا ہے۔ گنج کرم حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ان دونوں شہزادوں کے نام بھی ارشاد فرمائے تھے۔ صاحبزادے پیر سید صمام علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور پیر سید طیب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ یہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بہت بڑی کرامت ہیں۔ یہ ہے۔ علمناہ من لدنا علمًا

بندہ ناچیز اور صوفی عبدالمجید صاحب شیخ المشائخ قبلہ عالم سجادہ نشین مکان شریف۔ سید محفوظ حسین شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا۔ آپ کے پیر خانہ کا کیا حال ہے' تو میں نے عرض کی الحمدللہ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے آپ نے فرمایا پیر طیب شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے بڑی دنیا مستفیض ہو گی۔

قبلہ حضرت باباجیؒ سرکار رحمۃ اللہ علیہ

قطب دوراں' پیر پیراں' زبدۃ العارفین قبلہ عالم پیر سید محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ' پیر دستگیر حضرت کرمانوالی سرکار کے نور نظر اَلْوَلَدُ سِرٌّ لِاَبِیْہِ کے مظہر تھے۔ اس ناچیز نے قرآن و حدیث کی روشنی میں اولیاء اللہ کی جو تعریف پڑھی ہے وہ آپ میں موجود تھی۔

ولی کی تعریف:

ولی کے معنی ہیں اللہ کا دوست' اللہ کے قرب والا' اللہ کے دین کا مددگار۔ سچا ولی اللہ تعالیٰ سے ہر حال میں راضی رہتا ہے' اسے نہ کوئی غم اور نہ ہی کسی سے خوف ہوتا ہے۔ اولیائے کرام ہر دم کتاب اور سنت پر عمل پیرا رہتے ہیں۔ ان کا قول' فعل' اور ہر کام اسوۂ حسنہ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں ہوتا ہے۔ سلطان العارفین حضرت بایزید بسطامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حق تعالیٰ سبحانہٗ جن کو دوست رکھتا ہے' ان کو تین خصلتیں عطا فرماتا ہے۔ (۱) سخاوت دریا کی مانند (۲) شفقت آفتاب کی مانند (۳) تواضع زمین کی مانند۔ یہ قدسی نفوس نورِ نبوت سے فیض یاب ہوتے ہیں۔ لوگ ان کے مزارات پر فاتحہ خوانی کے لئے جاتے ہیں۔ طالبین کی دعائیں ان کے توسل سے قبول ہوتی ہیں۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اولیاء اللہ کون ہیں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا "وَاِذَا رَأَوْا ذُكِرَ اللّٰهُ" اور

جنہیں دیکھنے سے خدا یاد آجائے۔ امام العارفین خواجہ محمد علی رحمۃ اللہ علیہ حکیم ترمذی اس حدیث کی شرح کرتے ہوئے اپنی کتاب "نوادر الاصول فی احادیث الرسول صلی اللہ علیہ وسلم" میں فرماتے ہیں۔ کہ ولی کا دل انوار جلال الٰہی کی کان ہے اور ہیبت کبریا اس کی قربت ہے اور ولی کے چہرے کی تازگی اور نور اس کے سبب سے ہوتا ہے۔ پس جب مومن بندے کا دل اس نور کی پاکیزگی سے زندہ ہوتا ہے۔ تو اس کا عکس اس کی پیشانی پر ظاہر ہوتا ہے۔ اور اس کے چہرے پر چمکتا ہے۔ پھر جو اس ولی کی طرف دیکھتا ہے' اسے خدا یاد آجاتا ہے۔ حضور بابا جی رحمۃ اللہ علیہ میں یہ چیزیں اللہ کے کرم سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور قطب زماں حضرت صاحب کی نظر عنایت سے پائی جاتی تھیں۔ جیسا کہ قطب ربانی' شہباز لامکانی' حضرت شیخ غوث الاعظمؒ "فتوح الغیب" میں فرماتے ہیں کہ بندے کو جب قرب الٰہی حاصل ہوتا ہے۔ تو " اِذَا اَرَادَ شَيْئًا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ " کے مقام پر فائز ہو جاتا ہے۔ یہ چیز رب العزت نے بابا جی رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائی تھی۔

کرامات:

۱۔ بندہ ناچیز اور حاجی ارشاد صاحب (جو ہماری مسجد کے منتظم ہیں۔) بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے کرمانوالہ شریف حاضر ہوئے۔ تو حاجی صاحب نے عرض کیا کہ مولوی صاحب کا مکان نہیں ہے۔ تو آپ نے فرمایا "اچھا مکان نہیں------ تو بنا بنایا لے لیتے ہیں۔" حاجی صاحب نے عرض کی کہ اتنی قیمت کہاں سے لائیں گے۔ تو آپ نے فرمایا "اللہ کریم کرم فرمائے گا۔" اس کے بعد آپ کی نگاہ کرم سے مکہ کالونی میں چند دنوں میں مکان بن گیا۔

۲۔ ایک مرتبہ مولانا نور محمد صاحب (جو میرے پیر بھائی ہیں) ہم دونوں قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے۔ تو بابا جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "مولوی جی بعض لوگ

دوسرے لوگوں کے وظائف پڑھتے ہیں اور حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا بتایا ہوا درود شریف نہیں پڑھتے۔ (کیونکہ مولوی نور محمد صاحب کو دوسرے وظائف کا بہت شوق تھا۔) پھر ہم دونوں دربار شریف پر چلے گئے۔ جب واپس آئے تو مولوی نور محمد صاحب نے عرض کی کہ حضور مجھے حج کروائیں۔ جیساکہ ایک مرتبہ اعلیٰ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے کروایا تھا کہ میرے پاس پائی بھی نہ تھی اور آپ نے فرمایا تھا کہ اللہ کرم فرمائے گا' تو میں اسی سال بیت المقدس' عراق ہر جگہ کی حاضری کے بعد کعبہ اور بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وسلم کی حاضری کے بعد واپس آیا۔ تو آپ جلال میں آگئے۔ فرمایا "حج ایک مرتبہ آپ نے کرلیا ہے وہی کافی ہے۔" مولوی صاحب نے عرض کی کہ آپ مجھے یہاں سے ہی بیٹھے بٹھائے زیارت کروا دیں۔ آپ بہت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ "آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔" اس کے بعد اذان ہوئی اور آپ نے خود امامت فرمائی۔ میرے دل میں خیال آیا کہ مولوی صاحب نے جلد بازی کی ہے۔ آپ خود ہی کرم فرما دیتے۔ اور پھر مجھے ارشاد فرمایا کہ "گھبراؤ نہیں انشاء اللہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کرم فرمائیں گے۔ آپ کو اس سال ہی حج کی سعادت نصیب ہو گی۔" آپ کے کرم سے مجھے حج نصیب ہوا۔ کہ میرے پاس ۱۰ روپے بھی نہیں تھے۔ اللہ کے ایک بندے نے مجھے بلایا اور مجھ سے فرمایا کہ آپ میرا نام نہ لیں اور حج کا سارا خرچ میں اکیلا ہی ادا کروں گا۔ اللہ اکبر۔

۳۔ مسجد کی حالت بہت خستہ تھی۔ حالانکہ یہاں (گلبرک) میں اچھے کھاتے پیتے لوگ رہتے ہیں۔ میں قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا تو تین مرتبہ آپ نے فرمایا "کہ مسجد کا کیا حال ہے۔" ناچیز نے عرض کی الحمد اللہ ٹھیک ہے۔ جب میں واپس آیا تو دوسرے دن جمعہ تھا۔ مسجد کمیٹی کے صدر "سید نوید شاہ صاحب گیلانی" نے ارشاد فرمایا کہ معمار بلوا کر کام شروع کروائیں۔ پھر پتہ نہیں کہ

کیسے کام بنا۔ یہ ہے آپ کا کرم! آپ قطب زماں کی طرح یعنی اعلیٰ حضرت صاحب کی طرح جو فرما دیتے ہو جاتا۔

ملفوظات:

ایک مرتبہ بندہ ناچیز اور محمد جنید اشرف بٹ صاحب ہم دونوں کرمانوالہ شریف باباجی رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوئے۔ راستے میں وضو کے متعلق بات ہوئی' کہ وضو میں چار فرض کیوں ہیں۔ جب آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو آپ نے فرمایا "مولوی صاحب کیا حال ہے؟" اور بٹ صاحب سے ملے اور تھوڑی دیر کے بعد وضو کے اوپر گفتگو فرمائی۔ ہم لوگ حیران ہو گئے۔ باباجی نے ایسا عارفانہ بیان فرمایا۔ "کہ وضو میں چار فرائض اس لئے ہیں کیونکہ حضرت آدم علیہ السلام سے جو پہلی لغزش صادر ہوئی یعنی گندم کھانا اس میں ان ہی چار اعضاء نے کام کیا تھا۔ کہ دماغ میں کھانے کا خیال آیا۔ پاؤں اُدھر چلے۔ ہاتھ میں گندم کا دانہ پکڑا' منہ شریف نے کھایا۔ لہٰذا حکم ہوا کہ نماز کے لئے ان ہی چار اعضاء پر پانی پہنچاؤ۔ سبحان اللہ۔

ایک مرتبہ قدم بوسی کے لئے ناچیز حاضر ہوا آپ قطب عالم حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک پر تشریف لائے ہوئے تھے۔ اور ملک سردار محمد صاحب کے گھر قیام پذیر تھے۔ (جولال مسجد کے قریب ہے۔) تو آپ نے ارشاد فرمایا: "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" صلی اللہ علیہ وسلم کے چوبیس حروف ہیں اور چوبیس گھنٹے اللہ کی یاد میں گزارنے چاہیں۔" اور فرمایا کہ "نفی سات قسم کی ہے پہلی لا معبود الا اللہ دوسری لا مقصود الا اللہ' تیسری لا محبوب الا اللہ' چوتھی لا موجود الا اللہ پانچویں "میں نہیں" چھٹی "جہان نہیں" ساتویں "جو سمجھ میں آئے خدا نہیں۔"

باباجی رحمۃ اللہ علیہ کو رب العزت نے "عَلَّمْنَاهُ مِنْ لَّدُنَّا عِلْمًا" عطا فرمایا تھا۔ آپ حضرت صاحب قطب زماں کی طرح علم و عرفان کی بارش فرماتے تھے۔ آپ نے

فرمایا کہ میں تین سال کا تھا کہ حضرت صاحب نے مجھے سارے علوم پڑھا دیئے تھے۔ ایک مرتبہ بندہ کرمانوالہ شریف قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا "کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے تین قسم کا علم عطا فرمایا ہے۔ ایک عام لوگوں کے لئے' ایک خاص کے لئے' اور ایک فرمایا کہ کسی کو نہ بتانا۔" حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ جو کچھ اللہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے سے اور میاں صاحب شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہ رحمت سے مجھے دیا ہے' وہ سب کچھ میں نے آپ کو (بابا جی) عطا کیا۔" (یہ جملہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا۔)

آپ کے وصال سے قبل چند احباب میرے ساتھ تھے۔ بابا ہدایت اللہ (جو حضرت شیخ المشائخ میاں جمیل احمد صاحب کا مرید ہے۔) اور حاجی محمد شریف اور چند حضرات حاضر ہوئے۔ جب کرمانوالہ شریف پہنچے تو اذان ہو رہی تھی۔ وضو کیا اور نماز کے بعد ہم دربار شریف پر چلے گئے۔ کیونکہ باباجی کے حجرہ مبارک میں بہت ہجوم تھا۔ تو میں نے سوچا کہ تھوڑی دیر کے بعد حاضر ہوں گے۔ ایک آدمی آیا۔ اس نے کہا۔ جو لاہور سے مولوی صاحب آئے ہیں۔ اور ان کے ساتھ جو آدمی آئے ہیں وہ جلدی اندر آئیں۔ جب خدمت میں حاضر ہوئے۔ تو اس وقت عجیب کیفیت تھی۔ باباجی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد تیار ہو گئی ہے۔ کتنا بڑا صحن ہے۔" میں نے عرض کی حضور بہت بڑا صحن ہے۔ ہدایت اللہ نے کہا کہ میاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی مسجد کا صحن بہت بڑا ہے۔ حضرت باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ "آپ نے میاں میر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا دربار دیکھا ہے؟--------- وہ کیسا ہے؟ فرمایا وہ صحن مسجد کا نہیں مزار کا احاطہ ہے۔" ہدایت اللہ صاحب نے عرض کی کہ مجھے بڑا شوق تھا۔ آپ کی زیارت کا' میں میاں جمیل احمد صاحب کا مرید ہوں آپ نے فرمایا "میاں جمیل احمد صاحب مجھ سے عمر میں کم ہیں۔ اور قبلہ میاں غلام احمد صاحب مجھ سے بڑے ہیں۔ پھر میاں صاحب کی چند کرامتیں بیان فرمائیں۔ اور فرمایا "میاں صاحب علیہ الرحمتہ

نے پانچ روپے حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو عطا فرمائے تھے۔ اور وہ ۵ روپے ابھی تک چل رہے ہیں۔ اور فرمایا کہ میاں صاحب علیہ الرحمتہ قطب الاقطاب نے یہ بھی فرمایا کہ آپ نے صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی سنت ادا کر دی ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ سب کچھ نذر کر دیتے تھے۔ پھر ارشاد فرمایا کہ "میاں عبدالحکیم" علیہ الرحمتہ نے دِلی کی جامع مسجد جس کا رخ ٹیڑھا ہو گیا تھا۔ اسے سیدھا کیا تو کیا پڑھا تھا۔" چھو کیا تھا"؟ پھر آپ نے فرمایا "نہیں ! انہوں نے اللہ ھو پڑھا تھا۔" اور بندہ ناچیز بالکل قریب تھا۔ تو باباجی رحمتہ اللہ علیہ نے ہاتھ کی مٹھی بنا کر میری طرف اشارہ فرمایا کہ "سب کچھ اللہ ھو میں ہے۔" اور ارشاد فرمایا کہ "آبِ حیات پی کر بھی آخر مرنا ہے۔" گویا آپ الوداع فرما رہے تھے۔

اس کے بعد چند یوم گزرے تھے کہ ہدایت کا سورج بظاہر دنیا فانی سے غروب ہو گیا۔ رب العزت کروڑوں رحمتیں آپ کی قبر اقدس پر برسائے۔ (آمین)

عمریں ختم ہو جائیں پھر بھی آپ کے کمالات بیان نہیں ہو سکتے۔ ایک مرتبہ فرمایا کہ "کرامت کو ظاہر نہ کرنا' بڑی کرامت ہے۔" فرمایا "جب حج کا موقعہ آتا ہے تو دل اڑنے لگتا ہے۔" آپ خلوت اور جلوت میں ادب کی تلقین فرماتے اور فرماتے کہ دین ادب ہی تو ہے۔ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف میں آپ "رطب اللسان رہتے۔"

حضرت داتا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے عرس کے موقع پر ملک صاحب کے گھر تشریف فرما تھے۔ ناچیز حاضر ہوا میرے ساتھ چند اور بھی احباب تھے۔ فرمایا "میں تو یہاں ہی بیٹھا رہتا ہوں۔ ہجوم کی وجہ سے دربار شریف میں نہیں حاضر ہوتا۔" میرے دل میں خیال آیا' کہ آپ یہاں سے ہی چلے جاتے ہوں گے۔ فرمایا "بٰرَکْنا حَوْلَہٗ"---------- اتنے روشن ضمیر تھے۔ فرمایا "داتا صاحب قادریہ' چشتیہ' نقشبندیہ بزرگوں سے پہلے کے بزرگ ہیں۔ پھر ایک شخص حاضر ہوا اس نے دعا کے

لئے عرض کی باباجی علیہ الرحمتہ نے حضرت بابا فرید گنج شکر علیہ الرحمتہ کا شعر پڑھا۔

اٹھ فریدا ستیا چڑھ کوٹھے تے تک' گھر گھر لگ گئی اے اگ
اک تو ہی نہیں دُکھی دُکھی اے سارا جگ

فرمایا "اللہ اللہ بس باقی سب ہوس" فرمایا "غفلت سب سے بڑی بیماری ہے۔" فرمایا "مچھلی کھانے کے بعد جب پیٹ میں جاتی ہے تو بھی پانی مانگتی ہے۔ کیونکہ اس کے ذروں میں پیاس کی تاثیر ہوتی ہے۔" اور اللہ والے جو ذکر الٰہی میں مستغرق رہتے ہیں' ان کی کیا شان ہے۔ فرمایا "وَاذْکُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ"

ترجمہ: "اور اللہ کو ایسے یاد کر کہ اپنے کو بھی بھول جاؤ۔"

ملفوظات:

کہ ایک مرتبہ میں پیر سید محمد علی شاہ بخاری المعروف باباجی سرکار تار
سلطان الاولیاء حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے عرس مبارک کے سلسلہ میں ملک سردا
محمد کے مکان میں رونق افروز تھے۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور بحرالعلو
مفسر القرآن' استاذ العلماء مولانا غلام علی اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ جو ان دنوں علیل تھے
صحت یابی کے لئے باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ سے دعا کے لئے درخواست کی۔ تو آپ
فرمایا "جب میں پچھلے دنوں عمرہ کے لئے گیا ہوا تھا۔ تو پیر جی (سید غضنفر علی شاہ بخار
ان کو علاج کے لئے حضرت کرمانوالہ لائے تھے۔ مگر وہ (غلام علی صاحبؒ) چلے
تھے۔" فرمایا "بیماری کوئی نہیں ذکر و فکر کی حرارت ہے۔ اللہ تعالیٰ کرم فرمائے گا۔
کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ سے خیر ہو جائے گی۔ فرمایا مولانا اہلسنّت کا بہت بڑا سرمایہ ہیں
کثیر لوگ ان سے مستفید ہونگے۔ قبلہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ (غوث پیر سید محمد اسمٰع
شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ) فرمایا کرتے تھے کہ اشرف المدارس ہمارا درس ہے۔ حضرت ق
علماء کرام کا بڑا احترام فرماتے تھے۔ حضرت قبلہ (گنج کرم) فرمایا کرتے کہ علم کے

تزکیہ نفس ضروری ہے۔ بغیر تزکیہ نفس کے معرفت محال ہے۔ بندے پر لازم ہے کہ صدق اور اخلاص کے ساتھ اللہ کی عبادت کرے اور یہ کیفیت اس وقت حاصل ہو گی' جب عبادت اور شکر میں غیر کی نفی اور دوسروں کو مٹا دیا ہوا ہو اور یہ محاسبہ نفس پر موقوف ہے۔ لہٰذا بغیر ضرورت کے نہ کوئی بات ہو نہ کام اور ہر قول و فعل سے پہلے اللہ کی طرف التجا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ نیک عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا لوگ مرید ہونا بڑا آسان سمجھتے ہیں۔ جبکہ یہ بہت مشکل کام ہے۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ حضرت صاحب گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ سردھڑ کی بازی لگانی پڑتی ہے۔ اب تو رسم ہی رسم رہ گئی ہے۔ نہ وہ ذوق ہے اور نہ وہ ہمت۔ رب العزت آپ (حضرت قبلہ) کے ارشادات عالیہ پر عمل کی توفیق فرمائے۔ ہم نام کے مرید ہیں۔ مرید تو وہ ہے جو ہمیشہ ذکر الٰہی میں مشغول رہے۔ کیونکہ ذکر سے طالب اپنے مطلوب کو پہنچتا ہے۔ اور محبت ایسی آگ ہے' جو ہر قسم کی میل کچیل کو جلا ڈالتی ہے۔ اور جب محبت مستحکم ہو جاتی ہے تو ذکر مشاہدۂ مذکور کے ساتھ ہوتا ہے۔ اور یہی وہ ذکر کثیر ہے جس پر اللہ تعالیٰ نے فلاح و کامیابی کا وعدہ فرمایا ہے۔ ارشاد الٰہی ہے۔ وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ (سورۃ الجمعہ پارہ ۲۸ آیت ۱۰) یعنی بکثرت اللہ کا ذکر کرو' تاکہ تم کامیاب ہو جاوَ۔

وہ دل سدا آباد ہے جس دل میں تیری یاد ہے
جو یاد سے غافل ہوا ویران ہے برباد ہے

۲۔ فرمایا کم کھانے سے جسم تندرست رہتا ہے۔ گناہوں کے ترک کر دینے سے روح کو سلامتی ملتی ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے سے دین سلامت رہتا ہے۔

باوضو رہ بول تھوڑا کر ذکر ربط دل رکھ پیر سے کھودے خطر
رہ جدا لوگوں سے تھوڑا کھا طعام اعتراض چھوڑ آٹھوں میں تمام

بندہ ناچیز محمد عنایت احمد حضرت کرمانوالہ شریف باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کی قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ شیخ المشائخ قبلہ پیر سید عثمان علی شاہ بخاری کے وصال کو ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کا پاؤں پھسلا ایک بازو ٹوٹ گیا آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرے تو دونوں بازو ٹوٹ گئے ہیں۔ کہ میرا حقیقی بھائی فوت ہو گیا ہے۔ بھائی بھی تو بازو ہوتے ہیں۔ آپ نے فرمایا لوگ تو ایسے ہی باتیں کرتے ہیں۔ میں نے اپنے بھائی کو اپنی قبر بھی دے دی اور کفن بھی۔ یہ قبر کی جگہ میں نے اپنے لئے رکھی تھی۔ اور کفن بھی مدینہ منورہ سے اپنے لئے لایا تھا۔ وہ بھی میں نے دے دیا ہے۔

پھر فرمایا مزار مبارک اسی لئے کشادہ رکھا تھا کہ ہمیں بھی اس میں جگہ مل جائے تاکہ جب کوئی حضرت قبلہ کے مزار پر آئے تو ہمارے لئے بھی دعا کرے۔

ہوتا ہے کوہ و دشت میں پیدا کبھی کبھی
وہ مرد جس کا فقر حرف کو کرے نگین

بندہ ناچیز ایک مرتبہ قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ صحن مسجد میں تشریف فرما تھے۔ چہرہ مبارک مزار شریف کی طرف تھا ہمارا رخ جانب شمال تھا۔ جونہی ریل گاڑی اسٹیشن سے گزری تو ہم میں سے چند بیلیوں نے ریل گاڑی کی طرف دیکھا۔ تو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "یہی جگہ تھی کہ حضرت قبلہ (گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ) اسی طرح تشریف فرما تھے۔ ریلوے اسٹیشن حضرت کرمانوالہ ابھی نیا نیا بنا تھا۔ تو اسی طرح چند بیلیوں نے ریل گاڑی کو جو گزر رہی تھی دیکھا تو حضرت صاحب (گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ) نے فرمایا تھا "کیا دیکھتے ہو گاڑیاں تو آتی جاتی رہیں گی۔ وقت ہاتھ نہیں آئے گا۔" تو باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا "بے شک پھر وقت ہاتھ نہیں آیا۔"

۵۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ شریعت کی نگہداشت طریقت کے حصول کا سبب ہے نفس کی اصلاح شریعت سے' دل کی طریقت سے' روح کی حقیقت سے ہوتی ہے۔ فرمایا اولیاء اللہ کا تصرف زندگی میں اور موت کے بعد یکساں ہوتا

ہے۔

موت کو سمجھا ہے غافل اختتام زندگی
ہے یہ شام زندگی صبح دوام زندگی

ایک مرتبہ بندہ ناچیز قدم بوسی کے لئے حاضر ہوا کہ محمد جنید اشرف بٹ صاحب جن کی رہائش فردوس مارکیٹ کے پاس ہے۔ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ کے خاص مریدوں میں سے ہیں۔ کیونکہ بٹ صاحب کے والدین پاکستان بننے سے پہلے کے مرید ہیں اور حضرت قبلہ (گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ) کی خدمت میں کرمانوالہ شریف (ضلع فیروز پور بھارت) حاضر ہوا کرتے تھے۔ باباجی سرکار اکثر بٹ صاحب کے ہاں تشریف لاتے اور بندہ ناچیز کو بھی یہاں حاضری کا موقعہ مل جاتا۔ ایک مرتبہ بٹ صاحب مجھے لے گئے اللہ تعالیٰ محمد جنید اشرف بٹ صاحب کو سعادت دارین عطا فرمائے حضرت باباجی نے فرمایا "مولوی جی آپ کے پاس پیر بڑے آتے ہیں۔" میں نے عرض کیا حضور! دعا فرمائیں کہ نہ آئیں۔ پھر چند احباب آگئے۔ تو آپ نے فرمایا "بٹ صاحب میں نے تو منع کیا تھا۔ کسی کو نہ بتانا۔ بٹ صاحب نے عرض کی حضور محبت انہیں لے آتی ہے۔ پیر جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ بھی اکثر بٹ صاحب کے ہاں تشریف لاتے تھے۔ یہ ان کا بٹ صاحب پر خاص کرم تھا۔ پیر جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ تین مرتبہ اس بندہ ناچیز کے ہاں بھی تشریف لائے تھے۔ پر یہ ان کی خاص نظر کرم تھی آنجاکہ چشمہ شیریں بود مورو ملخ گرد آئند۔

تمنا درد دل کی ہے تو کر خدمت فقیروں کی
ملتا نہیں یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں

۸۔ ملکہ بلقیس کا تخت:

ایک مرتبہ باباجی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ بعض کا خیال ہے کہ یہ تخت

حضرت جبرائیل علیہ السلام لائے تھے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ حضرت خضر علیہ السلام لائے تھے۔ جبکہ بعض کا خیال ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام خود لائے تھے بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں بلکہ یہ تخت تو حضرت سلیمان علیہ السلام کا غلام حضرت آصف بن برخیا خود لایا تھا۔ اور انہوں نے تو صرف یاحی یا قیوم پڑھا تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ یا ارحم الراحمین پڑھا تھا۔ حضرت بابا جی سرکار رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں اُدھر اس نے (تخت کی) نفی کی اور اِدھر اس کا (تخت کا) اثبات کیا۔

کیمیا پیدا کن از مشتے گلے بوسہ زن بر آستان کاملے

اولیاء کی اقسام

شرح دیوان علی میں لکھا ہے کہ اصطلاح صوفیاء میں قطب کو عبداللہ بھی کہتے ہیں بعض اوقات قطب بادشاہ بھی ہوتا ہے جیسا کہ خلفائے راشدین اور امامین اور عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تھے۔

جب کسی وقت قطب مرجاتا ہے' تو اوتار میں سے ایک شخص منصب قطبیت پر ممتاز کیا جاتا ہے۔ حضرت قدس سرہ جس طرح قطب الاقطاب ہیں اس طرح قطب الاوتار بھی ہیں۔

<u>ابدال:</u>

جمع بدل کی ہے۔ یہ اولیاء اللہ کے اس طبقہ میں سے ہیں جن کو خدا تعالیٰ یوماً فیوماً درجہ کمال تک ترقی دیتا ہے اور اگر ان میں سے ایک مرجائے تو دوسرا اس کی جگہ مقرر ہوتا ہے۔ اس لئے اس کا نام ابدال ہے۔

اسی طبقہ کے توسط سے بارش کی دعا مانگی جاتی ہے۔ یہ جماعت چالیس اولیاء پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس کے مدارج بالترتیب ہیں ان کا ابتدائی درجہ نجباء کا اخیر درجہ ہے اور ان کا آخیر درجہ قطب الاوتار کا ابتدائی درجہ ہے۔ جب ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو دوسرا ترقی پاتا ہے۔ حتیٰ کہ آخیر پر صالحین میں سے ایک کو اس جماعت میں ترقی دی جاتی ہے۔ قیامت تک ان کی تعداد اور سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا۔

ابدال سے جو اعلیٰ مراتب پر فائز ہوتے ہیں اوتاد کہلاتے ہیں۔

نجباء:

جمع نجیب:

ایک جماعت اولیاء کی ہے۔ اس کی تعداد بھی چالیس ہوتی ہے۔

نقباء:

تین سو اولیاء اللہ کی جماعت ہوتی ہے۔ ان کا ابتدائی درجہ صالحین کا اخیر درجہ ہوتا ہے۔

۱۔ افرا ۲۔ اقطاب ۳۔ اوتاد ۴۔ ابدال ۵۔ نجبا ۶۔ نقباء۔

افراد:

اس جماعت واصلین کا نام ہے' جو قطب کے دائرۂ تصرف سے خارج رہتی ہے۔ کیونکہ افراد ملائکہ کے ظل ہیں اور ملائکہ تصرف ارضی سے بالاتر ہوتے ہیں۔

اقطاب:

وہ ہیں جو مدار وجود خلائق اور شہود حقائق ہیں جیسا کہ فلکیات کے لئے مرکز قطب صرف انتظام امور عالم کے لئے منتخب کیا جاتا ہے' جس طرح اصطلاح حکمت میں عقل اول کا وجود تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس طرح اصطلاح تصوف میں قطب صاحب مقام مخدہا ہے قطب متعدد ہیں اور قطب الاقطاب کے ماتحت ہوتے ہیں۔ ذیل میں ان طبقات کی تشریح کی جاتی ہے۔

قطب الارشاد:

یہ ولی اللہ آسیائے ہدایت کا مدار ہوتا ہے جس سے کفر و ضلالت کی تاریکی اس طرح دور ہو جاتی ہے' جس طرح آفتاب اور مہتاب سے اندھیرا جاتا رہتا ہے۔

ب۔ اوتاد:

وجہ تسمیہ اس کی یہ ہے کہ اوتاد جمع وتد کی ہے جس کے معنی میخ کے ہیں جس طرح میخ کسی چیز کے قیام اور ثبات کی ضمانت ہوتی ہے۔ اور اس کو متزلزل نہیں ہونے دیتی اس طرح قطب الاوتاد جہان کے قیام کا ضامن ہوتا ہے۔ گویا ہر ایک فرد اس طبقہ کا میخ ہے جس کے ساتھ زمین۔ آسمان بحرو بر وابستہ ہیں قطب اور غوث ایک ہی شخص ہوتا ہے۔ گویا ایک ہی شخص کے ۲ مرتبے ہوتے ہیں۔

جیسے کہ جسم اور روح کی تمام قدر و قیمت ایک دوسرے کی وصل و اتحاد سے ہوتی ہے۔ اسی طرح شریعت بلا حقیقت ریا اور حقیقت بلا شریعت منافقت اور گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

ترجمہ: "یعنی جو لوگ ہماری راہ پانے میں جدوجہد کرتے ہیں۔

ہم ان کو اپنا صحیح راستہ دکھا دیتے ہیں۔" پس شریعت مجاہدہ ہے اور ہدایت مشاہدہ اس کی حقیقت یہ ہے جو بالفاظ دیگر ظاہر کی باطنی راہنمائی ہے جب مجاہدہ نہ ہوگا' تو مشاہدہ کہاں سے ملے گا۔ جب شریعت ترک کر دی جائے گی' تو حقیقت کے وارد ہونے کے کیا معنی؟ لہٰذا شریعت ایک دینی چیز ہے اور حقیقت سراسر بے دینی ہے۔ اس لئے ہر دفعہ لازم و ملزوم ہیں۔ جب نبی کریم ﷺ' صحابہ کرام و بزرگان دین عظام حضور غوث پاک قدس سرہ العزیز جیسے خدا رسیدہ اور واقفان حقیقت نے آخری دم تک شریعت کے احکام سے کسی کو نظرانداز نہ کیا تو صرف باطنی نماز' روزہ اور حج کا سبق دینے والے اور شریعت پر عمل نہ کرنے والے پیر نہیں۔ بلکہ ملحد' کافر' بے دین' عیش پرست اور شہوت پرست ہیں۔ جو سادہ لوح مسلمانوں کو گنہگار بنا رہے ہیں۔

اللہ ان کے مکرو شر سے بچائے نبی کریم ﷺ اور بزرگان دین بالخصوص

غوث زماں قطب الاقطاب حضرت کرمانوالہ شریف المعروف گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ایک مرتبہ حضرت شیخ المشائخ المعروف بابا جی محمد علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حج کے لئے تشریف لے جا رہے تھے' تو ائیر پورٹ کی مسجد میں حضرت بابا جی صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے علامہ مفتی حبیب اللہ صاحب اور بندہ ناچیز محمد عنایت احمد کے ساتھ دوران گفتگو ارشاد فرمایا کہ حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ قطب الارشاد تھے۔

علم اور علماء کی فضیلت

کے سلسلہ میں متعدد احادیث ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس پر اللہ تعالیٰ رحمت کا دروازہ کھولتا ہے' اسے دین کی سمجھ دیتا ہے اور بھلائی اس کے ذہن میں القاء کرتا ہے۔

مزید فرمایا: علماء علیہم السلام انبیاء کرام علیہم السلام کے علم کے وارث ہیں۔ یہ امر مسلمہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام سے بڑھ کر کسی کا درجہ نہیں اور اسی طرح ان کی وراثت سے بڑھ کر کوئی رتبہ اور فضیلت نہیں۔

نبی محترم ﷺ نے فرمایا سب سے افضل وہ مسلمان عالم ہے' جب اس کی طرف رجوع کیا جائے' تو علم سے نفع پہنچائے اور جب اس سے بے نیازی اختیار کی جائے تو وہ خود بخود بے نیاز ہو کر آپ کے کام آئے۔

حضور پر نور ﷺ نے فرمایا نبوت کے مرتبہ کے بعد اہل علم اور اہل جہاد کا مرتبہ ہے۔ اہل علم کا اس لئے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کا پیغام لوگوں تک پہنچاتے ہیں۔ اہل سیف مجاہدین کا اس لئے کہ وہ آپ کے دین کی حفاظت بزور تلوار کرتے ہیں۔

حضور ختم المرسلین ﷺ نے فرمایا:

"ایک قبیلے کی موت عالم کی موت سے آسان ہے۔"

"قیامت کے دن علماء کے قلم کی سیاہی شہداء کے خون کے برابر تولی جائے گی۔"

بندے کے دل میں ایک حدیث تھی' وہ میں نے حضرت مخدوم کی خدمت میں پڑھی' وہ یہ تھی۔ مَنْ اَحَبَّ الْعِلْمَ وَالْعُلَمَاءَ لَمْ یُکْتَبْ خَطِیْئَتُهٗ (جس نے علم اور علماء سے محبت کی اس کی خطائیں نہیں لکھی جائیں گی۔) اس وقت بندے نے عرض کیا۔ کیا اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ علم و علماء کی محبت کی وجہ سے اس شخص کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے؟ آپ نے فرمایا کسی کی محبت میں سچا ہونا اس کی متابعت کرنا ہے۔ جب کوئی شخص علم و علماء سے محبت کرے گا۔ تو ان کی متابعت کرے گا اور ناشائستہ باتوں سے دور رہے گا۔ چنانچہ جب کوئی ایسا شخص ہو گا۔ تو یقیناً اس کے گناہ نہیں لکھے جائیں گے۔ اس موقعہ پر آپ نے فرمایا کہ جب حق تعالیٰ کی محبت دل کے اوپر کے پردے میں ہو گی' اس صورت میں معصیت کا امکان ہے۔ لیکن اگر حق تعالیٰ کی محبت دل کے اندر اس کے سیاہ نقطے میں ہو گی' تو پھر معصیت کا امکان نہیں ہوتا۔

اس وقت آپ نے فرمایا کہ جوانی کی حالت میں توبہ و استغفار کرنا اچھا رہتا ہے۔ بڑھاپے میں اگر کوئی تائب نہ ہو گا تو کیا کرے گا۔ اس موقعہ پر آپ نے زبان مبارک سے یہ دو شعر ارشاد کیے ؎

چوں پیر شوی و برسر انجام آئی آئی سر حرف خویں ناکام آئی
سازی حق را ز تیرہ رائی معشوقہ خود در بے نوائی

"عالم علم سے کبھی سیر نہیں ہوتا حتیٰ کہ جنت میں پہنچ جاتا ہے۔"

"میری امت کی ہلاکت کا باعث دو چیزیں ہیں علم کا چھوڑنا اور مال دنیا جمع کرنا۔"

"حضور علیہ السلام نے فرمایا عالم بنو یا طالب علم بنو یا عالم سے محبت کرنے والا بنو۔ چوتھے یعنی عالم سے بغض رکھنے والا نہ بن جانا۔ ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔"

"تکبر عالم کے لئے بڑی مصیبت ہے۔"

حکماء کا قول ہے جو سرداری حاصل کرنے کے لئے علم حاصل کرتا ہے' اس سے رفیق عبادت اور ریاست پر حکمرانی دونوں کے اوصاف سے تہی دست ہو آتا ہے۔ فرمان الٰہی ہے:

سَاَصْرِفُ عَنْ اٰيٰتِيَ الَّذِيْنَ يَتَكَبَّرُوْنَ فِي الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ۔

ترجمہ: "البتہ ہم اپنی نشانیوں سے ایسے لوگوں کو پھیر دیں گے جو دنیا میں تکبر کرتے تھے۔"

حضرت امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے جس نے علم قرآن سیکھا' اس کی عظمت بڑھ گئی۔ جس نے فقہ کو سیکھا اس کی قدر و منزلت میں اضافہ ہوا جس نے علم و حدیث حاصل کیا اس کی دلیل قوی ہوئی جس نے حساب سیکھا اس کی رائے درست ہوئی' جس نے دیگر علوم اور نادر باتیں سیکھیں اس کی طبیعت میں گداز پیدا ہوا جس نے اپنی عزت نہیں کی اسے علم نے کوئی فائدہ نہیں دیا۔

حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے۔ جو شخص علماء کی مجلس میں کثرت سے شریک ہوتا ہے' اس کی زبان کی رکاوٹ دور ہو جاتی ہے۔ ذہن کی الجھنیں ختم ہو جاتی ہیں۔ جو کچھ وہ حاصل کرتا ہے وہ اس کے لئے باعث مسرت ہوتا ہے۔ اس کا علم ایک ولایت ہے۔ اور وہ فائدہ مند ہوتا ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جب کسی بندے کو رد کر دیتا ہے' اس سے علم کو دور کر دیتا ہے۔

علماء سوء کی سزا

علمائے سوء سے مراد وہ علماء سوء ہیں جو علم کی بدولت دنیا بناتے ہیں۔ اور ان کا مطلع دنیاوی نعمتوں کا حصول ہے وہ اہل جاہ کے ہاں قدر و منزلت کے خواہاں ہیں۔

آپ ﷺ نے فرمایا تب ہی عالم ہو گا جب وہ علم پر عمل کرے گا۔ مخبر صادق ﷺ نے فرمایا علم دو ہیں ایک زبانی علم جو لوگوں پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہے۔ دوسرا قلبی علم جو مخلوق خدا کو فائدہ پہنچانے والا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا آخری زمانہ میں بعض جاہل عبادت گزار ہوں گے اور بعض فاسق علماء ہوں گے۔

فرمان ختم المرسلین ﷺ ہے جو دوسرے علماء پر اپنی برتری جتانے بیوقوفوں پر علم کے ذریعے جنگ وجدال کرنے اور لوگوں کو علم سے اپنی طرف راغب کرنے کے لئے، جو بھی ایسا کرے گا جہنم میں جائے گا۔

حضور ﷺ نے فرمایا جو کوئی دینی مسئلہ یا دینی علم چھپائے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے آگ کی لگام دے گا۔ نیز فرمایا میں دجال سے زیادہ اور لوگوں پر تمہارے لئے ڈرتا ہوں عرض کیا وہ کون لوگ ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا گمراہ کن امام (یا سردار) مزید فرمان ہے جس نے علم پڑھا مگر ہدایت نہ پائی وہ اللہ تعالیٰ سے زیادہ دور ہوا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا حیران و پریشان لوگوں کے گروہ سے تعلق رکھنے والے اندھیری رات کے مسافروں کے لئے علم و حکمت کے راستے کیسے صاف کریں

گے۔

ان روایات سے عیاں ہے علم حاصل کرنے کی ذمہ داری پوری نہ کرنا کس قدر خطرناک ہے عالم یا تو دائمی ہلاکت یا دائمی سعادت حاصل کرتا ہے اگر علم حاصل کرنے کے باوجود سعادت حاصل کرنے سے محروم رہا۔ تو یہ اس کی بدبختی ہے۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں امت کے منافق عالم سے خائف ہوں آپ سے سوال کیا گیا منافق عالم کیسا ہوتا ہے؟ آپ نے فرمایا جس کی زبان عالم ہو مگر دل اور عمل جاہل ہوں۔

جناب حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ان جیسا نہ ہو جانا جو علم اکٹھا کرے حکماء کی دانائی کی باتیں جمع کرے مگر دل اور عمل دونوں کا جاہل ہو۔

ایک آدمی نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا میرا ارادہ علم حاصل کرنے کا ہے' ڈر ہے کہ اسے برباد نہ کردوں فرمایا علم کا چھوڑ دینا بھی اسے برباد ہی کرنا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔ علم آواز دیتا ہے عمل کرو۔ اگر ایسا کرو تو ٹھیک ورنہ وہاں سے رخصت ہو جاتا ہے۔

ابن مبارک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں جب تک انسان طالب علم رہتا ہے وہ عالم ہوتا ہے' جب اسے عالم ہونے کا گمان ہو جاتا ہے' تو جاہل بن جاتا ہے۔

حضرت فضیل بن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے مجھے تین شخصوں پر رحم آتا ہے۔

قوم کا سردار جو ذلیل ہو جائے۔

قوم کا غنی جو محتاج ہو جائے۔

وہ عالم جسے دنیاداری سے فرصت نہ ہو۔

حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔ علماء کا عذاب دل کی موت' دل کی

موت' آخرت کی بجائے دنیا کی طلب۔
کسی شاعر نے کہا:

عَجِبْتُ لِمُبْتَاعِ الضَّلَالَةَ بِالْهُدٰی
وَمَنْ یَشْتَرِیْ دُنْیَا بِالدِّیْنَ اَعْجَبُ

مجھے ہدایت کے بدلے گمراہی خریدنے والے پر تعجب ہے۔ اور جو دین کے بدلے دنیا خریدتا ہے اس پر اور زیادہ تعجب ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ برے عالم کو اس قدر شدت سے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔ جس کی بدولت وہ جہنمیوں میں گھومتا پھرے گا۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ کو فرماتے سنا قیامت کے دن ایک عالم کو لایا جائے گا اور اسے جہنم میں ڈالا جائے گا۔ اس کی انتڑیاں باہر نکل آئیں گی پھر وہ ایسے گھومے گا جیسے گدھا چکی کے گرد گھومتا ہے۔ دوزخی اس کے گرد چکر لگا کر پوچھے گا تجھے کیا ہوا؟ وہ کہے گا نیکی کا حکم کرتا تھا۔ لیکن خود اس پر عمل نہ کرتا تھا۔ برائی سے روکتا تھا۔ مگر خود نہ رکتا تھا۔ جان بوجھ کر نافرمانی کی بدولت آج جہنم میں ہوں۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

اِنَّ الْمُنٰفِقِیْنَ فِی الدَّرْكِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ۔

ترجمہ: "منافقین بے شک جہنم کے نچلے طبقے میں ہوں گے۔"

کیونکہ یہود نے علم کے باوجود حضور ﷺ کی نبوت کا انکار کیا اور نصاریٰ نے تین میں سے تیسرا یعنی تین خداؤں کا کافرانہ نظریہ پیش کیا اور اللہ تعالیٰ کا بیٹا بنا دیا انہوں نے پہچاننے کے باوجود ایسا کیا۔ کلام الٰہی ہے۔ یَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا یَعْرِفُوْنَ اَبْنَآءَهُمْ۔

ترجمہ: "وہ (یہود) آپ ﷺ کو پہچانتے ہیں جیسے کہ اپنے بیٹوں کو

پہنچاتے ہیں۔"

مزید فرمایا۔

فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ۔

ترجمہ: "پس جب ان کے پاس وہ کچھ آیا جسے وہ پہچانتے تھے تو انہوں نے اس سے کفر کیا پس کافروں پر اللہ کی لعنت ہے۔"

اور بلعم باغور کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا۔

وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ الَّذِيْۤ اٰتَيْنٰهُ اٰيٰتِنَا فَانْسَلَخَ مِنْهَا فَاَتْبَعَهُ الشَّيْطٰنُ فَكَانَ مِنَ الْغٰوِيْنَ○

ترجمہ: "اور ان لوگوں پر اس شخص کا قصہ بیان کر جسے ہم نے اپنی نشانیاں دیں پس وہ ان میں سے نکل گیا اور شیطان نے اسے پیچھے لگایا بس وہ گمراہوں میں سے ہو گیا۔"

علاوہ ازیں ارشاد ربانی ہے:

مَثَلُهٗ كَمَثَلِ الْكَلْبِ اِنْ تَحْمِلْ عَلَيْهِ يَلْهَثْ اَوْ تَتْرُكْهُ يَلْهَثْ۔

پس اس کی مثال کتے جیسی ہے اگر تو اس پر بوجھ ڈال دے تو وہ زبان نکالے گا۔ لٹکائے گا۔ اگر تو اسے چھوڑ دے تب بھی زبان نکالے گا۔ یعنی زبان لٹکائے گا۔

یہی کیفیت فاسق و فاجر عالم کی ہے۔ کیونکہ عالم کو کتاب اللہ کا علم عطا فرمایا مگر شہوات میں ڈوب گیا۔ اس لئے اس کو کتے سے تشبیہ دی گئی۔ چاہے اسے علم و حکمت دیا جائے یا نہ ہر حالت میں شہوت کی زبان لٹکائے گا۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا برے عالم کی مثال اس چٹان کی ہے جو نہر کے منہ پر گر پڑے نہ خود سیراب ہو اور نہ پانی کو راستہ دے کر کھیتوں کو سیراب ہونے دے۔

فضیلت حسن اخلاق

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب ختم الرسل ﷺ کی تعریف کرتے ہوئے فرمایا:

وَاِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْم۔

ترجمہ: "بے شک آپ ﷺ صاحب خلق عظیم ہیں۔"

صدیقہ کائنات ام المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا خلق قرآن تھا ایک شخص نے حضور ﷺ سے حسن اخلاق کے متعلق سوال کیا تو آپ ﷺ یہ آیت پڑھی۔

خُذِ الْعَفْوَ وَاْمُرْ بِالْعُرْفِ وَاَعْرِضْ عَنِ الْجٰهِلِیْنَ۔

ترجمہ: "درگزر اختیار کرو۔ نیکی کا حکم دو اور جاہلوں سے منہ پھیرلو۔

پھر حضور ﷺ نے فرمایا کہ حسن خلق یہ ہے کہ قطع تعلق کرنے والوں سے صلہ رحمی کرو۔ جو تمہیں محروم کرے اسے عطا کرو اور تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کر دو۔

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ مجھے اس لئے مبعوث فرمایا گیا ہے کہ میں خلق کو پایہ تکمیل تک پہنچاؤں۔ مزید فرمایا۔ قیامت کے دن میزان اعمال میں سب سے وزنی چیز خوف الٰہی اور حسن خلق ہو گا۔

حضور فخر کائنات ﷺ کی خدمت اقدس میں ایک شخص حاضر ہوا اور اس نے کہا یارسول اللہ ﷺ دین کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: حسن خلق۔ پھر دائیں سے

عرض کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا حسن خلق پھر وہ بائیں طرف آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ دین کیا ہے۔ آپ ﷺ نے پھر فرمایا حسن خلق پھر اس نے سامنے آکر اپنا سوال دہرایا یا رسول اللہ ﷺ دین کیا ہے آپ ﷺ اس کی طرف متوجہ ہوئے اور کہا تو نہیں سمجھتا کہ دین کیا ہے۔ دین یہ ہے کہ تو غصہ نہ کرے۔

آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں سوال کیا گیا یا رسول اللہ ﷺ! بدبختی کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بد خلقی۔

ایک شخص آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے وصیت فرمایئے آپ ﷺ نے فرمایا تم جہاں بھی ہو اللہ سے ڈرتے رہو اس نے عرض کیا۔ مزید بتایئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آؤ اور خلق سے کلام کرو۔

محمد رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا گیا کون سا عمل افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا حسن خلق۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

اللہ تعالیٰ جس بندے کی صورت اور اخلاق کو اچھا بنایا اسے آگ نہیں چھوئے گی وہ جہنم میں محفوظ ہو گا۔

حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے آپ ﷺ کی خدمت میں شکایت کی گئی کہ فلاں عورت رات کو عبادت کرتی ہے' دن کو روزہ رکھتی ہے' لیکن وہ بد خلق ہے اپنی باتوں سے ہمسایوں کو تکلیف پہنچاتی ہے آپ ﷺ نے فرمایا۔ اس میں بھلائی نہیں ہے۔ وہ جہنمیوں میں سے ہے۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ کو یہ فرماتے سنا میزان میں سب سے پہلے حسن اخلاق اور سخاوت رکھی جائے گی۔ جب اللہ تعالیٰ نے ایمان کو پیدا کیا تو اس نے عرض کی یا اللہ! مجھے قوی فرما تو اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسے

حسن اخلاق اور سخاوت سے تقویت عطا کی۔ جب اللہ نے کفر کو بنایا تو اس نے بھی طاقت کا مطالبہ کیا تو اسے بخل اور بد خلقی سے قوت عطا کی گئی۔

ختم المرسلین ﷺ کا ارشاد ہے اللہ تعالیٰ نے اس دین (اسلام) کو اپنے لئے پسند فرمالیا ہے۔ تمہارا یہ دین سخاوت اور حسن خلق کے بغیر صحیح نہیں رہتا۔ خبردار! اپنے اعمال کو ان دونوں سے آراستہ کرو۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے حسن خلق اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین مخلوق ہے۔ صاحب خلق عظیم ﷺ سے عرض کیا گیا کس مسلمان کا ایمان افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا جس کا خلق سب سے بہتر ہے۔

حضور ﷺ کا ارشاد گرامی ہے۔ بلاشبہ تم لوگوں کی مال و دولت سے امداد نہیں کر سکتے۔ لہٰذا ان کی امداد خندہ پیشانی اور حسن خلق سے کیا کرو۔

آپ ﷺ نے مزید فرمایا۔ بد خلقی اعمال کو اس طرح ضائع کر دیتی ہے جیسے سرکہ شہد کو تباہ کر دیتا ہے۔

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا تم ایسے آدمی ہو جس کی صورت اللہ تعالیٰ نے بہترین بنائی لہٰذا تم اپنا اخلاق بھی بہتر بناؤ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضور پر نور ﷺ بہت زیادہ خوبصورت اور بہترین خلق والے تھے۔

حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور خاتم المرسلین ﷺ اپنی دعا یوں کیا کرتے یا اللہ جیسے تو نے مجھے بہترین تخلیق فرمایا ویسے ہی میرے خلق کو بہترین بنا۔

حضرت عبداللہ بن عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ دعا فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الصِّحَّةَ وَالْعَافِیَةَ وَحُسْنَ الْخُلُقِ۔

ترجمہ: "یااللہ میں تجھ سے صحت' عافیت اور حسن اخلاق مانگتا ہوں۔"

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے محبوب کبریا ﷺ نے فرمایا انسان کی شرافت اس کا دین ہے۔ اس کی نیکی ہی حسن خلق ہے۔ اور اس کی مروت اس کی عقل ہے۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عربوں کو حضور ﷺ سے سوال کرتے دیکھا۔ پوچھا کون سی نیکی انسان کو عطا شدہ نیکیوں میں اعلیٰ ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا۔ حسن اخلاق۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ روز حشر مجھے سب سے زیادہ محبوب اور مجھ سے بہت قریب وہ لوگ ہوں گے۔ جن کا اخلاق اچھا ہو گا

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آپ ﷺ نے فرمایا ان تین چیزوں میں سے جس میں ایک بھی نہ ہو' تو اس کے عمل کو کوئی وقعت نہ دونگا۔

تقویٰ جو اسے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے روکے۔

حلم و بردباری جو اسے جہالت سے روکے رکھتی ہے۔

حسن اخلاق جس کی بدولت لوگوں کی گزر اوقات اچھی کرے۔

حضور ﷺ شروع شروع میں اکثر یہ دعا فرمایا کرتے تھے

یااللہ! مجھے بہترین خلق کی ہدایت فرمایا۔ ماسوا تیرے وہ کون ہے؟ جو حسن خلق مجھے دے۔ مجھے بدخلقی سے نجات دلائے۔ بدخلقی سے بچانے والا ماسوائے تیرے کون ہو سکتا ہے؟

آپ ﷺ سے سوال کیا گیا انسان کا جمال کس بات میں ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کلام میں نرمی کشادہ روی اور خندہ پیشانی کا اظہار کرنے میں۔ جو شخص لوگوں کو بھلے انداز میں ملے' اعلیٰ اخلاق کے ساتھ پیش آئے' یہ وہ آدمی ہے جس کے

سامنے اجنبی نرم روی اختیار کرتے ہیں اور لوگ اس کی تعریف فرماتے ہیں۔

ایک شاعر نے کہا:

اِذَا حَوَیْتَ خِصَالَ الْخَیْرِ اَجْمَعْتَهَا
فَضْلاً وَعَامَلْتَ کُلَّ النَّاسِ بِالْحُسْنِ

جب تو نے فضیلت کی تمام عادات کو جمع کر لیا اور سب لوگوں سے اچھا برتاؤ کیا۔

لَمْ تَحْرِمِ الْخَیْرَ مِنْ ذِیْ الْعَرْشِ تَحْرِزُهٗ
وَالشُّکْرَ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ السِّرِّ وَالْعَلَنِ

تم نے جو بھلائی جمع کی ہے عرش والے (اللہ) سے محروم نہیں رہے گا۔ اور ظاہر اور باطن میں مخلوق کی شکر سے بھی محروم نہ ہو گا۔

فضیلت رحم

حضور ختم رسل ﷺ کا فرمان ہے۔

"رحم کرنے والا ہی جنت میں جائے گا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا ہم سب رحم کرنے والے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا رحیم وہ نہیں جو اپنے آپ پر رحم کرے بلکہ رحیم وہ ہے جو اپنے آپ پر اور دوسروں پر رحم کرے۔

اپنے آپ پر رحم کرنے کا مطلب یہ ہے 'گناہ کی توبہ کرے اور خلوص دل سے عبادت کرے' تاکہ خود کو عذاب الٰہی سے بچانے کے لئے رحم کرے اور دوسروں پر رحم کرنا یہ ہے کہ کسی مسلمان کو تکلیف نہ دے۔

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔

"مسلمان وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے لوگ محفوظ رہیں۔"

اور جانوروں پر رحم اس طرح سے ہے کہ ان کی طاقت کے مطابق ان سے کام لیا جائے۔

رحمت اللعالمین ﷺ فرماتے ہیں ایک آدمی سفر میں تھا' اسے سخت پیاس لگی اس نے کنواں دیکھا وہاں جا کر اپنی پیاس بجھائی جب وہ اپنی تشنگی دور کر چکا تو قریب ہی کتے کو پیاسا دیکھا تو کنوئیں سے اپنے جوتے میں پانی بھر بھر کر اسے پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس شخص کو اس کارِ خیر کی بدولت بخش دیا۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے سوال کیا یارسول اللہ ﷺ جانوروں پر رحم کرنے سے

ثواب ملتا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہر ذی روح پر رحم کرنے سے ثواب ملتا ہے۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے روایت بیان کی' حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو حالات معلوم کرنے لئے پھر رہے تھے' آپ کا گزر ایک قافلہ کے قریب سے ہوا' ان کے غافل ہونے کی بناء پر آپ رضی اللہ عنہ کو اندیشہ لاحق ہوا کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کا نقصان ہو جائے۔ اسی اثناء میں حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ آپ کو ملے پوچھا امیرالمومنین رضی اللہ عنہ! اس وقت کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟

فرمایا ایک قافلہ قریب اترا ہے مجھے فکر ہے کہ کہیں ان کا نقصان نہ ہو جائے' چلو ان کی نگہبانی کریں یہ دونوں حضرات نگہداشت کرتے رہے' حتیٰ کہ صبح ہو گئی آپ نے قافلہ والوں سے فرمایا اٹھو صبح ہو گئی۔ جب اہل قافلہ بیدار ہوئے تو یہ دونوں حضرات واپس لوٹے۔

ہم پر لازم ہے کہ ہم صحابہ کرام ﷺ کے نقش قدم پر چلیں۔ اللہ نے ان کی تعریف رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ یعنی وہ آپس میں رحیم و کریم ہیں کہہ کر فرمائی ہے کیونکہ وہ مسلمان پر بلکہ تمام مخلوق پر رحم کرنے والے ہیں۔ حتیٰ کہ کافر بھی ان کی شفقت سے محروم نہ رہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک بوڑھے ذمی کو دربدر بھیک مانگتے دیکھا تو فرمایا ہم نے تیرے ساتھ انصاف نہیں کیا' جوانی میں تجھ سے جزیہ لیتے رہے۔ بڑھاپے میں دربدر کی ٹھوکریں کھانے کے لئے چھوڑ دیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے اسی وقت بیت المال سے اس کا روزینہ مقرر فرما دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا آپ رضی اللہ عنہ نے بعد میں آنے والے اپنے خلفاء کو مشکل میں ڈال دیا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اے ابو الحسن! مجھے ملامت نہ کرو اس ذات کی قسم جس نے حضرت محمد الرسول ﷺ کو نبی بنا کر مبعوث فرمایا اگر دریائے فرات کے کنارے ایک سالہ بھیڑ کا بچہ بھی مر جائے تو قیامت کے دن اس کے لئے جواب دینا پڑے گا۔ اس امیر کی کوئی عزت نہیں جس نے مسلمانوں کو ہلاک

کر دیا اور نہ ہی اس بدبخت حاکم کا کوئی مقام ہے' جس نے مسلمانوں کو خوف زدہ کیا۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد بیان کیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"میری امت کے لوگ جنت میں نماز' روزوں کی کثرت کی بدولت نہیں بلکہ اس لئے جنت میں جائیں گے کہ ان کے دل مسلمانوں کے بغض سے پاک ہوں گے' سخاوت اور رحم ان کی شخصیت کا حصہ ہو گا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد ہے:

"رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم کرتا ہے۔ تم اہل زمین پر رحم کرو آسمان والا تم پر رحم فرمائے گا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ارشاد ہے:

"جو کسی پر رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔ جو کسی کو نہیں بخشا اس کو نہیں بخشا جاتا۔"

حضرت مالک بن انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تم پر مسلمانوں کے چار حقوق ہیں۔ اپنے محسن کی امداد کرو' گناہگار کے لئے مغفرت طلب کرو' مریض کی عیادت کرو اور توبہ کرنے والے کو دوست بناؤ۔"

روایت ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے سوال کیا اے میرے خالق! تو نے کس وجہ سے مجھے کلیم بنایا؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مخلوق پر تیرے رحم کرنے کی بدولت۔

حضرت ابوالدرداء رضی اللہ عنہ بچوں سے چڑیاں خرید کر انہیں آزاد کرتے ہوئے فرماتے' آزادی کی زندگی بسر کرو۔

فرمان مصطفیٰ ﷺ ہے کہ:

"رحمت' شفقت اور محبت میں دنیا بھر کے مسلمان یک قالب دو جان ہیں۔ جسم کا کوئی عضو تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے' تو سارا جسم اس درد اور تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔"

حکایت:

بنی اسرائیل پر ایک زمانہ میں سخت قحط پڑا' ایک عابد کا ریت کے ٹیلے سے گزر ہوا تو اس کے دل میں خیال گزرا کاش یہ ٹیلہ آٹے کا ٹیلہ ہوتا اور میں بنی اسرائیل کا پیٹ اس سے بھر دیتا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی علیہ السلام کی طرف وحی بھیجی کہ میرے اس بندے سے کہہ دو کہ تجھے اس ٹیلے کے برابر بنی اسرائیل کو آٹا کھلانے سے جس قدر ثواب ملتا ہم نے اس نیت کی بدولت اتنا ثواب تمہیں عطا کر دیا ہے۔

حضور ﷺ کا فرمان ہے:

"مومن کی نیت عمل سے بہتر ہے۔"

حکایت:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے جاتے ہوئے شیطان کو دیکھا کہ اس کے ایک ہاتھ میں شہد اور دوسرے ہاتھ میں راکھ تھی فرمایا اس شہد اور راکھ سے کیا کرتے ہو۔ شیطان نے کہا غیبت کرنے والوں کو شہد کھلاتا ہوں اور راکھ یتیموں کے منہ پر ملتا ہوں۔ بالآخر لوگ اس سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔

ختم المرسلین ﷺ نے فرمایا جب یتیم کو دُکھ دیا جاتا ہے' تو اس کے رونے سے عرش کانپ جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے فرشتو! اس یتیم کو کس نے رلایا جس کا باپ فوت ہو چکا ہے۔

حضور ﷺ نے فرمایا: جس نے یتیم کے کھانے پینے کا انتظام کر کے اسے

پناہ دی اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے جنت کو واجب کر دیا۔

مروحۃ العلماء میں ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کھانا کھانے سے پہلے میل دو میل چکر لگا کر مہمانوں کو تلاش کرتے جو ان کے ساتھ مل کر کھانا کھائے۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ ایک دن رو پڑے آپ رضی اللہ عنہ سے رونے کے بارے میں سوال کیا گیا۔ تو آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا ایک ہفتہ ہو گیا میرے ہاں کوئی مہمان نہیں آیا' شاید اللہ تعالیٰ مجھ سے خوش نہیں ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: جو کسی بھوکے کو فی سبیل اللہ کھانا کھلاتا ہے' اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ اور جو شخص بھوکے سے کھانا روک لے قیامت کے دن اللہ اس سے اپنا فضل روک لے گا۔ اور اسے عذاب دے گا۔

ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہے: سخی' اللہ تعالیٰ' جنت اور لوگوں کے قریب ہوتا ہے اور جہنم سے دور ہوتا ہے۔ بخیل اللہ تعالیٰ جنت اور لوگوں سے دور ہوتا ہے لیکن جہنم کے قریب ہوتا ہے۔

فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: اللہ تعالیٰ کو جاہل سخی' عابد بخیل سے زیادہ پسند ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت کے روز ایسے مسلمان بغیر حساب جنت میں داخل ہوں گے۔ وہ عالم جو باعمل ہو--------- وہ حاجی جو حج کے بعد موت تک گناہوں سے بچا رہا۔------- وہ شہید جو اسلام کا کلمہ بلند کرتا ہوا میدان جنگ میں شہید ہو' وہ سخی جو مال حلال کمائے اور بغیر ریاکاری کے اللہ کی راہ میں خرچ کر دے۔

امانت اور توبہ

امانت' امن سے ماخوذ ہے۔ اس وصف کو اپنانے والا پر امن رہتا ہے۔ اس کی ضد خیانت ہے جو خون سے مشتق ہے۔ جس کے معنی کم کرنا۔ کیونکہ کسی چیز میں خیانت کرنے سے کمی واقع ہو گی۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے۔ مکر' دھوکہ' خیانت کرنے والے دوزخ میں جائیں گے۔

حضور ﷺ نے فرمایا جو لوگوں سے معاملہ کرے اور ان پر ظلم نہ کرے' لوگوں سے بات کرے لیکن جھوٹ نہ بولے تو وہ صاحب مروت لوگوں میں سے ہے' تو ان سے بھائی چارہ رکھنا ضروری ہے۔

ایک اعرابی قوم کی تعریف میں کہتا ہے:

"وہ امین ہیں کسی کے ساتھ دھوکہ نہیں کرتے' کسی کے ساتھ عہد سے غداری نہیں کرتے اور نہ ہی کسی مسلمان کی بے حرمتی کرتے ہیں' نہ ہی ان کے ذمہ کسی کا حق ہے' بس وہ بہترین قوم ہے۔"

اعرابی نے جس قوم کی تعریف کی اس قوم کے افراد باقی نہیں ہیں اب انسانی لباس میں بھیڑیئے پھرتے نظر آتے ہیں۔------- اشعار

انسان مصائب میں کس پر بھروسہ کرے شریف اور بااخلاق آدمی کو دوست کہاں سے دستیاب ہوں گے۔

چند افراد کو چھوڑ کر اکثر انسانی لباس میں بھیڑیئے نظر آتے ہیں۔ ایک شاعر کا قول ہے:

وہ اٹھ گئے ہیں جن کے چلے جانے کے بعد کہا جاتا تھا' کاش شہر ویران ہو جاتے اور قیامت آجاتی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان بیان کیا کہ امانت جلد ہی اٹھالی جائے گی' لوگ باہم تجارت کریں گے مگر امین کوئی نہیں ہو گا یہاں تک کہ کہا جائے گا کہ فلاں قبیلہ میں فلاں آدمی امین ہے۔

توبہ:

آیات و احادیث سے ثابت ہے کہ توبہ کرنا واجب ہے:

وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ

(النور: ۳۱)

ترجمہ: "اور اے ایمان والو! تم سب اللہ کی طرف توبہ کرو' تاکہ تم فلاح حاصل کر سکو۔"

دوسرے مقام پر حکم ربانی ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا تُوبُوا إِلَى اللَّهِ تَوْبَةً نَصُوحًا۔

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم اللہ تعالیٰ کے حضور خالص توبہ کرو۔"

"نصوح" لفظ "نُصح" سے ماخوذ ہے جس کے معنی خالص اللہ کے لئے توبہ کرنا ہے جو تمام عیوب سے پاک ہو۔ توبہ کی فضیلت اس آیت سے واضح ہے:

إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ التَّوَّابِينَ وَيُحِبُّ الْمُتَطَهِّرِينَ (البقرہ: ۲۲۲)

ترجمہ: "بے شک اللہ توبہ کرنے والوں اور پاک رہنے والوں سے محبت کرتا ہے۔"

ارشاد رحمتہ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم ہے:

"توبہ کرنے والا اللہ کا دوست ہے اور توبہ کرنے والا ایسا ہے کہ اس نے گناہ کیا ہی نہ ہو۔"

آپ ﷺ کا دوسرا فرمان ہے:

"ایک ایماندار کی توبہ سے اللہ تعالیٰ کو اس شخص سے زیادہ خوشی ہوتی ہے کہ جو ہلاکت خیز زمین میں اپنی سواری معہ کھانے پینے کے سامان کے لادے لئے پھر رہا ہو' نیند آجائے اور سو جائے جب بیدار ہو تو پتہ چلے کہ اس کی زندگی کا ظاہراً سہارا غائب ہے۔ اب موت کو دعوت دیتے ہوئے سو جائے پھر آنکھ کھلے تو سواری معہ سامان کے موجود ہو اسے حاصل کر کے جتنی خوشی ہوتی ہے' اللہ تعالیٰ کو مسلمان کی توبہ سے اس سے زیادہ خوشی ہوتی ہے۔

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو فرشتوں نے انہیں مبارک باد دی۔ جبرائیل و میکائیل علیہما السلام بھی آئے اور انہوں نے کہا اے آدم علیہ السلام! آپ نے توبہ کر کے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کر لی ہیں' حضرت آدم علیہ السلام نے فرمایا' اگر اس توبہ کے بعد رب سے سوال کرنا پڑا تو کیا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی فرمایا:

"اے آدم! تو نے اپنی اولاد کو محنت' دکھ اور تکلیف کا وارث بنایا اور توبہ کا ورثہ عطا فرمایا ان میں سے جو بھی مجھ سے دعا کرے گا میں دعا قبول کروں گا جیسا کہ تیری دعا قبول ہوئی اور جس نے مجھ سے بخشش طلب کی میں بخش دوں گا۔ کیونکہ میں قریب ہوں اور دعاؤں کا قبول کرنے والا ہوں' میں توبہ کرنے والوں کو ان کی قبروں سے اس طرح اٹھاؤں گا کہ میدان حشر میں مسکراتے ہوئے آئیں گے ان کی دعا قبول ہو گی۔"

فرمان مصطفےٰ ﷺ ہے:

"اللہ تعالیٰ کا دستِ رحمت رات کے گنہگاروں کے لئے صبح تک اور دن کے گنہگاروں کے لئے رات تک دراز رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قیامت تک اپنے بندوں کی توبہ قبول فرمائے گا۔"

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"اگر تم نے آسمان کے ستاروں کے برابر بھی گناہ کر لئے اور بعد ازاں شرمندہ ہو کر توبہ کر لی تو اللہ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا۔"

آپ ﷺ کا ایک اور ارشاد ہے:

"بعض اوقات آدمی گناہ کرتا ہے پھر اسی گناہ کے سبب وہ جنت میں چلا جاتا ہے' پوچھا گیا حضور ﷺ وہ کیسے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ گناہ کے فوراً بعد اس کی آنکھیں بارگاہ رب العزت میں اشکبار ہونے سے۔"

آپ ﷺ نے مزید فرمایا:

"ندامت گناہوں کا کفارہ ہے۔"

حضور ﷺ کا ارشاد ہے:

"گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہے جیسے اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ ہو۔"

"حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں حبشی حاضر ہو کر کہنے لگا: یارسول اللہ ﷺ جب میں گناہ کرتا ہوں کیا اللہ تعالیٰ دیکھتا ہے آپ ﷺ نے فرمایا "ہاں" حبشی نے چیخ ماری اور اس کے ساتھ ہی اس کی روح پرواز کر گئی۔

روایت ہے اللہ تعالیٰ نے جب ابلیس کو ملعون ٹھہرایا تو اس نے قیامت تک کے لئے مہلت مانگی۔ اللہ تعالیٰ نے مہلت عطا کر دی۔

وہ کہنے لگا تیری عزت کی قسم جب تک انسان میں جان ہے میں اسے گناہ پر اکساتا رہوں گا۔ اللہ نے فرمایا مجھے اپنے جاہ و جلال کی قسم میں ان کی زندگی کے آخری سانس تک ان کی توبہ قبول کرتا رہوں گا۔

رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے:

"نیکی گناہوں کو اس طرح مٹا دیتی ہے جس طرح پانی میل کو صاف کر دیتا ہے۔"

حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے یہ آیت اِنَّهٗ كَانَ لِلْاَوَّابِیْنَ غَفُوْرًا (بنی اسرائیل : ۲۵) "بے شک وہ رجوع کرنے والوں کو بخش دیتا ہے۔" اس شخص کے بارے میں نازل ہوئی جو گناہ کے بعد پھر توبہ کرتا ہے پھر گناہ کرتا ہے اور توبہ کرتا ہے۔

حضرت فضیل رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے۔

"اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے 'گناہگاروں کو خوشخبری سنا دو اگر وہ توبہ کریں گے تو ان کی توبہ قبول ہو گی۔ صدیقین کو متنبہ کر دو کہ اگر میں نے ان کے بارے میں عدل کیا تو انہیں عذاب دوں گا۔"

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

"جس نے گناہ کیا پھر اسے یاد کر کے غم اور دکھ محسوس کیا اور اس کا دل ڈر گیا تو اس کے نامہ اعمال سے اسے مٹا دیا جائے گا۔"

ایک روایت اس طرح ہے کہ ایک بزرگ سے خطا ہوئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اگر تو نے دوبارہ خطا کی تو میرے عذاب سے نہ بچ سکو گے۔ اس نے عرض کیا اے میرے پروردگار تو' تو ہی ہے اور میں' میں ہی ہوں۔ تیری عزت کی قسم اگر تو نے مجھے نہ بچایا' تو میں دوبارہ

گناہ کروں گا۔ اس طرح اللہ نے اسے بچالیا۔
روایت ہے ایک شخص نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے پوچھا ایک آدمی نے گناہ کیا اس کی توبہ کی کوئی صورت ہے؟ آپ رضی اللہ عنہ نے منہ پھیر لیا پھر دوبارہ متوجہ ہوئے تو دیکھا اس کی آنکھیں آشکبار تھیں۔ فرمایا: جنت کے دروازے ایسے ہیں جو کھلتے ہیں اور بند ہو جاتے ہیں مگر توبہ کا دروازہ ایسا ہے جو بند نہیں ہوتا' اس غرض کے لئے ایک فرشتہ مقرر ہے' اس لئے نیک عمل کرو اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔
بنی اسرائیل میں ایک نوجوان نے بیس سال تک عبادت کی۔ پھر بیس سال گناہ کئے ایک دفعہ آئینہ دیکھا تو اسے داڑھی میں بڑھاپے کے آثار دکھائی دیے' اس نے کہا اے میرے مالک میں نے بیس سال تیری عبادت اور بعد میں بیس سال تیری نافرمانی میں گذارے اگر میں تیری طرف لوٹ آؤں تو کیا میری توبہ قبول ہو گی؟
غیب سے ندا آئی تو نے ہم سے محبت کی ہم نے تجھے محبوب بنایا تو نے ہمیں چھوڑ دیا تو ہم نے تجھے چھوڑ دیا تو نے گناہ کئے تو ہم نے مہلت دی اگر تو توبہ کرکے آئے گا تو ہم تیری توبہ قبول کریں گے۔
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"جب بندہ توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے۔ محافظ فرشتے اس کی ماضی کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں' اس کے اعضائے جسمانی اس کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں۔ زمین کا وہ حصہ جہاں اس نے گناہ کیا آسمان کا وہ حصہ جس کے نیچے اس سے گناہ سرزد ہوا اس کے گناہوں کو بھول جاتے ہیں۔ تاکہ وہ قیامت کو اس طرح آئے کہ اس کے گناہوں پر گواہی دینے والا کوئی نہ ہو۔"

حضرت علی رضی اللہ نے حضور ﷺ کی ایک حدیث اس طرح سے روایت کی کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

"مخلوق کی پیدائش سے چار ہزار سال قبل عرش کے گرد لکھا ہوا ہے اس کو بخشنے والا ہوں' جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور نیک عمل کرے اور پھر ہدایت پر چلے۔"

ہر چھوٹے بڑے گناہ سے توبہ کرنا فرض عین ہے' اس لئے کہ چھوٹے گناہ مسلسل کرنے سے انسان بڑے گناہ کا بھی مرتکب ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

وَالَّذِيْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ (آل عمران۔ ۱۳۵)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی برائی کر بیٹھتے ہیں۔"

توبہ نصوح سے مراد ہے کہ انسان اپنے ظاہر اور باطن سے توبہ کرے۔ اس کی مثال اس طرح سے ہے کہ جیسے کوڑے کے ڈھیر پر ریشمی کپڑا ڈال دو' لوگ دیکھ کر تعجب کریں کہ کس قدر خوب ہے مگر جب پردہ اٹھایا جائے تو وہ منہ پھیر لیں اسی طرح مخلوق کی نظر ظاہرہ عبادت پر پڑتی ہے۔ روزِ محشر جب لوگوں کا باطن سامنے لایا جائے گا' تو فرشتے منہ پھیر لیں گے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ سے روایت ہے کہ روز محشر کئی توبہ کرنے والے ایسے ہوں گے جنہیں گمان ہو گا کہ وہ توبہ کرنے والے ہیں مگر وہ توبہ کرنے والے نہیں ہیں یعنی توبہ کا طریقہ انہوں نے اختیار نہیں کیا' نہ ندامت ہوئی نہ گناہوں سے رک جانے کا پکا ارادہ کیا جن پر ظلم کیا ان سے معافی مانگی اور نہ ان کو حق دیا۔ شرط یہ ہے کہ یہ ممکن تھا لیکن جس نے کوشش کی اور ناکامی میں بھی اہل حقوق سے استغفار کیا اس طرح سے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اہل حقوق کو راضی کر کے معافی دلوا دے گا۔ سب سے بڑی مصیبت یہ ہے کہ گناہ کر کے اسے فراموش کر دینا ہے اور توبہ نہ کرنا

ہے' عقل مند کے لئے لازم ہے کہ وہ اپنے گناہ کو بھولے بلکہ اپنا محاسبہ خود کرے۔

یٰٓاَیُّهَا الْمُذْنِبُ الْمُحْصِیْ جَرَائِمَهٗ

لَا تَنْسَ ذَنْبَكَ وَاذْكُرْ مِنْهُ مَاسَلَفَا

اے گناہوں کو شمار کرنے والے گناہ گار اپنے جرائم کو مت بھول۔ اور اپنے ماضی کے گناہوں کو یاد کرتا رہ۔

وَتُبْ اِلَی اللّٰهِ قَبْلَ الْمَوْتِ وَارْجُوْا

یَاعَاصِیًا وَاعْتَرِفْ اِنْ كُنْتَ مُقْتَرِفًا

موت سے پہلے اپنے رب کی طرف رجوع کرلے اور گناہوں سے رک جا۔ اگر اعتراف کرتا ہے تو اعتراف گناہ کر۔

فقیہ ابو اللیث رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں روتے ہوئے حاضر ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے عمر (رضی اللہ عنہ) کیوں روتے ہو؟"

عرض کی:

"یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دروازے پر ایک نوجوان ہے جس کے گریہ نے میرا دل جلا دیا ہے وہ رو رہا ہے۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اسے اندر لے آؤ۔"

جب نوجوان حاضر خدمت ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے رونے کا سبب پوچھا۔ نوجوان نے جواب دیا:

"میں اپنے گناہوں کی کثرت اور رب ذوالجلال کی ناراضگی کے خوف سے رو رہا ہوں۔"

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا کیا تو نے شرک کیا ہے؟

اس نے جواب میں کہا۔ ”نہیں“

آپ ﷺ نے پھر فرمایا ”کیا کسی کو ناحق قتل کیا ہے؟“

کہا ”نہیں“

فرمایا پھر اللہ تعالیٰ تیرا گناہ معاف کر دے گا چاہے ساتوں آسمانوں‘ زمینوں اور پہاڑوں کے برابر ہوں۔ اس نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اس سے بھی بڑھ کر ہے فرمایا کیا تیرا گناہ عرش کی کرسی سے بھی بڑا ہے؟ اس نے کہا میرا گناہ عظیم ترین ہے۔ کہا تیرا گناہ عرش سے بھی بڑا ہے؟ اس نے کہا میرا گناہ عظیم ہے۔ فرمایا تیرا گناہ بڑا ہے یا اللہ؟ بے شک جرم عظیم کو اللہ ہی معاف کرتا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے کہا مجھے اپنے گناہ بتاؤ۔ اس نے عرض کیا مجھے آپ ﷺ کے سامنے بیان کرتے ہوئے شرم آتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا بتاؤ۔ اس نے کہا عرصہ سات برس سے میں کفن چوری کرتا ہوں‘ ایک دن انصار کی لڑکی فوت ہو گئی میں نے اس کی قبر کو اکھاڑ کر کفن چوری کر لیا تھوڑی دور گیا پھر واپس آکر اس لڑکی سے بدکاری کی۔ یہ گناہ کر کے روانہ ہی ہوا تھا کہ لڑکی کھڑی ہو کر کہنے لگی اے نوجوان! اللہ تجھے غارت کرے تجھے اس کا خوف نہ آیا جو ظالم سے مظلوم کا بدلہ لیتا ہے۔ تو نے مردوں میں مجھے ننگا کر دیا۔ دربارِ الٰہی میں بھی ناپاک کر دیا۔ آپ ﷺ نے سنا تو کہا دور ہو جا تو جہنم کے لائق ہے۔

جوان روتا ہوا اللہ سے استغفار کرتا ہوا نکل گیا۔ چالیس راتیں توبہ کرتا رہا‘ چالیس راتوں کے بعد اس نے سر اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھ کر کہا:

”حضرت محمد ﷺ‘ آدم اور ابراہیم علیہ السلام کے رب اگر تو نے مجھے معاف کر دیا ہے تو اپنے حبیب اور ان کے صحابہؓ کو بتا دے ورنہ مجھ پر آسمان سے آگ برسا کر جلا دے مگر آخرت کے عذاب سے بچا لے۔“

روایت بیان کی گئی۔ جبرائیل علیہ السلام حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا:

"حضور! آپ علیہ السلام کا رب آپ علیہ السلام کو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کیا آپ علیہ السلام نے مخلوق پیدا کی۔؟" آنحضرت ﷺ نے جواب دیا "نہیں بلکہ اللہ نے ان کو پیدا کیا اور روزی دی۔" حضرت جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا: اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے اس نوجوان کی توبہ قبول کر لی۔ آپ ﷺ نے اس نوجوان کو بلایا اور اس کی توبہ کی قبولیت کی خوشخبری اس کو سنائی۔

حکایت:

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں ایک ایسا شخص تھا جو توبہ پر قائم نہیں رہتا تھا جب بھی توبہ کرتا توڑ دیتا۔ بیس سال تک اس کی یہی حالت رہی۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا میرے اس بندے کو کہہ دو کہ میں اس سے سخت ناراض ہوں۔ جب آپ علیہ السلام نے اللہ کا پیغام اس کو دیا تو وہ بہت غم زدہ ہوا اور جنگلوں میں نکل گیا وہ کہہ رہا تھا۔ یا الٰہی تیری رحمت ختم ہو گئی ہے یا میرے گناہوں نے تجھے رنج پہنچایا کیا تیری بخشش کے خزانے ختم ہو گئے ہیں یا بندوں پر تیری نظر کرم نہیں رہی؟ تیرے عفو اور درگذر سے کونسا گناہ بڑا ہے؟ تو کریم ہے اور میں بخیل ہوں کیا میرا بخل تیرے کرم پر غالب آگیا ہے۔ اگر تو نے اپنے بندوں کو اپنی رحمت سے محروم کر دیا تو وہ کس کے در پر جائیں گے اور وہ کس سے امید رکھیں گے۔ اگر تو نے رد کر دیا تو وہ کس کے پاس جائیں گے۔ اگر تیری رحمت ختم ہو گئی ہے اور عذاب میرے لئے لازم ٹھہرا ہے تو اپنے تمام بندوں کا عذاب مجھ پر کر دے' میں اپنی جان پیش کرتا ہوں۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے فرمایا جاؤ اس سے کہو اگر تیرے گناہ

زمین کے برابر بھی ہوں تب بھی میں تجھے بخش دوں گا کہ تو نے میرے کمال قدرت اور کمال عفو اور رحمت کو جان لیا۔

حضور ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کو گناہ گار' توبہ کرنے والے کی آواز سے زیادہ محبوب اور کوئی آواز نہیں جب وہ اللہ کو بلاتا ہے' تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"اے میرے بندے میں موجود ہوں جو چاہے مانگ! میری درگاہ میں تیرا رتبہ بعض فرشتوں کے برابر ہے۔ میں تیرے دائیں بائیں' تیرے اوپر ہوں' تیرے دل کی دھڑکن سے زیادہ قریب ہوں۔ اے میرے فرشتو! گواہ رہو میں نے اس کو بخش دیا۔"

حضرت ذوالنون مصری رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے اللہ تعالیٰ کے بہت سے بندے ایسے ہیں جنہوں نے گناہوں کے درخت لگائے' انہیں توبہ کا پانی دیا۔ حسرت و ندامت کا پھل کھایا۔ دیوانگی کے بغیر وہ دیوانہ کہلائے اور بغیر کسی مشقت کے لذتیں حاصل کیں۔ حقیقت میں وہ بڑے فصیح اور بلیغ ہیں۔ اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی معرفت رکھتے ہیں انہوں نے محبت کے جام نوش کیے اور مصائب پر صبر کرنے کی دولت سے مالا مال ہوئے۔ پھر عالم ملکوت میں ان کے دل غمزدہ ہو گئے اور عالم جبروت کے حجابات کی سیر نے ان کے افکار کو جلا بخشی۔ وہ ندامت کے پتوں کے سایہ میں ہیں۔ انہوں نے گناہوں کے اعمال نامے پڑھ لئے اور فریاد میں گر گئے اور تقویٰ کے زینہ کے ذریعے زہد کی بلندی پر چڑھ گئے۔ انہوں نے ترک دنیا کی تلخی کو شیریں خیال کیا' سخت بستر بھی ان کے نزدیک نرمی اختیار کر گئے'ف انہوں نے نجات اور سلامتی کی راہ کو پالیا۔ ان کی ارواح بلندی میں سیر کرنے لگیں۔ اور نعمت کے باغات میں باغ باغ

ہو کر ڈیرے ڈالے اور ابدی زندگی کے مستحق قرار پائے۔ انہوں نے آہ و بکا کی خندقوں سے نکل کر خواہشات کے پلوں کو عبور کیا' آخر میدان عمل میں اتر پڑے اور حکمت کے حوض سے سیراب ہوئے۔ فہم و فراست کی کشتیوں میں سوار ہوئے انہوں نے سلامتی کے دریا میں نجات کے قلعے تعمیر کئے اور راحت کے باغات اور عزت و کرامت کے خزانوں کے مالک بن گئے۔

کلمہ طیبہ کی برکات

کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ مَحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ کے برکات کے بارے میں حضرت قیوم زماں مجدد الف ثانی علیہ الرحمتہ فرماتے ہیں۔ کہ کاش ساری دنیا اس کلمہ کے مقابلہ میں ایسی ہی ہوتی جیسے قطرہ سمندر کے مقابلہ میں۔ اگر اس کلمہ کے کمالات کو تقسیم کیا جائے' تو تمام جہان معمور اور سیراب ہو جائیں۔ اس کلمہ کی عظمت و برکت لامحدود ہے جتنا کہنے والا بڑا ہو گا اس کی برکتوں کا ظہور اتنا ہی زیادہ ہو گا۔ اس سے زیادہ اور کوئی آرزو نہیں کہ کوئی شخص کسی کونے میں بیٹھ کر یہ کلمہ کہے۔ (روضتہ القیومیہ حصہ اول)

حدیث شریف میں ہے۔ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ حِصْنِیْ وَمَنْ دَخَلَ حِصْنِیْ اٰمِنَ مِنْ عَذَابِیْ

یعنی یہ کلمہ میرا مضبوط قلعہ ہے' جو اس میں داخل ہو گیا' وہ میرے عذاب سے امن پا گیا۔

یہ کلمہ توحید اللہ کی طرف سے امانت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اَنَا۔ پھر بندوں کو حکم دیا۔ کہو لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ اور یہ کلمہ امن و امان کا باعث ہے اور نجات دلاتا ہے آخرت کے عذاب سے۔ حدیث قدسی میں ہے۔

وَعِزَّتِیْ وَجَلَالِیْ وَرَحْمَتِیْ لَآ اَدَعُ فِی النَّارِ اَحَدًا یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ۔ (طبرانی)

ترجمہ: ''یعنی قسم ہے مجھے اپنی ذات اور جلال و رحمت کی کہ یہ کلمہ گو کو ہرگز دوزخ میں نہ رہنے دوں گا۔''

سالک کے لئے ضروری ہے۔ جب کلمہ طیبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کی تکرار کرے اور نفی میں تمام مخلوقات کو عدم اور فنا کی نظر سے مطالعہ کرے اور اثبات میں وجود معبود حقیقی کو مقدم اور بقا کی نظر سے مشاہدہ کرے۔ کلمہ شریف کی تکرار کے وقت زبان کو تالو سے چپکائے اور دل کے ساتھ جو قلب حقیقی سے متعلق ہے' متوجہ ہوئے اور سانس کو روک کر پوری قوت کے ساتھ ذکر کرے' اس طرح کہ اس کا اثر دل میں پہنچے اور قلب متاثر ہو۔ لیکن اس کا اثر اس کے ظاہر پر نمودار نہ ہو بالفرض اگر کوئی شخص سالک کے پہلو میں بیٹھا ہوا ہو تو اس کے شغل سے وہ بھی آگاہ نہ ہو۔ ہر وقت اس ذکر میں مستغرق رہے' چلتے' پھرنے' بات کرنے' سننے' سونے حتی کہ ہر وقت ذکر میں مصروف رہے۔

کون و مکاں میں کچھ نہیں اک نور کے سوا جلوہ نما ہے سارے جہاں سے جابجا
حق نور ہے زمانہ میں اس کا ظہور ہے توحید حق یہی ہے نہیں فرق اک ذرا

اگر مرید میں قابلیت ہو تو پیر اس میں تصرف کرکے پہلی ہی صحبت میں مرتبہ مشاہدہ تک پہنچا دیتا ہے۔ اسی زمانہ میں کبریت احمر سے بڑھ کر ہے جیسا کہ گنج کرم رحمۃ اللہ علیہ۔ آپ فرماتے تھے کہ قطب دوراں حضرت میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے پہلی ہی نظر مبارک میں تمام سلوک کی منزلیں طے کرا دیں۔

میں شب نہیں ہوں جو میں سناؤں حدیث خواب
میں ہوں غلام شیخ جو ہے مثل آفتاب

سالک کے لئے لازم ہے کہ بری صحبتوں سے پرہیز کرے' خاص کر ان لوگوں سے جن کے عقائد اہل سنت والجماعت کے مطابق نہ ہوں: قرآن حکیم میں ہے۔

وَلاَ تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا○

ترجمہ: "اور اس کا کہانہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔ ایسے لوگوں کی صحبت سے پرہیز کرنا چاہئے۔ مگر جو اللہ کے بندے ہیں ان کی محبت عین ایمان ہے۔

اَلْاَخِلَّآءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ○

ترجمہ: "گہرے دوست اس دن ایک دوسرے کے دشمن ہوں گے مگر پرہیز گار یعنی دنیا کی دوستیاں' قرابتیں قیامت میں دشمنی میں تبدیل ہو جائیں گے۔ مومن باپ کافر بیٹے کا دشمن ہو جائے گا' بلکہ کافر کے اعضاء بھی کافر کے دشمن ہو جائیں گے۔ اور اس کے خلاف گواہی دیں گے' دنیا فانی ہے تو دنیا کی دوستی بھی فانی۔ لیکن اولیاء اللہ کی دوستی آخرت میں بھی کام آئے گی۔ حضور ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ جس کی جس کے ساتھ محبت ہو گی' قیامت کے روز اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا۔

انسان اشرف المخلوقات ہے اور بمقتضائے "وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِیْٓ اٰدَمَ" جملہ کائنات سے افضل اور برتر ہے۔ پس اس کا دیکھنا اور اس کی محبت' خدا کا دیکھنا اور خدا کی محبت ہے بلکہ ذکر خدا کے ساتھ خاص بندۂ خدا کا دیکھنا شرط ہے۔ پھر بندگان خدا جو ہر وقت ذکر الٰہی میں مشغل رہتے ہیں' ان کے چہرۂ مبارک کی طرف خیال رکھنا بھی شرط ہے۔ جیساکہ قرآن شریف کے پارہ پندراں سورۂ کہف میں ہے۔

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ

ترجمہ: "اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور مت پھیر اپنی آنکھوں کو ان سے۔"

اس آیت شریفہ سے ثابت ہوا کہ بندگان خدا کو دیکھنا اور ان کی محبت کا خیال رکھنا ہر وقت فرض ہے اسی خیال رکھنے کو فکر کہتے ہیں اور اسی کو تصور کہتے ہیں۔ رسول خدا ﷺ' اللہ والوں کے دیکھنے کی تعریف فرماتے ہیں۔

حدیث شریف هُمُ الَّذِينَ اِذَا رُءُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آئے۔

حدیث شریف میں فرماتے ہیں۔ اِنَّ النَّظَرَ عَلٰی وُجُوْهِهِمْ عِبَادَةٌ تحقیق نظر یعنی دیکھنا ان کے چہرے پر بڑی عبادت ہے۔

حضرت شاہ عبدالحق صاحب محدث دہلویؒ مشکوٰۃ کی شرح میں باب حفظ اللسان والغیبۃ میں اس حدیث کی شرح فرماتے ہیں۔ خِيَارٌ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ اِذَا رُؤُوْا ذُكِرَ اللّٰهُ۔ اللہ کے برگزیدہ وہ لوگ ہیں کہ جب ان کو دیکھا جائے تو اللہ جل جلالہ یاد آئے۔

اور فکر کے بارے میں بہت سی آیات مقدسہ اور احادیث شریف وارد ہیں۔

تَفَكُّرُ سَاعَةٍ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِ الثَّقَلَيْن

ترجمہ: "ایک ساعت کی فکر دو جہان کے عمل سے اچھا ہے۔"

وَاللّٰهُ جَلِيْسُ مَنْ ذَكَرَهٗ

ترجمہ: "اور جو اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا ہے' اللہ تعالیٰ اس کا ہم مجلس ہو جاتا ہے۔"

سب موجودات اللہ کا نشان ہیں۔ مگر اشرف المخلوقات انسان ہے۔ پس

افضل مخلوق کا دیکھنا سب سے بہتر ہے۔ جس کی شان میں حدیث قدسی وارد ہے۔

اَلْاِنْسَانُ سِرِّیْ وَاَنَا سِرُّهٗ

ترجمہ: "آدمی میرا بھید ہے اور میں اس کا بھید ہوں۔"

رسول اللہ ﷺ قولی حدیث میں ارشاد فرماتے ہیں۔

مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَیَ الْحَقَ

ترجمہ: "جس نے مجھے دیکھا پس اس نے حق کو دیکھا۔"

اے عزیزو! جو اپنے مرشد کی صورت کا خیال (تصور) اپنے دل میں رکھتے ہیں وہ دلوں میں برے خیال اور برے فعل سے بچ جاتے ہیں۔"

حضرت یوسف علیہ السلام کے واقعہ میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ هَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَالَوْ لَآ اَنْ رَّاٰبُرْهَانَ رَبِّهٖ

ترجمہ: "اور اس عورت نے ارادۂ بد کیا یوسف علیہ السلام سے اور یوسف علیہ السلام بھی ارادہ کر ہی چکا تھا اگر نہ ہوتا کہ اس نے دیکھ لی دلیل اپنے پروردگار کی۔"

یعنی حضرت یعقوب علیہ السلام کی صورت مبارکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے دکھائی دی تو رب کریم نے بچالیا۔

اے لوگو! خدا کے خوف سے ڈرو اور بندگان خدا کو حقارت سے نہ دیکھو اور ان کی تعظیم و تکریم سے انکار مت کرو اور ان سے محبت رکھنے والوں کو مشرک' پیرپرست بناتے ہو۔ خداوند تعالیٰ سب کو راہ مستقیم پر لائے اور ہدایت کا راستہ اپنے فضل و کرم سے دکھائے امین بحرمتہ سید المرسلین ﷺ۔

ہر انسان کو واجب ہے کہ بندگان خدا کی محبت دل سے کرے اور ان کی صحبت اختیار کرے بندگان خدا کی محبت' عین خدا کی محبت ہے۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہرکہ خواہد ہم نشیتی باخدا کوشیند در حضور اولیاء

پس ہر انسان پر لازم ہے اور خاص کر طالبان مولیٰ کے واسطے ضروری ہے کہ ہروقت اپنے مرشد کی صورت و محبت کو دل میں جمائے رکھے۔

۱۔ خورشید نہ مجرم ار کسے بینا نیست

سورج کا کیا قصور اگر خود ہی نابینا ہو۔

۲۔ فَالْعَاقِلُ تَكْفِيهِ الْإِشَارَةُ

۳۔

نقشبندیہ عجیب قافلہ سالار انند

کہ برنداز رہ پنہاں مجرم قافلہ را

۴۔ جَزَاكُمُ اللّٰهُ سُبْحَانَهٗ عَنَّا خَيْرَ الْجَزَآءِ

۵۔ حُبُّ الدُّنْيَا رَأْسُ كُلِّ خَطِيْئَةٍ۔

۶۔ دنیا میں انسان کو اللہ تعالیٰ نے ایک نائب کی حیثیت سے بھیجا ہے۔ اور اس کی سلطنت میں ہر شئے اس کی ہے اور کوئی شئے انسان کی ملکیت میں نہیں۔ لہٰذا اسے چاہئے کہ جو کچھ اسے عطا کیا گیا ہے۔ مالک حقیقی کے منشاء کے مطابق خرچ کرکے حق نیابت ادا کرے حق نیابت کی ادائیگی ہی حقیقی عبادت ہے۔

۱۔ سالک پر لازم ہے کہ ایسی نیت سے غسل کرے گویا یہ اس کا آخری غسل ہے۔

۲۔ سالک پر لازم ہے کہ اپنے دل میں نیت کرے کہ اس نے خدا کی مخلوق کو بہت تکلیف دی ہے۔

۳۔ سالک کے لئے لازم ہے کہ ہمیشہ کلمہ طیبہ کا ذکر جاری رکھے۔

۴۔ سالک کے لئے لازم ہے کہ قدرت الٰہی کا مشاہدہ کرے۔

۵۔ سالک کے لئے لازم ہے کہ ہمیشہ رزق حلال کی طرف مائل رہے۔
۶۔ سالک کے لئے لازم ہے کہ پانچ وقت کی نماز باجماعت ادا کرے۔
۷۔ سالک کے لئے لازم ہے کہ اپنا پہلو زمین پر نہ لگائے۔

- صرف علم مدد نہیں کرتا۔ محض علم مفید نہیں۔
- محاسبہ کرو قبل اس کے کہ تم سے محاسبہ کیا جائے۔
- چند چیزیں غنیمت سمجھو۔ بڑھاپے سے پہلے جوانی۔ بیماری سے پہلے تندرستی' غربت سے قبل خیرات' موت سے پہلے زندگی۔
- جس کا کوئی شیخ نہیں' اس کا شیخ شیطان ہے۔
- سالک کو رسول کریم ﷺ کا اتباع کرنا چاہئے اس سے قرب حاصل ہو گا۔
- سالک کو رغبت دنیا' ریا' جفا' شرک خفی' حسد' بغض' کینہ' خصومت' تکبر' عجب' حرص' رغبت' طمع' منزلت' ریاست' شوکت' جاہ اور ثنا سے علیحدہ رہنا چاہئے۔
- صالحین کے لئے دس شرائط ہیں: قبرستان جانے کو لازم کرنا' یتیموں کی سرپرستی' بیماروں کی عیادت۔ صدقہ دینا۔ ہر اچھی چیز سے محبت۔ اللہ کا ذکر کرنا۔
- سالک کو کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا ذکر کثرت سے کرنا چاہئے اس سے ترقی ہوتی ہے۔
- عمل کے بغیر نسب بیکار ہے۔
- صبح کو سونا مکروہ ہے۔ اس سے تین چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ تنگی عشق' کوتاہی عمر' قلت معاش۔
- تین آدمیوں سے ڈرنا چاہئے۔ جاہل پیر۔ جابر حاکم۔ دنیا دار عالم۔
- خط کا جواب دینا' سلام کے جواب کی طرح ضروری ہے۔

- دعائیں قضا کو بدل دیتی ہیں۔
- سالک کے واسطے ذخیرہ کرنا جائز نہیں ہے' اللہ پر توکل ضروری ہے۔
- وضو فضل ہے' نماز وصل ہے۔
- عالم کامل طبیب حاذق ہے۔
- ہر حال میں قناعت کرنی چاہئے۔

ذکر کی فضیلت

اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ

ترجمہ: "بے شک نماز باز رکھتی ہے بدی اور برائی سے اور ذکر اللہ بہت بڑا ہے۔"

اور تلاوت قرآن سب عبادتوں سے اس واسطے افضل ہے کہ وہ کلام خدائے عزوجل ہے۔ حق تعالیٰ کی یاد دلاتا ہے اور جو کچھ اس میں ہے' خدا کے ذکر کی تازگی کا سبب اور واسطہ ہے۔ اور روزہ سے شہوت اور خواہش کا توڑنا مقصود ہے۔ دل جب ہجوم شہوت سے نجات پاتا ہے۔ صاف ہو کر حق تعالیٰ کے ٹھہرنے کا مقام بن جاتا ہے۔ اس واسطے کہ جب تک شہوتوں اور خواہشوں سے بھرا ہوا ہے' اس سے ذکر الٰہی ناممکن ہے۔ اور ذکر اس میں شوق کا برپا کرنا' تو ذکر الٰہی سب عبادتوں کا خلاصہ ہے۔ بلکہ اسلام کی اصل اور جڑ کلمہ لا اِلٰہ اِلا اللہ ہے اور عین ذکر ہے۔ اور عبادتیں اس ذکر کی تاکید اور مضبوط کرنے والی ہیں۔ اور تیرے ذکر کا ثمرہ یہ ہے کہ خدا تجھے یاد کرتا ہے۔ اس سے زیادہ ثمرہ اور نتیجہ کیا ہے۔ اسی واسطے ارشاد فرمایا: فَاذْکُرُوْنِیْ اَذْکُرْکُمْ تم مجھے یاد کرو تاکہ میں تمہیں یاد کروں۔ خدا کو ہمیشہ یاد کرنا چاہیے۔ اگر ہمیشہ نہ ہو' تو اکثر اوقات ہو کہ آدمی کی فلاح اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ اسی واسطے حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: وَاذْکُرُوا اللّٰہَ کَثِیْراً لَّعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ یعنی فلاح کی امید رکھتے ہو' تو کثرتِ ذکر اس کی کنجی ہے۔ بہت ذکر کرو تھوڑا سا نہیں۔

اس واسطے فرمایا ہے۔ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ ان بندوں کی تعریف فرمائی ہے' جو کھڑے' بیٹھے' سوتے کبھی اس کی یاد سے غافل نہیں ہوتے۔ اور فرمایا وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً وَّدُوْنَ الْجَهْرِ مِنَ الْقَوْلِ بِالْغُدُوِّ وَالْاٰصَالِ وَلَا تَكُنْ مِّنَ الْغَافِلِيْنَ یعنی اپنے رب کو اپنے دل میں یاد کرو زاری سے اور پوشیدہ' صبح و شام کو اور کسی وقت غافل نہ ہو۔ جناب رسول ﷺ سے لوگوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ ﷺ سب کاموں میں کون سا کام افضل ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مرتے وقت ذکر الٰہی سے تر زبان ہونا۔ جناب ﷺ نے فرمایا کہ خداوند کریم کے نزدیک جو کام بہترین اعمال اور مقبول ہے اور تمہارے بزرگ ترین درجات ہیں اور سونا چاندی صدقہ دینے سے بہتر ہے اور خدا کے دشمنوں کے ساتھ اس طرح سے جہاد کرنے سے بھی بہت بڑھ کر ہے کہ تم ان کی گردنیں مارو۔ وہ تمہاری گردنیں کاٹیں۔ اس کام سے میں تمہیں آگاہ کروں۔ جان نثاروں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایئے وہ کیا کام ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ذکر اللہ یعنی حق تعالیٰ کو یاد کرنا۔ اور آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کو میرا ذکر دعا مانگنے سے باز رکھے گا۔ میرے نزدیک اس کا انعام اور اس کو عطا کرنا مانگنے والوں کو انعام اور عطا سے بہتر ہے۔ اور فرمایا کہ خدا کو یاد کرنے والا غافلوں میں ایسا ہے جیسا مردوں میں زندہ ہے۔ اور جیسے سوکھی گھاس میں ہرا درخت اور جہاد سے بھاگے ہوؤں میں غازی ثابت قدم حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ اہل جنت کو کسی امر پر حسرت نہ ہو گی سوائے بغیر ذکر کے گزر جانے کے وقت کے۔

ذکر کے چار درجے ہیں:

زبانی ذکر ہو۔ دل سے غافل اور بے فکر ہو۔ اس کا اثر کم ہوتا ہے۔ مگر

بالکل بے اثر نہیں ہے۔ اس واسطے کہ جو زبان ذکر الٰہی میں مشغول ہو۔ اس کو اس زبان پر جو بیہودہ باتوں میں مصروف ہو یا بالکل معطل اور بیکار ہے پر فوقیت حاصل ہے۔ دوسرا درجہ یہ ہے کہ ذکر دل میں تو ہو' لیکن قرار نہ پکڑے اور گھر نہ کرے ایسا ہو کہ دل کو تکلف سے ذکر کے ساتھ مشغول رکھیں کہ اگر یہ جہد' اور تکلف نہ ہو تو دل غفلت یا نفس کے خطروں سے پھر اپنی طبعیت کے موافق ہو جائے تیسرا درجہ یہ ہے کہ ذکر دل میں گڑ گیا ہو اور ایسا غالب اور متمکن ہو گیا ہو کہ اور کام کی طرف اسے تکلف سے مشغول کریں۔ یہ بہت بڑی بات ہے۔ چوتھا درجہ یہ ہے کہ جس کا ذکر ہے۔ وہ دل میں بس گیا ہو' اور وہ حق سبحانہ تعالیٰ ہے۔ اور ذکر دل میں نہ ہو۔ اس واسطے کہ جس شخص کا دل بالکل مذکور یعنی خدا کو دوست رکھتا ہے' اس میں اور اس شخص میں جس کا دل ذکر کو دوست رکھتا ہے۔ بڑا فرق ہے بلکہ کمال یہ ہے کہ ذکر اور ذکر کا خیال بالکل دل سے جاتا رہے۔ مذکورہ ہی مذکورہ رہ جائے۔ اس واسطے کہ ذکر عربی ہو یا فارسی سخن نفس سے خالی نہ ہو گا۔ بلکہ عین سخن ہو گا۔ اور اصل یہ ہے کہ عربی اور فارسی سخن وغیرہ جو کچھ ہے' سب چیزوں سے دل خالی ہو۔ اور سب وہی ہو جائے۔ دل میں کسی دوسری چیز کی گنجائش ہی باقی نہ رہے۔ فرط محبت جس کو عشق کہتے ہیں۔ یہ امراس کا نتیجہ ہے۔ یعنی اس سے حاصل ہوتا ہے۔ اور عاشق ہمیشہ معشوق کی طرف متوجہ رہتا ہے۔ ایسا ہوتا ہے کہ اس کے تصور اور کمال خیال میں اس کا نام بھی بھول جاتا ہے۔ جب ایسا مستغرق اور محو ہو جائے گا کہ اپنے تیئں اور غیرِ حق جو کچھ ہے سب کو بھول جائے گا۔ تو تصوف کے پہلے راستے پر آئے گا۔ صوفیہ صافیہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین اس حالت کو فنا اور نیستی کہتے ہیں۔ یعنی جو کچھ ہے وہ سب اس کے ذکر سے نیست ہو گیا اور خود بھی نیست ہو گیا کہ اپنے تیئں بالکل بھول گیا۔ اور جس طرح حق تعالیٰ کے بہت سے عالم ایسے ہیں کہ ہمیں ان کی خبر نہیں وہ ہمارے حق میں نیست ہیں۔ اور ہم جن سے آگاہ ہیں اور

ہمیں جنکی خبر ہے۔ وہ ہمارے نزدیک ہست ہیں۔ اگر یہ عالم جو خلق کے نزدیک موجود ہیں۔ کسی کو بھول گئے۔ تو اس کے نزدیک نیست ہو گئے۔ اور جب اپنی خودی بھولے گا۔ تو خود بھی اپنے نزدیک نیست ہو گیا۔ اور خدا کے سوا جب کوئی چیز اس کے ساتھ نہ رہی تو حق تعالیٰ ہی اس کے نزدیک ہست اور اس کے سامنے موجود ہے۔ اے عزیز جس طرح تو جب نگاہ کرے۔ اور زمین و آسمان اور جو کچھ اس میں ہے وہی دیکھے۔ اس کے سوا اور کچھ نظر نہ آئے۔ تو تو یہی کہے گا کہ اس کے سوا عالم ہستی نہیں۔ اور تمام عالم یہی ہے۔ اسی طرح یہ ذاکر بھی خدا کے سوا کچھ نہیں دیکھتا اور کہتا ہے کہ ہمہ اوست یعنی اللہ ہی اللہ ہے۔ سوا اللہ کے کچھ نہیں۔ اس مقام پر اس کے اور خدا کے درمیان جدائی نہیں باقی رہتی اور یگانگی حاصل ہو جاتی ہے۔ یہ توحید اور وحدانیت کا پہلا حاکم ہے۔ یعنی جدائی اٹھ جاتی ہے۔ جدائی اور دوئی سے کچھ خبر ہی نہیں رہتی۔ اس واسطے کہ جدائی وہ جانتا ہے' جو دو چیزیں جانے اپنے تئیں اور خدا کو پہچانے اور یہ اس وقت آپ سے بے خبر ہے۔ ایک کے سوا دوسرے کو پہچانتا ہی نہیں۔ تو جدائی کیونکر جانے آدمی جب اس درجہ پر پہنچتا ہے' تو فرشتوں کی صورتیں اس پر ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام کی روحیں اچھی اچھی صورتیں میں اسے نظر آنے لگتی ہیں۔ جناب احدیت کے واسطے جو چیزیں خاص ہیں' وہ منکشف ہونے لگتی ہیں اور بڑے بڑے احوال نمودار ہوتے ہیں۔ کہ ان کا بیان ممکن نہیں۔ جب پھر آپ میں آتا ہے۔ اور اور کاموں سے آگاہی پاتا ہے' تو اس کا اثر اس میں رہتا ہے۔ اور اس حالت کا شوق غالب ہو جاتا ہے۔ اور دنیا و مافیہا اور جن کاموں میں خلق مشغول ہے۔ وہ سب اسے ناگوار اور ناپسند ہوتے ہیں۔ اپنے بدن سے تو آدمیوں میں ہوتا ہے اور دل سے غائب رہتا ہے۔ اور تعجب لی نظر سے لوگوں کو دیکھتا ہے کہ دنیا کے کام میں مشغول ہیں۔ اور رحمت اور حسرت کی نگاہ سے دیکھنا اس واسطے ہے کہ جانتا ہے کہ یہ لوگ کتنے بڑے اور عمدہ کام سے محروم ہیں۔

اور لوگ ہنستے ہیں کہ وہ خود بھی دنیا کے کاموں میں کیوں نہیں مشغول ہوتا اور گمان فاسد کرتے ہیں کہ اسے سودا ہو جائے گا۔ اگر کوئی شخص فنا اور نیستی کے درجے کو نہ پہنچے اور یہ حالات اور مکاشفات اس پر ظاہر نہ ہوں لیکن ذکر الٰہی اس پر غالب اور مستولی ہو جائے اور دل پر چھا جائے گی۔ یہاں تک کہ حق تعالیٰ کو دنیا و مافیہا سے زیادہ دوست رکھے گا اور اصل سعادت یہی ہے۔ اس واسطے کہ جب خدا کی طرف رجوع ہو گئی تو موت سے اس کے دیدار کے سبب کمال لذت بقدر محبت حاصل ہو گی۔ اور جس کی محبوبہ و معشوقہ دنیاوی لذت ہے اور جو اس پیر زال پر عاشق و مفتون ہے وہ بقدر عشق و محبت اس کی فرقت میں رنج و اذیت کھینچے گا۔ جیسا عنوان مسلمانی میں بیان ہو چکا ہے۔ تو اگر کوئی شخص بہت ذکر کرتا ہے۔ اور وہ احوال جو صوفیہ کو ہوتے ہیں' اس پر ظاہر اور نمودار نہ ہوں تو چاہئے کہ بیزار نہ ہو کہ سعادت اس حال پر موقوف نہیں۔ اس واسطے کہ جب دل ذکر نور سے آراستہ ہوا تو کمال سعادت پر مہیا ہوا۔ اور جو کچھ اس جہان میں اسے نہ ظاہر ہو گا' وہ مرنے کے بعد ظاہر ہو گا۔ تو آدمی کو چاہئے کہ مراقبہ دل کا التزام رکھے تاکہ خدا سے لگا رہے اور کبھی غافل نہ ہو۔ اس واسطے کہ ذکر دائمی حضرت الہیت اور عجائب ملکوت کی کنجی ہے۔ یہ جو جناب سرور کائنات ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو شخص جنت کے باغوں کی سیر کرنا چاہتا ہے اسے چاہئے کہ خدا کا ذکر کثرت سے کیا کرے' اس کے یہی معنی ہیں۔ اور یہ جو ہم نے بیان کیا اس سے معلوم ہوا کہ ذکر سب عبادتوں کا خلاصہ ہے۔ اور ذکر حقیقی یہ ہے کہ اوامر و نواہی پیش آنے کے وقت خدا کو یاد کرے اور گناہ سے ہاتھ کھینچے۔ حکم الٰہی بجا لائے۔ اگر ذکر اسے اس بات پر نہ لائے' تو اس بات کی دلیل ہے کہ وہ ذکر سخن نفس اور بے حقیقت تھا۔

رسول مقبول ﷺ نے فرمایا ہے کہ بندہ جو نیکی کرتا ہے' اسے قیامت کے دن ترازو میں رکھیں گے مگر کلمہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہ اگر اسے میزان میں رکھیں تو

سات زمین اور سات آسمان اور جو کچھ ان میں ہے ان سب سے زیادہ نکلے اور فرمایا ہے کہ "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہنے والا اگر اس میں سچا ہے یعنی صدق دل سے کہتا ہے اور زمین کی خاک کے برابر کثرت سے گناہ رکھتا ہے' تو بھی اسے بخش دیں گے۔ اور فرمایا ہے کہ جس نے خلوص دل سے "لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ" کہا وہ جنت میں جائے گا۔ اور فرمایا ہے کہ جو لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ "نہیں ہے کوئی معبود مگر اللہ اکیلا ہے اور نہیں ہے کوئی شریک واسطے اس کے اسی کے واسطے ہے بادشاہی اسی کے لئے ہے سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے' پاک ہے اللہ اور اسکی حمد کے ساتھ اسے یاد کرتا ہوں۔

ہر روز سو بار کہے تو دس بندے آزاد کرنے کے برابر ہے کہ اس نے آزاد کئے۔ اور سو نیکیاں اس کے نامۂ اعمال میں لکھی جائیں گی اور سو گناہ مٹائے جائیں گے اور رات تک یہ کلمہ شیطان سے اس کے لئے حصار ہو گا۔ صحیح بخاری میں ہے کہ جو شخص یہ کلمہ کہے گا' اس نے گویا فرزندان اسمٰعیل علیہ السلام میں سے چار بندوں کو آزاد کیا۔

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ایک دن میں سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سو بار کہے' اس کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے' اگرچہ کثرت میں دریا کی جھاگ کے برابر ہوں۔ اور فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر نماز کے بعد تینتیس بار سُبْحَانَ اللّٰهِ اور تینتیس بار اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اور تینتیس بار اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہے اس کے بعد سو کو اس کلمہ سے پورا کرے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ○ تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ کف دریا کے برابر ہوں اور روایت ہے کہ ایک مرد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا نے مجھے چھوڑ دیا ہے'

تنگدست اور محتاج اور عاجز ہو گیا ہوں' میرے لیے کیا تدبیر ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو کدھر ہے' ملائکہ کے اس صلوٰۃ اور خلق کی اس تسبیح سے تو کیا بے خبر ہے؟ جس کی بدولت وہ روزی پاتے ہیں۔ اس نے عرض کی کہ وہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ ''پاک ہے اللہ اور اس کی حمد کے ساتھ اسے یاد کرتا ہوں پاک ہے اللہ بڑا اور اس کی تعریف کے ساتھ یاد کرتا ہوں اس سے بخشش چاہتا ہوں میں اللہ سے۔'' فجر کی نماز سے پہلے سو بار پڑھا کرو' تاکہ دنیا خود تیری طرف متوجہ ہو جائے اور حق تعالیٰ ہر کلمہ سے ایک ایک فرشتہ پیدا کرتا ہے کہ وہ قیامت تک تسبیح کیا کرتا ہے اور اس کا ثواب تجھے ملے گا۔ اور فرمایا کہ یہ کلمات باقیات الصالحات ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلاَّ اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اور فرمایا کہ میں ان کلمات کو کہتا ہوں اور جو چیزیں گردش آفتاب کے نیچے ہیں' ان کو بہت دوست رکھتا ہوں۔ اور فرمایا کہ خدا کے نزدیک یہی چار کلمے سب کلموں سے بہتر ہیں اور فرمایا کہ دو کلمے ہیں کہ زبان پر سبک اور میزان میں گراں ہیں اور خدا کے نزدیک دوست اور محبوب ہیں۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ محتاجوں نے رسول مقبول ﷺ سے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ آخرت کا ثواب تو سب امیروں نے لے لیا اس واسطے کہ جو عبادت ہم کرتے ہیں وہ بھی کرتے اور اس کے علاوہ صدقہ بھی دیتے ہیں اور ہم صدقہ نہیں دے سکتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی تم میں سے ایک لقمہ اپنے عیال کے منہ میں دیتا ہے وہ بھی صدقہ ہے۔ اے عزیز جان لو کہ درویش کے حق میں تسبیح و تحلیل کی فضیلت اس سبب سے زیادہ ہے کہ اس کا دل دنیا کی ظلمت کے سبب سے تاریک نہیں ہوتا اور بہت اثر کرتا ہے اور بہت ثمر دیتا ہے۔ اور جو ذکر کہ اس دل میں ہوتا ہے۔ جو دنیا کی خواہشوں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ ایسا ہے جیسے وہ بیج جو کھار زمین میں بویا جائے کہ اس کا اثر کمتر ہوتا ہے۔

استغفار کا بیان:

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف میں دو آیتیں ہیں کہ جو کوئی گناہ کر کے ان دونوں آیتوں کو پڑھ کر استغفار کرے اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے۔ وہ دو آیتیں یہ ہیں ایک آیت یہ ہے وَالَّذِیْنَ اِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً اَوْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ فَاسْتَغْفَرُوْا لِذُنُوْبِهِمْ۔ "دوسری آیت یہ ہے وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَمْ یُصِرُّوْا عَلٰى مَافَعَلُوْا وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ یعنی وہ لوگ جب کرتے ہیں برا کام یا ظلم کرتے ہیں اپنی جانوں پر' یاد کرتے ہیں اللہ کو پھر بخشش چاہتے ہیں اپنے گناہوں کی اور کون بخشتا ہے گناہوں کو مگر اللہ اور نہیں کرتے ان پر جو انہوں نے کیا اور وہ جانتے ہیں۔" اور تیسری آیت یہ ہے وَمَنْ یَّعْمَلْ سُوْٓءًا اَوْ یَظْلِمْ نَفْسَهٗ ثُمَّ یَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ یَجِدِ اللّٰهَ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا "جس نے برا کام یا ظلم کیا اپنی ذات پر پھر توبہ کی تو پائے گا اللہ کو بخشنے والا' رحم کرنے والا۔" اور حق تعالیٰ' رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے۔ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ "پس تسبیح کر تو ساتھ پروردگار اپنے کے اور مغفرت چاہ تو اس سے" اسی سبب سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمُ۔ "پاک ہے تو اے اللہ پھر اور تعریف کرتا ہوں میں تیری اے اللہ بخش دے تو مجھے' بے شک تو توبہ قبول کرنے والا' رحم کرنے والا ہے۔"

اور رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی استغفار کرے گا' کسی رنج میں ہو۔ خوش ہو جائے گا۔ اور جہاں سے اس کے وہم و گمان میں بھی نہ ہو' روزی پائے گا۔ اور فرمایا ہے کہ میں دن بھر میں ستر بار توبہ اور استغفار کرتا ہوں۔ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حال تھا' تو معلوم ہوا کہ اوروں کو کسی وقت توبہ اور استغفار سے خالی رہنا نہ چاہئے۔ اور فرمایا ہے کہ جو کوئی سوتے وقت تین بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ

لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ "مغفرت چاہتا ہوں اللہ سے ایسا اللہ کہ نہیں ہے کوئی معبود مگر وہ زندہ قائم ہونے والا۔" دعا کرو تم اللہ سے درا حالیکہ تم یقین کرتے ہو اس کے قبول ہو جانے کا' کہے تو اس کے سب گناہ بخش دیئے جاتے ہیں' اگرچہ کثرت میں دریا کے جھاگ اور میدان کی ریت اور درخت کے پتوں اور دنیا کے دنوں کے برابر ہوں۔ اور فرمایا ہے کہ جو بندہ گناہ کرتا ہے۔اور خوب طہارت کرکے دو رکعت نماز پڑھتا ہے اور استغفار کرتا ہے' اس کا گناہ بخش دیا جاتا ہے۔

ذخیرہ

دعا

رسول مقبول ﷺ نے فرمایا ہے کہ دعا عبادتوں کا مغز اور خلاصہ ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ عبادتوں سے عبودیت مقصود ہے۔ اور عبودیت اسی سے ہوتی ہے کہ بندہ اپنی شکستگی اور عاجزی اور خدا کی قدرت اور عظمت دیکھے اور جانے اور دعا میں یہ دونوں باتیں ہیں۔ اور تضرع اور زاری جس قدر زیادہ ہو بہتر ہے۔ آٹھ ادب دعا میں نگاہ رکھنا چاہئے۔ پہلا ادب یہ ہے کہ بزرگ وقتوں میں دعا کرنے کی کوشش کرے۔ مثلاً عرفہ۔ رمضان المبارک' صبح کا وقت' رات کا درمیان' دوسرا ادب یہ ہے کہ بزرگ حالات کو نگاہ رکھے۔ جیسے غازیوں کے جنگ کرنے کا وقت اور وقت باراں اور نماز فریضہ کا وقت اس واسطے کہ حدیث شریف میں آیا ہے کہ ان وقتوں میں آسمانوں کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اسی طرح اذان اور تکبیر کے درمیان اور روزہ دار ہونے کی حالت میں اس وقت جب دل بہت رقیق ہو۔ اس واسطے کہ دل کی رقت اور رحمت کھلنے کی دلیل ہے۔ تیسرا ادب یہ ہے کہ دونوں ہاتھ اٹھائے اور آخر کو منہ پر اتارے اس واسطے کے حدیث شریف میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ اس بات سے بہت بزرگ ہے کہ جس ہاتھ کو اس کی طرف اٹھائیں' وہ اسے خالی پھیرے۔ اور رسول مقبول ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دعا کرے گا۔ تین چیزوں سے خالی نہ رہے گا۔ یا اس کا گناہ معاف فرمایا جائے گا۔ یا فوراً کوئی چیز اسے پہنچے گی یا آئندہ چوتھا ادب یہ ہے کہ دعا میں یہ یقین رکھے کہ دعا قبول ہو گی۔

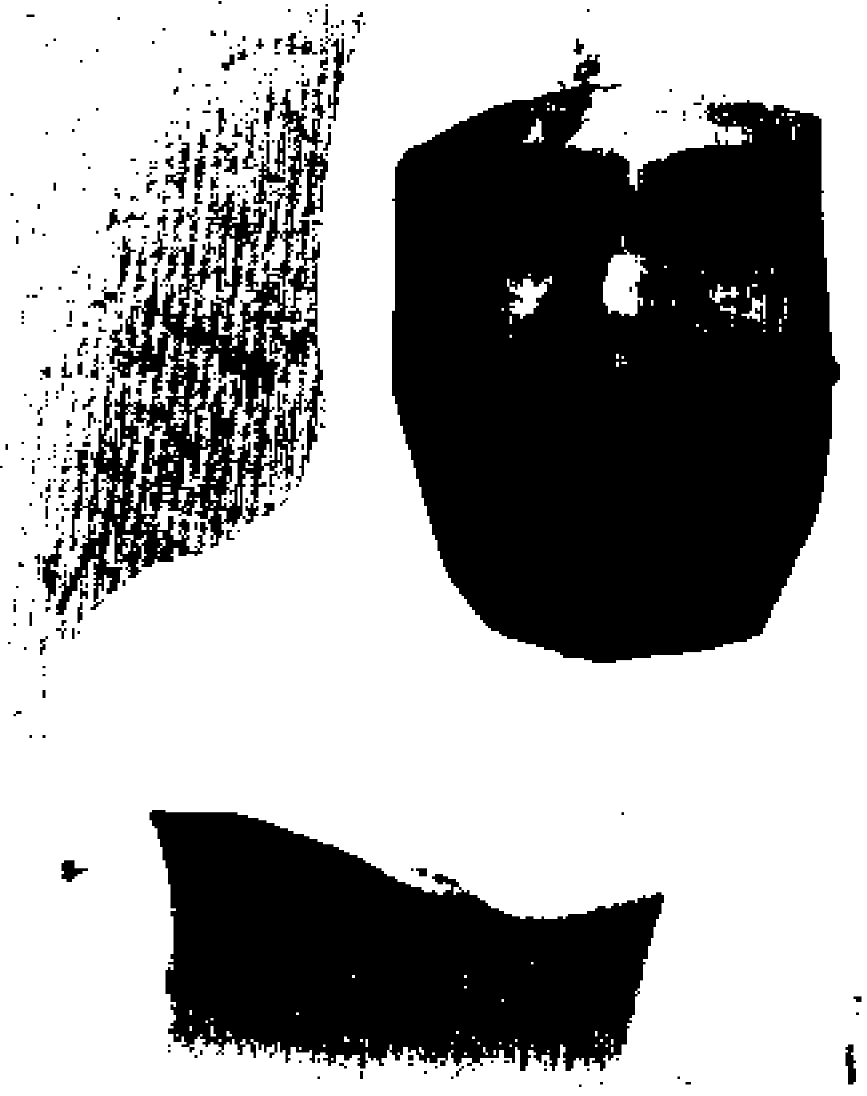

جہالت اور گمراہی میں ڈوبے ہوئے مسلمانوں کو راہِ حق کی طرف لانے کا فریضہ ہر دور میں ولی کامل ہی ادا کرتے آئے ہیں جن کی زندگیاں صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب ﷺ کی خوشنودی اور محبت کے لئے وقف ہوتی ہیں۔ قیامت تک ہدایت پھیلانے کا کام اللہ تعالیٰ اپنے نیک اور صالح بندوں سے لیتا رہے گا۔ ولیِ کامل، پیر طریقت ورہبر شریعت حضرت مولانا محمد عنایت احمد نقشبندی دام برکاتہ نے زیر نظر کتاب لکھ کر انسانی دلوں کو نور ہدایت سے منور کرنے کی کامیاب کوشش کی ہے بلاشبہ یہ کتاب ہر مسلمان کے لئے انمول تحفہ ہے۔

محمد اسلم لودھی

حق پبلی کیشنز

2-A سید پلازہ، فسٹ فلور چیٹر جی روڈ اردو بازار لاہور

فون: 042-7220631